تقوۃ الاولیاء
اولیاء کرام کی عبادت و ریاضت اور تقویٰ
اللہ جل جلالہ
محمد صلاح الدین اویسی

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

www.MadaariMedia.blogspot.com

تقوۃُ الاولیاء

(اولیاء کرام کی عبادت وریاضت اور تقویٰ)

محمد صلاح الدین اویسی
سجادہ نشین
درگاہ عالیہ حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ

الفیصل ناشران و تاجران کتب
اردو بازار لاہور

84704

جنوری 2004ء

کمپوزنگ: ڈاکٹر محمد صفدر جاوید

محمد فیصل نے

تعریف پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔

قیمت:

انتساب

مسند اویسیہؒ کے تاجدار، شمعِ محفلِ عرفان
سلطان التارکین حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ
کے نام
جن کے آستانہ عالیہ کے سجادہ نشین ہونے کا شرف
واعزاز مجھے نصیب ہوا۔

بڑی جناب تیری، فیض عام ہے تیرا
بڑی ہے شان، بڑا ہے احترام تیرا
تیری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی
مسیح و خضر سے اونچا ہے مقام تیرا

فہرست

تقوۃُ الاولیاء

نامور اہلِ علم کی نظر میں

تعارف

صوفیانہ اصطلاح میں تقویٰ کا مفہوم ہے، ہر اس چیز سے نفرت و بیزاری، جو دل میں ''ماسواء اللہ'' موجود ہو، یا وصال حقیقی میں مانع ہو، اسے انہوں نے کئی اقسام میں منقسم کیا ہے!

تقوائے عام! کفر و شرک کو ترک کرنا۔

تقوائے پرہیزگار! ترک معاصی اور احکامات شرعی کی پابندی۔

تقوائے خواص! عبادت و ریاضت میں شکوک و اوہام کا خاتمہ۔

تقوائے خواص الخواص! ہر دم ہر لحظہ ترک ماسواء اللہ۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ''تقویٰ''، ''زہد'' اور ''حیا'' کے دو مقام ہیں۔ ''تقویٰ'' ترک شبہات و وساوس ہے اور ''زہد'' دنیا سے بے رغبتی ہے۔ ''تقویٰ'' نفس کی اس حالت کا نام ہے، جب قلب پر نور ایمان نازل ہوا ہے، اور ''حیا'' کا مقام ایک ''ملکۂ راسخہ'' بن جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں وہ شبہات سے پرہیز کرنے لگتا ہے۔ ''امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ'' اس کو ''فقر'' کے بعد اور ''توکل'' سے پہلے کا مقام دیتے ہیں۔

اور ''زہد'' کے متعلق محقق عارفین فرماتے ہیں!

''اس کا مطلب نہ صرف گناہوں سے پرہیز بلکہ ہر اس چیز سے اجتناب جو خدا سے بیگانہ کردے، اس کے بعد رفتہ رفتہ

اس کے معنی ہر فانی چیز سے اجتناب ہو گیا، یعنی
تقشف تام (یعنی جملہ مخلوقات سے قطع تعلق)

ای لیے دوسری، تیسری ہجری میں "زہد" کا تخیل جو حضرات حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر "الدارانی" تک تعمق کے مختلف مراحل طے کر چکا تھا۔ بالآخر اس مقام تک پہنچ گیا کہ اس میں!

ترک لباس فاخرہ

ترک طعام لذیذ

ترک مکان

کے ساتھ ساتھ ترک نساء بھی شامل ہو گیا۔ (الدارانی)

جسے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خلاف شریعت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ترک کامل" عمومی عقیدہ کے طور پر مذموم ہے کیونکہ شریعت کا نزول طبائع بشریہ کے موافق ہے، اس لیے طبائع کے بنیادی تقاضوں کو نظر انداز کرنا زہد، مذموم میں آتا ہے۔

ای لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زہد مذموم کو زہد محمود سے متمیز کرتے ہوئے صرف دو باتوں کی رغبت دلائی ہے:

اوّل یہ کہ جو زائد از ضرورت شئے حاصل نہیں ہوئی اس کی طلب میں پریشان نہ ہو۔

دوم جو شئے ہاتھ سے نکل گئی اس کے چلے جانے پر غمگین نہ ہو۔
یعنی آدمی زائد از ضرورت چیزوں سے اجتناب کرے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں زہد وتقویٰ کے بعد ہی تصوف کے اعلیٰ مراحل شروع ہوتے ہیں۔ اولیاء اللہ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ انبیاء بنی اسرائیل پر فضیلت رکھتے ہیں۔ ولایت کے مقام پر فائز ہونے سے پہلے ریاضت وعبادت اور زہد وتقویٰ اختیار کرنے کے بعد ہی وصال حق سے سرفراز ہوتے ہیں، اور اپنے تمام حسیات ظاہری وباطنی سے غیر اللہ کی رغبت ختم کر کے عرش گزار ہوتے ہیں۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

زہد وتقویٰ تصوف کی بنیاد ہے اور بزرگان دین نے اسی بنیاد پر عرفان حق حاصل کیا ہے، لیکن مقام حیرت ہے کہ سیرت نگاروں نے اولیاء کرام کے سوانح میں باقی اعمال، کرامات حتیٰ کہ تلمیحات وتشبیہات تو تفصیل سے بیان کر دیئے لیکن ان کے زہد وتقویٰ کی تفصیلات میں بخل سے کام لیا، یہی وجہ ہے کہ ہمیں سوانح عمریوں میں زہد وتقویٰ کے واقعات خال خال ملتے ہیں۔

لائق تحسین ہیں حضرت محمد صلاح الدین اویسی صاحب سجادہ نشین حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے اپنی غیر معمولی ذہنی، علمی اور روحانی بصیرت کو بروئے کار لا کر تاریخ کے سمندر سے یہ موتی ڈھونڈ نکالے۔

آج کل کے دور میں جبکہ حرص وہوس کا طوفان بلاخیز موجزن ہے، خواہشات کا برق رفتار راہوار بے قابو ہے، خوب سے خوب تر کا جنون اذہان وقلوب پر مسلط ہے، بزرگانِ دین کے ایسے اعمال حسنہ عام کرنے کی بہت ضرورت ہے جس میں ضبط نفس، رزق حلال اور شکر وقناعت کے محیر العقول اور بے مثال

مظاہر ہیں، خود غرضی، نفس پروری اور خطا کاری کے اس عالم میں جبکہ ؎

ہوا کچھ ایسی چلی ہے ہر ایک سوچتا ہے
تمام شہر جلے ایک میرا گھر نہ جلے

ایثار و مروت، انسان دوستی، کفایت شعاری اور خدا خوفی کی جتنی آج ضرورت ہے، پہلے کبھی نہ تھی۔ اس ضرورت کا بروقت احساس کر کے حضرت محمد صلاح الدین اویسی صاحب نے، اخلاقی لحاظ سے قعرِ مذمت میں گرتی ہوئی اس قوم کو ایک طاقتور سہارا اور ذریعۂ نجات مہیا کر دیا ہے۔ ان کے بزرگان عالم اسلام کے لیے منارۂ نور تھے، یہ سنگِ میل بن کے گم کردہ راہ مسافروں کے لیے نشانِ منزل بن گئے ہیں۔ خدا کرے ان کی یہ مساعیِ جمیلہ قبول عام کی سند حاصل کرے۔

خواجہ طاہر محمود کوریجہ

انتہائے فقر — تقویٰ

لیس التصوف بالفوط من قال ذاک فقد غلط

ان التصوف یافتیٰ صفوا الفودا عن الشطط

تصوف منقش چادر (مخصوص لباس) پہننے کا نام نہیں، اگر کسی نے اس بارہ میں کہا تو یہ حقیقت سے ناآشنائی ہے۔ تصوف درحقیقت دل کو پراگندگی سے صاف کرنے کا نام ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اسلامی تعلیمات کی وضاحت اور اس کا اظہار اسلام، ایمان اور احسان کے حوالہ سے کیا جاتا ہے جس کی تفصیلات حدیث جبریل علیہ السلام میں موجود ہے۔ اسلام اور ایمان کی تشریح وتعبیر علماء کرام کے توسط سے مل جاتی ہے لیکن احسان کی ترجمانی صرف حضرت صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حوالہ سے ہے۔

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ المشہور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف کشف المحجوب میں ابوالحسن الفوشنجی م ۳۴۸ھ کا ایک قول نقل کیا ہے کہ آج کل تصوف ایک نام ہے بغیر حقیقت کے لیکن زمانہ سابق میں یہ ایک حقیقت تھی بغیر نام کے۔ ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طرف سے اس قول پر اضافہ کرتے ہوئے لکھا: کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے زمانہ میں یہ نام موجود نہ تھا لیکن اس کی حقیقت ہر شخص میں جلوہ گر تھی۔

تصوف، اسلام سے جدا کوئی نیا دین اور نیا مذہب نہیں۔ تصوف ایک نظام عمل اور ضابطہ اخلاق ہے۔ تصوف صرف اقوال کا مجموعہ نہیں۔ حضرت جنید

بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم تمام اکابر صوفیاء سے جب کبھی تصوف کی حقیقت کے بارہ میں سوال کیا گیا، ان سبھی کی طرف سے اپنے اپنے سائل کو یہی ایک جواب ملا، کہ تصوف نہ اسم ہے نہ رسم بلکہ وہ نظامِ عمل ہے ایک ضابطہ اخلاق ہے۔ اگر تصوف سے اخلاق، عمل کو علیحدہ کر دیا جائے، وہ نرا فلسفہ الھیات ہے۔

روح تصوف یہ ہے اگر دین و دنیا میں تصادم ہو تو دنیا چھوڑ دیں اور دین کو مضبوطی سے تھامے رہیں اور اگر دنیا دین کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہو تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ایک صوفی دنیا کو چھوڑ دے۔ جو لوگ تصوف کی حقیقت سے نا آشنا ہیں وہی شریعت، طریقت میں تصادم کے قائل ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان اولیاء کرام کے عقیدت مندوں کا ہمیشہ سے یہ طریقہ رہا ہے کہ ان کی زندگیوں میں سب سے زیادہ کرامات ہی سے ان کو دلچسپی ہوتی ہے۔ اس لیے رفتہ رفتہ ان کی زندگی کے اصل واقعات تاریکی میں چلے جاتے ہیں یا ان پر کرامات کا رنگ غالب آ جاتا ہے۔

ہم عامۃ الناس اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہ کے ہر عمل، فعل کا اتباع نہیں کر سکتے اور نہ ان مقامات کا تصور کر سکتے ہیں جن پر وہ فائز ہیں۔ البتہ حتی المقدور ان کے ان معمولات کی نقالی کی کوشش کریں جس کی بدولت ہماری زندگیوں میں زہد، تقویٰ کے آثار نمایاں ہو سکیں۔ ہمارے خیال میں مصنف کتاب کا مقصود بھی یہی ہے کہ اولیاء کرام سے عقیدت، صرف عقیدت تک محدود نہ رہے بلکہ ان صفات کی عکاسی ہماری زندگیوں میں جلوہ گر ہو۔ جس کی وجہ سے آج بھی اولیاء کرام کو ہمارے معاشرہ میں عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

مقام مسرت ہے کہ مادیت کے اس دور میں جب کہ ہر انسان دولت وحکومت کو سب کچھ گردانتا ہے۔ محترم محمد صلاح الدین اویسی، سجادہ نشین حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور صوفیاء کرام کے احوال میں سے صرف اس گوشہ کو اجاگر کیا جو آج بھی ایک سالک کے لیے مشعل راہ ہیں۔ آپ نے ہر صوفی کے مختصر حالات پیش کرنے کے بعد ان کی عبادت، ریاضت جس کی وجہ سے وہ آج انسانی معاشرہ میں زندہ جاوید ہیں، ان کی صفت تقویٰ (جو درحقیقت روح تصوف ہے) کو قارئین کے سامنے انتہائی مختصر انداز میں پیش کیا۔ عبادت کا مقصد ہی حصول تقویٰ ہے فاتقوا اللہ ما استطعتم (اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جس قدر تم ڈر سکتے ہو)۔

اگر اس کی ایک جھلک ہماری زندگیوں میں جلوہ گر ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم آج بھی اس مقام کو حاصل نہ کرسکیں جو انسان کامل کا مطلوب و مقصود ہے۔

قبلہ اویسی صاحب قابل صد مبارک باد ہیں کہ آپ تصوف کے اس اہم گوشہ کو عوام الناس کے سامنے پیش کر کے ایک اہم فریضہ سے سبک دوش ہوئے ہیں۔ خدا کرے ان کی یہ محنت رب تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو۔

ایں دعا از جملہ۔ من وجہان آمین باد

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرشید رحمت

صدر شعبہ علوم اسلامیہ

ڈین فیکلٹی آف اسلامک لرننگ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

اولیاء کرام — کردار و معیار!

بادشاہ و امراء زمینوں اور جسموں پر حکومت کرتے ہیں جبکہ اولیاء و صوفیاء روحوں اور دلوں پر راج کرتے ہیں۔ بادشاہ و امراء شہر بساتے ہیں جبکہ اولیاء و صوفیاء ویرانے آباد کرتے ہیں۔ بادشاہ و امراء دربار لگاتے ہیں جبکہ اولیاء و صوفیاء ویرانیاں سجاتے ہیں۔ لیکن مرنے کے بعد یہ منظر نامے یکسر بدل جاتے ہیں، بادشاہوں کے دربار ویرانے بن جاتے ہیں اور ولیوں کے ویرانے دربار بن جاتے ہیں۔ بادشاہ مر کر بکھر جاتے ہیں اور ولی مر کر امر ہو جاتے ہیں۔

ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ایسا کیسے ہوتا ہے؟ ''تقوۃ الاولیاء'' انہی سوالوں کا جواب فراہم کرتی ہے۔ وجود کے عدم ہو جانے کے بعد جب اپنے بھی مرنے والوں کو بھلا دیتے ہیں دنیا انہیں کیونکر یاد رکھتی ہے اور یاد ہی نہیں رکھتی چوبیس گھنٹے ان کے آستانے، ان کے مزارات اور ان کی خانقاہیں کیسے آباد رکھتی ہے؟

آج کے اس محسن فراموش اور قدر ناشناس عہد میں جب لوگ عموماً اپنی ذات و مفاد کے گنبد میں بند نظر آتے ہیں اور اپنے سوا کسی اور کی طرف دیکھنے کی بھی کسی کو فرصت نہیں۔ عوام کس طرح جوق در جوق ولیوں کے آستانوں اور مزاروں پر حاضری کے لیے وقت نکال لیتے ہیں اور دور دراز کا سفر کر کے وہاں تک اس ذوق و شوق کے ساتھ کیسے پہنچتے ہیں؟ یہ اس دور کا ایک بڑا استفہامیہ ہے جسے سمجھنے اور حل کرنے کے لیے ولیوں، صوفیوں اور فقیروں کے دبستانوں کا پس منظر و پیش منظر نگاہ میں رکھنا بے حد ضروری ہے۔

اولیاء و صوفیاء کا اپنا ایک منفرد ادارہ، ایک اثر انگیز کردار اور ایک

تحیر خیز تاریخ ہے۔ جس کے عہد بہ عہد مسلسل ہمہ گیر اثرات پوری دنیا کی انسانی معاشرت پر نظر آتے ہیں۔

سورج کی طرح روشن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اولیاء کرام اور صوفیائے عظام نے اپنے اعلیٰ ترین انسانی کردار، اخلاقی اقدار اور روحانی معیار سے انسانی معاشروں میں انقلاب برپا کیا۔ اسلام کی حقانیت آشکار کی، توحید کا پرچار کیا، سنتِ مصطفیٰ ﷺ کو پھیلایا۔ انسان کے ساتھ انسان کے رشتوں اور رویّوں کو نئی جہتیں دیں۔ امن و آشتی، محبت و اخوت، تحمل و رواداری، صبر و شکر اور سادگی و قناعت کے جذبوں کو عام کیا اور شریعت کے ساتھ طریقت کو رواج دیا۔

یہ اولیاء اور صوفیاء ہی تھے جنہوں نے دنیا بھر کے براعظموں کی وسعتوں میں دین کا پیغام پہنچایا اور اسلام کی تبلیغ کے لیے بحر و بر اور دشت و جبل روند ڈالے۔ جہاں بھی گئے اپنی عظمت و مقبولیت کی نت نئی داستانیں رقم کرتے چلے گئے۔ ان کی اسلامیت و روحانیت کے سلسلے دائرہ در دائرہ اور شہر در شہر اتنے پھیلے کہ کائنات کا کوئی آباد خطہ ان کی اثر انگیزی سے باہر نہ رہا۔ بعد میں ان کے خلفاء اور رفقاء نے ان سلسلوں کو بے کنار کر دیا۔

ان اولیاء و صوفیاء کا کردار اتنا شفاف، مزاج اتنا مشفقانہ و منکسرانہ، طریق زندگی اتنا سادہ اور شخصیت اتنی مقناطیسی تھی کہ خلقِ خدا کے ریلے کے ریلے ان کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ وہ آنحضور سرکار دو عالم ﷺ کی شریعت و سنت کی عملی مثال اور محبت و شفقت کی خوبصورت تصویر بن کر ابھرے اور اپنے سچے قول و عمل اور پاکیزہ اطوار سے انسانوں، قبیلوں اور قوموں کے

دلوں کو تسخیر کرتے چلے گئے۔ انہوں نے نہ صرف کروڑوں انسانوں کو مشرف بہ اسلام کیا بلکہ انہیں تربیت وطریقت کے ایسے سانچوں میں ڈھالا کہ وہ دین مصطفیٰ ﷺ کے لیے تن من دھن قربان کرنے والے مجاہدین بن گئے۔ پھر گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ انہوں نے ایسی عظیم قوت کی شکل اختیار کر لی کہ ملکوں کی نصرت و ناکامی اور حکومتوں کی شکست و ریخت ان کے ارادوں اور اشاروں کی محتاج ہوگئی۔ انہوں نے بڑی جرأت وقوت کے ساتھ حق کا پرچم بلند رکھا۔ فسق و فجور کے خلاف اعلانیہ جہاد کیا، کفر کی طاقتوں کو للکارا اور وقت کی جابر و آمر بادشاہتوں کے خلاف سینہ سپر ہو کر مردانہ وار لڑتے رہے۔

پاک و ہند میں صوفیاء و اولیاء کا کردار تاریخ ساز اور عہد آفریں نظر آتا ہے۔ انہوں نے مختلف خطوں میں پھیل کر کفر کی تاریک ترین رات کو حق کی صبح نور بخشی اور اسلام کو اپنے قول وفعل کی بے پناہ سچائیوں سے معجزانہ طور پر برصغیر کے کونے کونے تک پہنچا کر تاریخ ہی نہیں جغرافیہ تک بدل کر رکھ دیا۔

نئی نسل بے قرار ہے اور آج کے دور میں بھی ایسے صوفیاء و اولیاء کو دیکھنا چاہتی ہے مگر انہیں شاید معلوم نہیں کہ روحانیت کا ایک عہدِ جلی ہوتا ہے جس میں اظہار کا حکم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اور میاں نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا عہد تھا۔ اور ایک عہد خفی ہوتا ہے جس میں اخفا کا حکم ہوتا ہے۔ جیسا کہ موجودہ دور ہے، صوفیاء و اولیاء اپنی اپنی جگہ موجود ہیں اور ایک روحانی نظام بدستور قائم ہے مگر ہمیں انہیں ڈھونڈنا ہے اور اکتساب فیض کرنا ہے۔

نئی نسل یہ بھی سوچتی ہے کہ اولیاء وصوفیاء نے ایسی غیر معمولی روحانی قوت، ایسی عظیم المرتبت شخصیت اور ایسی فقید المثال مقبولیت کیسے حاصل کی؟ زیر نظر کتاب ان رفیع الشان ہستیوں کی عبادت وریاضت اور زہد وتقوی کے انہی اعمال واحوال سے عبارت ہے۔ جن کی بدولت انہیں ایسے مقامات بلند ملے کہ سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود وہ آج بھی مرجع خلائق ہیں۔

موضوع کے حوالے سے یہ کوئی نئی کتاب یا نئی تحقیق نہیں ہے۔ اس سے پہلے اولیاء وصوفیاء کے بہت سے تذکرے بہت سی زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے میں جن اردو تذکروں کو تاریخی اور بنیادی حیثیت حاصل ہے ان میں ''حضرات القدس'' کے عنوان سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت ملا بدرالدین ابراہیم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا اردو ترجمہ ہے۔ ''اخبار الاخیار'' کے نام سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب ہے جس کا اردو ترجمہ ''انوار صوفیہ'' کے عنوان سے جناب محمد لطیف آفریدی نے کیا ہے۔ اس میں تین سو فقراء کا ذکر ہے۔ ''سفینۃ اولیاء'' کے نام سے شہنشاہ جہانگیر کے بڑے بیٹے داراشکوہ کا تذکرہ بھی مشہور ہے جس کا اردو ترجمہ جناب ابوالفضل غلام دستگیر نامی نے کیا ہے۔ لیکن اس حوالے سے سب سے اہم اور اساسی نوعیت کا منفرد تذکرہ ''نفحات الانس'' قرار پاتا ہے جس میں ۶۲۵ اولیاء عظام کے ارشادات وحالات ہیں۔ اس کتاب کے مصنف حضرت مولانا عبدالرحمن جامی ہیں اور اس کا ایک اردو ترجمہ جناب حافظ احمد علی چشتی نے اور دوسرا ترجمہ ''حیات صوفیہ'' کے عنوان سے جناب ادریس انصاری نے کیا ہے جو ۷۹۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

جناب محمد صلاح الدین اویسی کی موجودہ کتاب ''تقوۃ الاولیاء'' اسی روحانی سلسلے کی ایک نئی کڑی ہے جس میں عہد بہ عہد ۱۵۴ اولیاء وصوفیاء کے کوائف کے ساتھ ان کی عبادت، ریاضت، تقویٰ اور تزکیے کے پہلو کو خصوصی طور پر اجمالاً اجاگر کیا گیا ہے۔ مقصد وحید آج کی نسل کو ان کے ان سوالوں کے جواب فراہم کرنا ہے کہ یہ اولیاء کون تھے؟ اور انہوں نے کس ریاضت و عبادت سے محبوبی و ہر دلعزیزی کے کیسے کیسے بلند مقام حاصل کیے؟ ہمارا معاشرہ ان دنوں جس فرقہ بندی، بدامنی، نفسانفسی، دکھاوے، حرص مال وزر، بے سکونی اور بے نصب العینی میں مبتلا ہے یہ کتاب ہمیں نفوس القدس کے اسوۂ حسنہ کے ذریعہ امن، رواداری، سادگی، محنت، محبت، اخوت، انسانیت اور شریعت وطریقت کی مطابقت کا پیغام بھی دیتی ہے اور موجودہ سنگین معاشرتی و معاشی بحران میں راہِ عمل بھی دکھاتی ہے۔

محترم محمد صلاح الدین اویسی اور ان کے بزرگوں سے میرے دیرینہ مراسم ہیں۔ وہ ایک شریف النفس، مرنجاں مرنج، گوشہ نشیں، منکسر المزاج اور وضعدار انسان کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ ادب وانشاء کبھی ان کی پہچان نہیں رہی۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے دنوں انہوں نے جب مجھے اپنی تصنیف ''صاحب السیر'' عنایت کی اور ساتھ ہی زیر تبصرہ نئی کتاب کا مسودہ پیش کیا تو میں خوشگوار حیرتوں میں گم ہو گیا۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

سید تابش الوری

پیش لفظ

اللہ تبارک تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو خاتم النبین ہونے کا شرف عطا فرمایا اور "لانبی بعدی" کا اعلان فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ کی نبوت قیامت تک باقی رہنی ہے۔ اس لیے آپ کی نبوت کا ظہور قائم و دائم رکھنے کے لیے سلسلہ ولایت، غوثیت اور قطبیت کا نظام قائم فرمایا تا کہ شمع اسلام نہ صرف روشن رہے بلکہ اس کی وسعت میں روز بروز اضافہ ہو اور لوگ اس سے مستفیض ہوتے رہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ آنخضرت ﷺ نے فرمایا میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں اور فرمایا میری امت کے علماء (ولی اللہ) بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔

کُل اولیاء اللہ، اللہ تبارک تعالیٰ نے مبعوث فرمائے۔ کوئی بھی ولی اللہ کسی بھی ادارے سے ولایت کا کورس کر کے یا ڈگری حاصل کرنے کے بعد ولی اللہ نہیں بنا۔ بلاشبہ تمام اولیاء مادر شکم سے ولی اللہ پیدا ہوئے۔

البتہ لوگوں کو اس کا مشاہدہ کرانا مقصود تھا اور وہ مشاہدہ اس طرح کرایا گیا کہ بے شمار ولی اللہ جب پیدا ہوئے تو ماہِ رمضان میں سحر سے افطار تک والدہ کا دودھ نہیں پیتے تھے۔

حضرت بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ جب تلاوت قرآن پاک کرنے لگتیں تو آپ دودھ پینا چھوڑ دیتے اور قرآن پاک غور سے سننے لگ جاتے۔

غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بے شمار اولیاء اللہ نے ایام طفلی میں ماہ رمضان میں سحر سے افطار تک والدہ کا دودھ نہیں پیا اور اس طرح ماہ رمضان میں روزے رکھے۔

حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ، عابدہ اور زاہدہ خاتون تھیں۔ جب آپ شکم مادر میں تھے تو آپ کے پڑوس میں بیر کا درخت تھا۔ آندھی کی وجہ سے درخت سے ایک بیر ٹوٹ کر آپ کے گھر کے صحن میں آ گرا۔ آپ کی والدہ صاحبہ نے وہ بیر اٹھا کر کھا لیا تو آپ نے والدہ کے پیٹ میں تڑپنا شروع کر دیا اور بی بی صاحبہ سخت تکلیف میں مبتلا ہو گئیں اور جب تک قے کے ذریعے وہ بیر باہر نہیں نکل آیا آپ کو سکون میسر نہ آیا۔

بعض اولیاء اللہ کے والدین کو ان اولیاء کی پیدائش سے قبل باری تعالیٰ نے آگاہ فرمایا۔ حضرت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ جو حافظ قرآن اور رابعہ عصر تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بشارت دی کہ تمہارے بطن سے ایک بچہ مثل ماہتاب پیدا ہوگا۔

حضرت سید محمد شاہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے والد آپ کی پیدائش کے وقت استغراق میں چلے گئے اور اس کیفیت و مستی میں آپ کو بتایا گیا کہ تمہارے گھر قطب پیدا ہوگا اس کا نام محمد رکھا جائے۔ اس طرح اللہ تبارک تعالیٰ نے نام بھی عطا فرما دیا۔

اسی طرح امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کے گھر بچے کی ولادت متوقع تھی تو ایک روز عالم خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تمہارے گھر میں ایک فرزند ارجمند پیدا ہوگا اس کا نام محمد معصوم رکھنا۔ وہ عمر بھر معصوم رہے گا۔

حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے افراد خانہ کی خواتین مہینہ میں ایک دن آپ کی خدمت میں حاضری دیتیں۔ ایک مرتبہ حسب دستور اہل خانہ کی خواتین آپ کی خدمت میں باری باری حاضر ہونے کے لیے آئیں۔ جب آپ کی بڑی بہو جو آپ کی دست بیعت بھی تھیں۔ تشریف لائیں تو آپ تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ بی بی صاحبہ نے دست بدستہ عرض کی حضور مجھے گنہگار نہ فرمائیں۔ میری کیا اوقات کہ آپ میرے لیے تکلیف فرمائیں تو آپ نے فرمایا یہ تعظیم تمہارے لیے نہیں بلکہ یہ تعظیم اس وجود کے لیے ہے جو تمہارے بطن میں پروان چڑھ رہا ہے اور جو قطب الاقطاب ہوگا۔

حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کو جب پڑھنے کے لیے مکتب بھیجا گیا تو آپ نے اپنے استاد سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جب "الست بربکم" کہا تھا تو اس وقت سے لے کر اب تک کے تمام واقعات مجھے یاد ہیں۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو تعلیم حاصل کرنے کے لیے مسجد میں بھجوایا تو مولوی صاحب نے آپ سے پوچھا۔ بیٹا کہاں سے تمہاری تعلیم کا آغاز کروں؟ تو آپ نے فرمایا: "**سبحان اللہ الذی اسری**"۔ مولوی صاحب یہ سن کر پریشان ہو گئے اور کہا یہ تو پندرھویں پارے کا سبق ہے۔ اس سے پہلے چودہ کون پڑھے گا؟ تو آپ نے سر جھکا کر نہایت سادگی سے جواب دیا۔ مولانا! جب میں ماں کے پیٹ میں تھا تو میری والدہ قرآن پاک پڑھتی تھیں۔ ابھی وہ چودہ پارے دہرا پائی تھیں کہ میری

پیدائش ہوگئی۔ اس طرح میں پندرھواں پارہ نہ سیکھ سکا اور پھر آپ نے "الف لام" سے لے کر "ربما یود الذین" کے آخر تک سنا دیا جہاں چودھویں پارہ کا اختتام ہوتا ہے۔

اس طرح اولیاء اللہ سے بچپن میں ہی ایسے ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے جنہوں نے نہ صرف لوگوں کو وطیرہ حیرت میں ڈال دیا بلکہ یہ بات ثابت کردی کہ ولی اللہ، اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے مبعوث فرمائے گئے ہیں اور یہ لوگ پیدائشی ولی ہیں اور ان کی تشریف آوری کا مقصد ان کو انبیاء کا نائب مقرر فرمانا مقصود تھا۔

ان برگزیدہ ہستیوں نے بچپن سے وصال تک دنیاوی مشاغل سے کنارہ کشی فرمائی۔ ترک و تجرید، عبادت و ریاضت، تزکیہ نفس اور تقویٰ سے ایسی تاریخ رقم کی جو رہتی دنیا تک ہر شخص کے لیے مشعل راہ رہے گی۔

نفس: نفس کیا ہے؟ نفس سے مراد انسانی جان ہے جو کہ انسانی شخصیت کی تمام ظاہری و باطنی کیفیات پر محیط ہے۔ انسانی جان کو اچھا کھانے، اچھا پہننے اور آسائش و آرام کی طلب ہوتی ہے اور جب یہ حاصل ہو جائے تو آدمی آرام پسند اور اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ نے کبھی خواہش نفسانی کی تکمیل نہیں کی اور نفس کو مجاہدے کے ذریعے قابو رکھا اور اس طرح باری تعالیٰ کے محبوب ٹھہرے۔

تقویٰ: اسلام نے تقویٰ کو معیار فضیلت قرار دیا ہے۔ قرآن مجید میں حکم خداوندی ہے تم میں سے اللہ کے نزدیک فضیلت و عزت میں بڑا وہ ہے جو تقویٰ میں بڑا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا

تقویٰ کیا ہے؟ حضرت کعب ﷺ نے جواب دیا۔ عمر! تم نے بکریاں چرائی ہیں؟ حضرت عمر فاروق ﷺ نے جواب دیا۔ جی ہاں! حضرت کعب ﷺ نے پوچھا تم کانٹے دار جھاڑیوں سے کیسے گزرتے تھے؟ حضرت عمر فاروق ﷺ نے فرمایا میں کپڑے سنبھال کر گزرتا تھا۔ آپ نے فرمایا بس یہی تقویٰ ہے۔ دنیا میں پھیلے ہوئے معصیت کے کانٹوں سے بچ کر زندگی گزارنا تقویٰ ہے اور یہی نیک اعمال اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ اولیاء اللہ نے ہمیشہ تقویٰ اختیار فرمایا اور باری تعالیٰ کے محبوب ٹھہرے۔

عبادت: عبادت تو سب مسلمان کرتے ہیں ہمارے نزدیک عبادت کا مفہوم نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی پابندی ہے۔ لیکن اولیاء نے زائد عبادت کی۔ ساری ساری رات جاگ کر ہزاروں کی تعداد میں روزانہ نوافل (زائد عبادت) ادا کیے۔ دنیاوی آرام و آسائش سے متنفر رہے۔ نفس کو قابو میں رکھا۔ بادشاہوں اور امراء سے میل ملاپ نہ رکھا۔ دنیاوی مال وزر سے نفرت کی۔ دور دراز کے دشوار گزار سفر اختیار کر کے اسلام کی روشنی پھیلائی۔ اس کے لیے گرم و سرد موسم پُرخطر راستے ان حضرات کی راہِ استقامت میں لغزش نہ پیدا کر سکے۔ کیا ایسا کرنا ہر انسان کے بس کی بات ہے؟ یہی وجہ ہے کہ یہ برگزیدہ ہستیاں اللہ تعالیٰ کے انعام کی حق دار ٹھہریں۔

ہم اللہ تبارک تعالیٰ کی ادنیٰ مخلوق ہیں۔ ہمارا دستور ہے کہ جو مزدوری کرتا ہے اسے مزدوری دیتے ہیں۔ لیکن جو زائد کام کرے، زیادہ محنت لگن و دیانت داری سے کام کرے تو اسے زائد مزدوری، انعام یا سرکاری زبان میں بونس یا تقریبات میں ایوارڈ دیتے ہیں تا کہ اس کی عزت افزائی ہو۔ جب

مخلوق کا یہ دستور ہے تو خالق کائنات، غفور الرحیم کی عنایت کا کیا حال ہوگا۔

الحمدللہ ہم سب مسلمان ہیں۔ کلمہ طیبہ پڑھنے والے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کی امت میں اراکین اسلام کی پابندی کرنے والے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جنت میں جانے کے حقدار ٹھہریں گے۔ ہماری طرح اگر اولیاء کرام بھی جنت میں جائیں تو ان برگزیدہ ہستیوں اور ہم میں کیا فرق ہے؟ جن لوگوں نے عشق الٰہی میں دنیا کی رنگینیوں، عزیز و اقرب حتیٰ کہ اولاد تک کو بھلا دیا۔ یہ انبیاء کرام کے نائبین اولیاء اللہ کی خدمات کا اعتراف اور صلہ ہے کہ آج ان کی آرام گاہیں مرجع خلائق ہیں اور روزانہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ حاضر ہو کر نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں اور روحانی سکون سے جھولیاں بھر کر لے جاتے ہیں۔ جبکہ ظل الٰہی کہلانے والے حکمران جن کی شان و شوکت اور ہیبت سے دنیا کانپتی تھی کی قبروں پر اُلو بول رہے ہیں اور بقول ترلوک چند:

دن کو بھی یہاں رات کا سماں ہے
کہتے ہیں کہ یہ آرام گاہِ نور جہاں ہے

ان بزرگانِ دین کے آستانوں پر شب و روز لنگر جاری ہے۔ جہاں سے ہزاروں کی تعداد میں دیگیں غربا، مساکین مسافروں کو کھانے فراہم کرنے کے لیے لائی جاتی ہیں۔ ان بزرگان کے نام سے خیراتی ٹرسٹ قائم ہیں جن سے لوگوں کو ضروریات زندگی، کپڑا، طبی اور تعلیمی اخراجات امداد کے طور پر ملتے ہیں۔ ان خیراتی ٹرسٹ سے فری آئی کیمپ سالانہ لگتے ہیں۔ ان سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ بے نور آنکھوں میں نور کی روشنی سمیٹ کر لے جاتے ہیں۔ ان برگزیدہ ہستیوں نے کسی قدر تکالیف اٹھا کر دنیا کے آرام و آرائش کو

خیر باد کہہ کر عبادت و ریاضت اور تقویٰ اختیار فرمایا۔

میں نے اپنے قارئین کو ان حضرات کی محنت اور قربانیوں سے آگاہ کرنے کے لیے کوشش کی ہے۔ اس مصروف دور میں ہر ایک کے پاس وقت کی کمی ہے۔ بلاشبہ اولیاء اللہ کے بے شمار تذکرے مارکیٹ میں موجود ہیں اور ہر ایک تذکرہ سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہے۔ یقیناً مطالعہ کرنے کے زیر تحریر موضوع پر غور مشکل ہے۔ لہٰذا میں نے اس موضوع پر قلم اٹھانے کا ارادہ کیا تو میں نے اپنے ادبی رہبر جناب خواجہ طاہر محمود کوریجہ صاحب سے اس بارے میں مشورہ لیا۔ آپ نے مجھے اس موضوع پر تحقیق کرنے کا مشورہ دیا لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ بہت ہی محنت طلب اور دشوار کام ہے۔ اس کے لیے آپ کو بے حد محنت کرنے ہوگی اور کئی ہزار صفحات پر مشتمل کتب کو کھنگالنا ہوگا۔ آپ نے مزید کہا کہ جب میں نے ایسے ہی موضوع ''عظیم شخصیات کے آخری لمحات'' پر تحقیق شروع کی تھی تو اس محنت طلب کام نے مجھے بوڑھا کر دیا۔

اگر آپ کو ایسی تحقیق نے جوان سے بوڑھا کر دیا تو پھر ہم بوڑھوں کا انجام کیا ہوگا۔ میں نے یہ الفاظ زیر لب مسکراتے ہوئے کہے۔

اگرچہ خواجہ صاحب کے الفاظ نے مجھے کچھ وقت تک سوچنے کے لیے مجبور کر دیا۔ لیکن نامعلوم ایسی کون سی قوت تھی جو مجھے میرے تصور کو علمی جامہ پہنانے کے لیے دباؤ ڈال رہی تھی۔

بہرحال میں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ واقعی یہ کام میرے تصور سے کہیں زیادہ مشکل ثابت ہوا۔ اس کے لیے مجھے بے شمار کتابوں کے ہزارہا صفحات کا مطالعہ کر کے ان میں سے چند سطور اپنے موضوع کے لحاظ سے منتخب

کرنا ہوتی تھیں۔ جیسے سمندر سے موتی تلاش کر کے جمع کرنا۔ کئی مرتبہ میری ہمت جواب دے گئی لیکن ایک انجانی طاقت مجھے مجبور کر رہی تھی جس کی وجہ سے میں نے اپنا کام جاری رکھا۔

آج میں اس کتاب کی تکمیل پر اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور بطور شکرانہ سربسجود ہوں۔ میری اس دوسری کاوش میں بھی وہی جذبہ کارفرما ہے جو میری پہلی کاوش ''صاحب السیرؒ'' تحریر کرتے وقت تھا۔

قارئین اس سے استفادہ کر کے نہ صرف سکون قلب کی دولت سے مالا مال ہوں گے بلکہ یہ ان کے لیے ذریعہ سلامتی ایمان بھی ہوگا۔ (انشاء اللہ)

حسب سابق میری قارئین سے گزارش ہے کہ جب اس کتاب کے مطالعہ سے مستفیض ہوں تو مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جن برگزیدہ ہستیوں کے عظیم مشن کو متعارف کرا کر میں نے ادنیٰ خدمت انجام دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان برگزیدہ ہستیوں کے طفیل مجھے اس کا اجر عطا فرمائے۔ (آمین۔ ثم آمین)

محمد صلاح الدین اویسی

سجادہ نشین

آستانہ عالیہ حضرت محکم الدین سیرانیؒ

خانقاہ شریف صاحب السیرؒ

اعتذار

میرا عقیدہ ہے کہ سب اولیاء اللہ اعلیٰ مراتب پر فائز ہیں۔ ان کے مراتب میں تفریق کو گناہ سمجھتا ہوں۔ کتاب کو تحریر کرتے وقت مشکل مرحلہ یہ پیش آیا کہ اولیاء کرام کے تذکرہ کی ترتیب کیا ہونی چاہیے۔ پہلے سوچا کہ حروف تہجی کو پیش نظر رکھا جائے لیکن یہ بات دل نے قبول نہ کی۔ بالآخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ ان اولیاء کے دور کو پیش نظر رکھا جائے۔ (تاریخ پیدائش، وفات) لہٰذا اس ترتیب سے تاریخ وفات پر انحصار کرتے ہوئے تذکرہ تحریر کیا گیا ہے۔

کوشش اور احتیاط تو بہت کی گئی ہے لیکن یہ تاریخیں حتمی نہیں ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف کتب میں اولیاء کرام کی تاریخ پیدائش اور وفات میں کافی تضاد پایا جاتا ہے۔ لہٰذا قارئین اس سے درگزر فرمائیں۔

جن حضرات کی تاریخ پیدائش اور وفات نہیں مل سکی ان کو آخر میں درج کیا گیا ہے۔ تاکہ غلطی کا احتمال نہ رہے۔

مصنف

محمد صلاح الدین اویسی

نذرانۂ عقیدت

بحضور اہلِ بیت صلی اللہ علیہ وسلم

ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ میرے گھر تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے برابر بٹھایا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے پیچھے بٹھایا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ایک ران پر اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھا کر ایک اوڑھنی (عبا) جس کا رنگ سیاہ تھا اور اس پر سفید لکیریں تھیں۔ آپ ﷺ نے یہ عبا اپنے اور ان سب حضرات کے سر پر پھیلائی اور یہ آیت مبارکہ جو تھوڑی دیر پہلے آپ پر نازل ہوئی تھی دہرائی:

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا ؕ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اہل بیت رسول، رجس اور ناپاکی تم سے دور کرے اور نہایت پاک وصاف کرے تم کو۔

اور یہ دُعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ ھٰؤلاءِ آل محمد فاجعل صلٰوتک و برکاتک علیھم انک حمید المجید۔

ترجمہ: یا الہ العالمین یہ آل محمد ہیں۔ اپنی برکتیں اور رحمتیں ان پر نازل فرما۔ بیشک تو سب صفات اور بزرگی کا مالک ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کے سفینہ کی سی ہے۔ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ نے صحیح بخاری سے روایت نقل کی ہے کہ یہی خرقہ (قبا) تھی جو آنحضرت ﷺ سے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو ملی اور ان سے مشائخ سے مشائخ تک دست بدست پہنچی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل صفا (اولیاء اللہ) کے وجود کے لیے مثل آفتاب ہیں۔ آپؓ مومنین کے امام اور اللہ کے ولی ہیں۔ اولیاء اللہ (بزرگانِ دین) نے آلِ محمدؐ اور اولادِ علیؓ کے قدموں کی خاک کو اپنی آنکھوں کے لیے سرمہ قرار دیا ہے۔

جب تک اس کتاب میں آلِ محمدؐ (اہل بیت) اور اولادِ علیؓ کی خدمت اقدس میں نذرانۂ عقیدت پیش نہ کرلوں۔ مشائخ عظام کا تذکرہ اس وقت تک ضابطہ تحریر میں لانا آداب کے منافی سمجھتا ہوں۔

اے آلِ محمد ﷺ اولادِ علی رضی اللہ عنہ

تمام عارفان حق کا حسن اور قدر و کمال آپ کے وجود سے ہے اور ان کی خوشی آپ کے دم سے ہے۔

ہم سب ذرات ہیں اور آپ خورشید عالمتاب ہیں۔

ہم سب قطرے ہیں اور آپ دریا ہیں۔

ہم سب مردہ ہیں اور آپ زندہ ہیں۔ (زندہ وہ ہے جس کا دل زندہ ہے)

ہم سب پستی کے مقام پر ہیں اور آپ ارفع و اعلیٰ ہیں۔

مجھ عاجز و ناتواں، گناہگار، سیاہ کار کا سلام اور نذرانۂ عقیدت قبول فرما بحر کرم فیضان سے بہرہ ور فرما۔

خاکسار

محمد صلاح الدین اویسی

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

قبل از طلوعِ اسلام ۔ ۳۸ھ

تعارف: آپؒ جلیل القدر تابعین اور چالیس پیشواؤں میں سے ہوئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اویس احسان و مہربانی کے اعتبار سے بہترین تابعین میں سے ہے۔ حضور اکرم ﷺ بعض اوقات یمن کی جانب روئے مبارک کر کے فرماتے تھے کہ ''میں یمن کی جانب سے رحمت کی ہوا آتی ہوئی پاتا ہوں۔'' جس کی تعریف اور تعارف رسول اکرم ﷺ فرمادیں اس کی تعریف اور تعارف دوسرا کوئی کیا کرسکتا ہے۔

ریاضت و عبادت: آپؒ نے تمام عمر خلوت نشین ہو کر اور مخلوق سے روپوشی اختیار کر کے ریاضت و عبادت میں گزار دی۔

حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن صبح کے وقت حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گیا تو آپ فجر کی نماز میں مشغول تھے۔ نماز کے بعد تسبیح و تہلیل میں مشغول ہو گئے۔

میں منتظر رہا کہ تسبیح سے فارغ ہو جائیں تو ملاقات کروں مگر آپؒ تسبیح میں ظہر کی نماز کے وقت تک مشغول رہے۔ نماز ظہر کا وقت ہوا تو نماز ظہر پڑھنے لگ گئے اور ادائیگی نماز کے بعد پھر تسبیح اور تہلیل میں مشغول ہو گئے۔ وقت عصر ہو گیا۔ اس طرح مغرب، عشاء اور فجر۔

اسی طرح تین دن اور تین رات نہ میں نے آپؒ کو کھاتے پیتے دیکھا اور نہ آرام کرتے۔ میں نے چوتھی رات دیکھا کہ آپؒ کی آنکھوں میں غنودگی ہے۔ اس پر آپؒ فوراً استغفار پڑھنے لگے اور دعا کی اے اللہ میں تجھ سے پناہ

مانگتا ہوں کیونکہ میں بھوک اور نیند میں مبتلا ہوا۔ حضرت ربیع بن خشیم ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی ؓ نے راتوں کی تقسیم کی ہوئی تھی۔

ایک رات رکوع میں گزارتے۔ ایک رات سجدہ میں گزارتے۔ آپؓ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپؓ اتنی طویل رات رکوع اور سجود میں کس طرح گزار دیتے ہیں؟ تو آپؓ نے فرمایا راتیں اتنی طویل کہاں ہیں۔ کاش ازل سے ابد تک ایک رات ہوتی جس سے ایک سجدہ کر کے تمام رات ختم کر دوں۔

تقوی: آنحضرت ﷺ کی وصیت کے مطابق امیر المومنین حضرت عمر فاروق ؓ اور حضرت علی المرتضیٰ ؓ سرکار دو عالم ﷺ کا مرقع لے کر صحرائی وادی عرفہ میں آپؓ کے پاس پہنچے تو آپؓ کو برہنہ یا پیوند لگے پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس دیکھ کر حیران رہ گئے۔ آقا نامدار ﷺ کا مرقع مبارک پیش کرنے کے بعد امیر المومنین حضرت عمر فاروق ؓ نے حضرت اویس قرنی ؓ سے فرمایا ہم آپؓ کے لیے کھانا اور لباس لے آتے ہیں تو آپؓ نے فرمایا: امیر المومنین مجھے کھانے کی بھوک نہیں ہے اور آپؓ دیکھ رہے ہیں میں نے لباس پہن رکھا ہے۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

فاروق اعظم حضرت عمر ؓ نے فرمایا تو پھر کچھ رقم ہی قبول فرمالیں۔ آپؓ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دو درہم نکال کر حضرت عمر فاروق ؓ کو دکھائے اور فرمایا کہ میں نے اونٹ چرا کر اس کی مزدوری سے یہ دو درہم حاصل کیے ہیں۔ اگر آپؓ اس بات کی ضمانت دیں کہ یہ خرچ کرنے کے بعد بھی میں زندہ رہوں گا تو آپؓ کی نقدی قبول کرلوں گا۔

یہ سن کر حضرت عمر فاروق ؓ ضبط نہ کر سکے اور رونے لگے اور دُرہ زمین پر دے مارا اور فرمایا کاش عمر کی ماں مجھ کو نہ جنتی۔ ❁

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

۳۲ھ — ۱۱۱ھ

تعارف: آپؒ باعمل عالم، زاہد و متقی تھے۔ آپؒ نے تمام عمر سنت نبوی ﷺ پر سختی سے عمل کیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے تھے۔

آپؒ کی والدہ صاحبہ ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیز تھیں۔ بچپن میں آپؒ کی والدہ جب کام میں مصروف ہوتیں اور آپؒ رونے لگتے تو ام المومنین آپ کو گود میں اٹھا کر اپنا دودھ پلاتیں۔

بچپن میں آپؒ نے ایک دن حضور اکرم ﷺ کے پیالے کا پانی پی لیا۔ جب حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ میرے پیالے کا پانی کس نے پیا؟ تو ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا حسن نے تو یہ سن کر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اس نے جس قدر پانی میرے پیالے میں سے پیا ہے اسی قدر میرا علم اس میں اثر کر گیا۔

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لائے تو انہوں نے حسن بصری رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود مبارک میں ڈال دیا۔ اس وقت حضور ﷺ نے آپؒ کے لیے بھلائی کی دعا فرمائی۔

حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت اور ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دودھ کی برکت سے آپؒ کو بے پناہ مراتب حاصل ہوئے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے نوجوانی میں اپنا تمام مال و زر راہِ خدا میں خیرات کر کے فکر آخرت میں گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ ستر سال تک آپؒ ہمہ

وقت باوضو رہ کر عبادت و ریاضت میں مصروف رہے۔ آپؒ نے قسم کھائی کہ میں زندگی بھر نہیں ہنسوں گا بلکہ آخرت کی فکر میں ہمیشہ روتا رہوں گا۔ چنانچہ آپؒ ہر وقت گریہ زاری کرتے رہتے۔ ایک مرتبہ کسی نے آپؒ سے پوچھا کہ آپؒ اتنی گریہ زاری کیوں کرتے ہیں؟ آپؒ نے جواباً فرمایا کہ میں نے محمد ﷺ بن عبداللہ سے سنا ہے کہ روز محشر ایک صاحب ایمان اپنی گناہگاری کی وجہ سے برسوں جہنم میں پڑا رہے گا۔ آپؒ نے فرمایا کاش اس کے بدلے مجھے جہنم میں پھینک دیا جائے اور وہ محفوظ رہے۔

آپؒ نے عبادات و زہد کی وہ بنیاد رکھی جو مشائخ اور اولیاء کے لیے مشعل راہ ہے۔ آپؒ خود کو سب لوگوں سے کم تر تصور کرتے اور ہر وقت اتنا روتے رہے کہ آپؒ کی آنکھوں پر ورم آجاتا اور ہر وقت اس فکر میں رہتے کہ مجھ سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو جائے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے۔

تقویٰ: آپؒ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ آپؒ اکثر روزہ سے ہوتے۔ ایک مرتبہ افطاری کے لیے مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی۔ خادم سے فرمایا بازار سے افطاری کے لیے مچھلی لے آؤ۔ خادم نے حکم کی تعمیل کی اور افطاری کے وقت مچھلی آپؒ کی خدمت میں پیش کی۔ آپؒ نے کھانے سے انکار فرما دیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر گریہ زاری کرنے لگے کہ اے خدا میں نے غلطی کی کہ دنیاوی نعمتوں کی طرف دھیان دیا۔
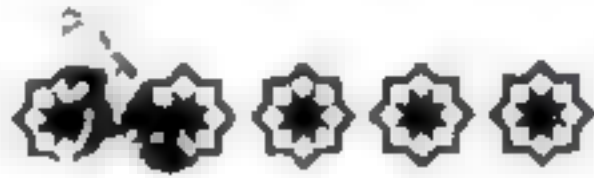
حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

۸۰ھ — ۱۵۰ھ

تعارف: آپؒ علم و شریعت کے مہر و ماہ بن کر آسمان طریقت پر روشن ہوئے۔ آپؒ کے مرتبہ کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپؒ مدینہ منورہ میں حضور اکرم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہوئے تو آپؒ نے حضور ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کیا۔ السلام علیکم یا سید المرسلین ﷺ تو جواب ملا وعلیکم السلام یا امام المسلمین۔

حضرت معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور اکرم ﷺ سے خواب میں پوچھا کہ میں آپ ﷺ کو کس جگہ تلاش کروں؟ جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا: ابوحنیفہ کے پاس۔

عبادت و ریاضت: آپؒ رات بھر بیدار رہ کر عبادت کرتے۔ آپؒ نے بیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ طویل سجدوں کی وجہ سے آپؒ کے گھٹنوں میں اونٹ کے گھٹنے جیسے گڑھے پڑ گئے تھے۔

آپؒ ہر شب تین سو نفل پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن راستے میں آپؒ کو دیکھ کر ایک عورت نے دوسری عورت کو اشارہ سے بتایا کہ یہ شخص رات میں پانچ سو نفل پڑھتا ہے۔ آپؒ نے ان کی گفتگو سن لی۔ اس شب سے آپؒ نے پانچ سو نفل پڑھنا شروع کر دیئے۔ پھر ایک دن راستہ میں کسی نے کہہ دیا یہ شخص رات میں ایک ہزار نفل پڑھتا ہے۔ اس شب سے آپؒ نے ایک ہزار نفل پڑھنا شروع کر دیئے۔

آپؒ جلیل القدر صحابہؓ اور تقریباً چار ہزار علماء سے فیض یاب ہوئے اور اس کے لیے دور دراز کے دشوار گزار سفر اختیار کیے۔ آپؒ نے پچپن یا چھپن حج کیے۔

آپؒ نے ابتدا میں عبادت اور ریاضت کے لیے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ ایک رات خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوحنیفہ اللہ تعالیٰ نے تیری تخلیق میری سنت کے اظہار کے لیے فرمائی ہے لہٰذا دنیا سے کنارہ کش مت ہو۔ اس دن سے آپؒ نے کنارہ کشی ترک کر دی۔ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں نے بیس سال تک کبھی آپؒ کو ننگے سر اور ٹانگیں پھیلائے نہیں دیکھا اور جب میں نے عرض کی کہ کبھی تو تنہائی میں ٹانگیں سیدھی کر لیا کریں تو آپؒ نے فرمایا: مجمع میں تو بندوں کا احترام کروں اور تنہائی میں اللہ کا احترام ختم کر دوں یہ میرے لیے ممکن نہیں۔

تقویٰ: ایک شخص وفات پا گیا آپؒ اس کے جنازے میں شرکت کے لیے اس کے گھر گئے۔ سخت گرمی کا موسم تھا ہر طرف دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ مرحوم کے گھر کے ہم دیوار مکان کے ساتھ سایہ تھا۔ لوگوں نے آپؒ سے کہا یہاں سایہ میں تشریف لے آئیں تو آپؒ نے انکار کر دیا اور فرمایا صاحب خانہ میرا مقروض ہے۔ اس لیے اس کے مکان کی دیوار کے سایہ سے مستفیض ہونا میرے لیے جائز نہیں کیونکہ قرض کی وجہ سے جو بھی نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔

ایک دفعہ آپؒ بازار تشریف لے گئے گرد و غبار کے کچھ ذرے آپؒ کے کپڑوں پر لگ گئے۔ دریا پر جا کر آپؒ نے خوب اچھی طرح دھو کر کپڑے

پاک وصاف کیے۔ لوگوں نے پوچھا آپؒ کے نزدیک اتنی نجاست جائز ہے پھر آپؒ نے کپڑے کیوں دھوئے؟ آپؒ نے فرمایا: وہ میرا فتویٰ ہے اور یہ میرا تقویٰ۔

خلیفہ وقت نے آپؒ کو قاضی کے عہدہ کی پیشکش کی تو آپؒ نے پیشکش یہ کہہ کر مسترد کر دی کہ میں عربی النسل نہیں ہوں۔ عربی سردار میرا فتویٰ غیر مستند تصور کر کے مسترد کر دیں گے۔

دربار میں موجود علماء نے کہا قاضی کے لیے نسب کی ضرورت نہیں۔ تو آپؒ نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے لیکن میں اپنے اندر اس عہدے کی صلاحیت نہیں پاتا۔ خلیفہ نے کہا آپؒ جھوٹ بولتے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا میں جھوٹا ہوں تو جھوٹے کو یہ عہدہ تفویض نہیں کیا جا سکتا اور اگر میں سچا ہوں تو جس میں قاضی ہونے کی صلاحیت نہ ہو وہ قاضی یا خلیفہ کا نائب کیسے ہو سکتا ہے۔

❁❁❁❁❁

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۵۶ھ

تعارف: آپؒ صدق وصفا پر عمل پیرا، صاحب یقین اور گوشہ نشین بزرگوں میں سے ہوئے ہیں۔ آپؒ کو بلاشبہ علم وعرفان، روحانیت ومعرفت میں بڑے کمال حاصل تھے۔ آپؒ فارس کے رہنے والے تھے۔ عربی زبان اور قرآن کریم کا تلفظ اپنے صحیح مخرج کے ساتھ ادا نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے آپ کو عجمی کا خطاب دیا گیا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کی عبادات اور ریاضت بے اندازہ ہے۔ آپؒ نے اپنا کاروبار، دولت وحشمت اور عیش وعشرت کو چھوڑ کر اپنی تمام دولت راہِ مولا میں لٹا دی۔ آپؒ نے منادی کرا دی کہ جو شخص میرا مقروض ہو وہ اپنی تحریر اور مال واپس لے جائے۔ دنیاوی دولتوں سے اپنا دامن جھاڑ کر آپؒ شہر چھوڑ کر جانے لگے تو ایک سائل کے سوال پر اپنا کرتہ اور دوسرے سائل کے سوال پر اپنی بیوی کی چادر دے دی اور دونوں میاں بیوی تقریباً نیم برہنہ ساحل فرات کے کنارے چلے گئے اور ایک کٹیا بنا کر عبادت و ریاضت میں تمام عمر بسر کر دی۔

آپؒ عبادت اور ریاضت میں اس قدر مگن رہتے کہ بھوک اور پیاس کا احساس نہ رہتا۔ مگر آپؒ کی بیوی کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا۔ ایک روز آپؒ کی بیوی نے تنگی معاش کا شکوہ کیا تو آپؒ نے فرمایا: نیک بخت میں دولت کہاں سے لاؤں؟ بیوی بولی عبادت ضرور کریں لیکن رزق حلال کھانے

کیلئے محنت بھی کریں۔ چنانچہ اسی دن سے آپؒ نے مزدوری کرنی شروع کردی۔

آپؒ نے دن رات عبادت وریاضت میں عرق ریز محنت کی۔ آپ کے سامنے قرآن پاک کی تلاوت ہوتی تو مضطرب ہو کر گریہ زاری کرنے لگتے۔ ایک دن کسی نے سوال کیا آپؒ عجمی ہیں اور قرآن پاک عربی زبان میں ہے آپؒ اس کا مفہوم کس طرح سمجھ لیتے ہیں؟ آپؒ نے فرمایا: میری زبان عجمی ہے اور دل عربی۔

تقوی: ایک مرتبہ تاریکی میں آپؒ کے ہاتھ سے سوئی گر پڑی۔ اسی وقت غیب سے آپؒ کی کٹیا روشن ہوگئی۔ آپؒ نے آنکھیں بند کر کے فرمایا: کہ میں بغیر چراغ کے سوئی تلاش کرنا نہیں چاہتا۔

ایک کنیز تیس سال تک آپؒ کے یہاں رہی لیکن آپؒ نے کبھی اس کا چہرہ نہیں دیکھا اور ایک دن اسی کنیز سے فرمایا: ذرا میری کنیز کو آواز دے دو۔ اس نے عرض کی حضور میں ہی آپؒ کی کنیز ہوں۔

آپ نے فرمایا تیس برس میں میرا خیال سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور طرف نہیں گیا۔ یہی وجہ ہے کہ میں تم کو شناخت نہیں کر سکا۔

حضرت سُفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

۹۶ھ —— ۱۶۱ھ

تعارف: آپ شریعت و طریقت میں کامل اور علوم رسالت کے وارث تھے۔ علوم ظاہری و باطنی پر آپ کو مکمل دسترس حاصل تھی اور بہت سے مشائخین آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔

آپ پیدائشی متقی تھے۔ ایک مرتبہ آپ کی والدہ نے ایام حمل میں ہمسایہ کی کوئی چیز بلا اجازت منہ میں رکھ لی تو آپ نے پیٹ میں تڑپنا شروع کر دیا اور جب تک انہوں نے ہمسایہ سے معذرت طلب نہ کی تو آپ کا اضطراب ختم نہ ہوا۔

عبادت و ریاضت: آپ نوجوانی میں ہی درویشی کی طرف مائل ہو گئے تھے۔ آپ نے اس قدر سخت عبادات کیں کہ عہد شباب میں کبڑے ہو گئے اور بوڑھے لگنے لگے۔ لوگ آپ سے سوال کرتے تھے کہ ایسی حالت تو عموماً پیراں سالی میں ہوا کرتی ہے۔ آپ تو ابھی جوان ہیں آپ اتنی سخت ریاضت کیوں کرتے ہیں؟ یہ کوزشتی چہ معنی دارد؟ آپ جواباً خاموش رہتے۔

ایک مرتبہ آپ حج کے سفر پر عازم تھے اور دورانِ سفر خدا کے حضور عبادت اور ریاضت کے ساتھ نوافل کے ساتھ گریہ زاری کے نذرانے پیش کرتے جارہے تھے۔ آپ کی آنکھیں گریہ زاری کی وجہ سے متورم ہو چکی تھیں۔

لوگوں نے آپ سے کہا کہ گنہگار تو ہم سب لوگ ہیں مگر خدا کی رحمت سے پُر امید ہیں جبکہ آپ خدا کی نوازش و فضل سے ناامید دکھائی دیتے ہیں۔

آپ نے فرمایا مجھے گناہوں کی فکر اس لیے نہیں کہ رحمت خداوندی کے مقابلہ میں گناہ ایک بے حقیقت شے ہے۔ میں تو اس لیے روتا ہوں کہ نہ جانے میرے ایمان میں کچھ صداقت بھی ہے یا نہیں۔

تقویٰ: کسی شخص نے اشرفیوں کی دو تھیلیاں ارسال کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ چونکہ آپ میرے والد کے دوست ہیں اور اب وہ فوت ہو چکے ہیں ان کی پاکیزہ کمائی میں سے یہ تھیلیاں ارسال خدمت ہیں۔ آپ اخراجات کے لیے قبول فرمالیں۔ آپ نے وہ تھیلیاں واپس کرتے ہوئے پیغام بھیجا کہ تمہارے والد سے میرے تعلقات صرف دین کے لیے تھے نہ کہ دنیا کے لیے۔

بخارا میں ایک شخص فوت ہو گیا جس کا ورثہ شرعی اعتبار سے آپ کو پہنچتا تھا۔ قاضی نے وراثت کا مال آپ کو پہنچا دیا۔ اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ مرتے وقت وہ سارا مال آپ نے صدقہ کر دیا اور اتنے عرصہ میں اس ورثہ میں سے ایک دینار بھی خرچ نہ کیا۔

مشہور ہے کہ جس رات آپ فوت ہوئے لوگوں نے غیب سے آواز سنی کہ آج تقویٰ مر گیا۔

حضرت ابراہیم بن اُدھم رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۶۱ھ

تعارف: آپؒ بہت ہی اہل تقویٰ بزرگوں میں سے ہوئے ہیں۔ آپؒ نے بہت سے مشائخین سے شرف نیاز حاصل کیا۔ بہت عرصہ تک حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپؒ کو وہ تمام علوم حاصل تھے جو اولیاء کرام کو ہوا کرتے ہیں اور درحقیقت آپؒ گنجینہ علوم کے کلید تھے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کو سیدنا کہہ کر مخاطب ہوئے۔ آپؒ فرماتے تھے کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل وقت ذکر وشغل میں صرف ہوتا ہے اور ہم دنیاوی مشاغل میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بلخ کے سلطان اور عظیم المرتبت حکمران تھے۔ آپؒ نے تخت و تاج کو خیرباد کہہ کر صحرا بصحرا گریہ و زاری کرتے ہوئے نیشاپور کے قرب وجوار میں پہنچ کر ایک تاریک اور بھیانک غار میں مکمل نو سال تک عبادت میں مصروف رہے۔

ہر جمعہ کو لکڑیاں جمع کر کے فروخت کرتے اور اس سے جو رقم ملتی آدھی رقم اللہ کی راہ میں دے دیتے اور آدھی رقم سے روٹی خرید کر کے نماز جمعہ ادا کرتے اور پھر ہفتہ بھر کے لیے غار میں چلے جاتے۔

ماہِ رمضان میں آپ جنگل سے گھاس کاٹ کر فروخت کیا کرتے۔ اس سے حاصل ہونے والی رقم خیرات کر کے پوری شب مصروف عبادت

رہتے۔ آپؒ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپؒ کو نیند نہیں آتی؟ آپؒ نے فرمایا: جس کی آنکھوں سے ہمہ وقت سیلاب اشک رواں ہو اس کو بھلا کیوں کر نیند آسکتی ہے۔

آپؒ کا معمول تھا کہ فراغت کے بعد اپنا چہرہ چھپا کر فرماتے کہ مجھے خوف رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری نماز میرے منہ پر نہ مار دے۔

آپؒ سے پوچھا گیا کہ آپؒ نے سلطنت کو کیوں خیرباد کہا؟ تو آپؒ نے فرمایا: میں جب تخت شاہی پر متمکن تھا تو مجھے خیال آیا نہ میرے پاس طویل سفر کے لیے زادراہ ہے، نہ کوئی حجت، نہ دلیل جب کہ میری آخری منزل قبر ہے اور حاکم بھی عادل اور منصف۔ بس یہ خیال آتے ہی میرا دل بجھ سا گیا اور مجھے سلطنت سے نفرت ہوگئی۔ آپ فرماتے تھے پندرہ برس کی ریاضت اور تحمل اذیتوں کے بعد مجھے ندا سنائی دی، راحت کو ترک کر اور اس کی بندگی کے لیے مستعد ہو جا۔

آپ حج کے لیے روانہ ہوئے تو قطع مسافت اور گریہ وزاری کرتے ہوئے چودہ برس میں مکہ معظمہ پہنچے اور ہر منزل پر دو رکعت نماز ادا کرتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ لوگ تو قدموں سے چل کر پہنچتے ہیں میں سر اور آنکھوں کے بل پہنچوں گا۔

تقویٰ: ایک یوم کھانا نصیب نہ ہوا تو شکرانے کی چار سو رکعتیں ادا کیں اور جب اسی طرح مسلسل سات یوم گزر گئے تو ضعف اور کمزوری میں اضافہ ہوتا چلا گیا لیکن آپؒ نے عہد کیا کسی سے کچھ طلب نہیں کروں گا۔

ایک مرتبہ کسی نے بطور نذرانہ آپ کو ایک ہزار درہم پیش کرتے

ہوئے قبول کر لینے کی استدعا کی لیکن آپؒ نے فرمایا: میں فقیروں سے کچھ نہیں لیتا۔ اسی شخص نے عرض کی میں تو بہت امیر ہوں۔ فرمایا کہ کیا تجھے اس سے زائد دولت کی تمنا نہیں ہے۔ جب اس نے اثبات میں جواب دیا تو فرمایا اپنی رقم واپس لے جا کیونکہ تو فقیروں کا سردار ہے۔

آپؒ جتنا عرصہ مکہ معظمہ میں رہے کبھی پھل نہ کھایا کیونکہ آپؒ فرماتے تھے وہاں کی زمین فوجیوں نے خرید کر رکھی ہیں۔ آپؒ فرماتے تھے کہ میں نے بے شمار حج کرنے کے بعد بھی محض اس خوف سے کبھی زم زم نہیں پیا کہ اس پر حکومت کا ڈول رہتا تھا۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۶۲ھ

تعارف: آپ علوم حقائق کے شناسا، راہ طریقت کے عامل اور سالکین و عارفین کے پیشوا اور مقتدا تھے۔ آپ کو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل رہا۔ آپ بیس سال تک امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کرتے رہے۔ آپ کو علم فقہ سمیت تمام علوم پر دسترس حاصل تھی۔

آپ حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں داخل تھے۔

عبادت و ریاضت: آپ کا قلب مضطرب اور طبیعت دنیا سے اچاٹ ہوئی تو آپ کئی سال گوشہ نشین ہو کر عبادات میں مشغول رہے۔

بزرگان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے اقوال سے بہرہ مند ہوتے مگر خود خاموش رہتے۔ آپ مداومت کے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور ہر وقت عبادت میں مشغول رہتے۔ ایک مرتبہ موسم گرما میں سخت دھوپ میں بیٹھے ہوئے عبادت میں مشغول تھے کہ آپ کی والدہ نے فرمایا یہاں سایہ میں آ جاؤ۔ آپ نے فرمایا مجھ کو اس چیز کی ندامت ہوتی ہے کہ خواہش نفس کیلئے کوئی کام کروں۔

آپ کو ورثہ میں کافی دولت ملی تھی لیکن آپ سوکھی روٹی پانی میں بھگو کر کھاتے اور فرماتے جتنا وقت لقمہ بنانے میں صرف ہوتا ہے اتنی دیر میں پچاس آیتیں قرآن پاک کی پڑھ سکتا ہوں۔ ایک مرتبہ حضرت عیاش رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا روٹی کا ٹکڑا ہاتھ میں لیے رو رہے ہیں۔ حضرت عیاش رحمۃ اللہ علیہ نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: دل تو چاہتا ہے کہ اس کو کھاؤں لیکن یہ پتہ نہیں کہ

رزق حلال بھی ہے یا نہیں۔

آپؒ ہمیشہ غمزدہ رہتے اور روتے رہتے تھے۔ آپؒ سے غمزدہ رہنے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: جس کو ہر لحہ مصائب اور خوفِ خدا ہو اس کو بھلا مسرت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔

تقویٰ: آپؒ کو ورثہ میں بہت بڑا مکان ملا لیکن آپؒ نے کبھی اس کی مرمت کرائی اور نہ آرائش۔ ایک کمرے میں مقیم رہے وہ کمرہ منہدم ہو گیا تو دوسرے کمرے میں منتقل ہو گئے۔ دوسرے کمرے کی چھت بوسیدہ ہو کر گرنے لگی تو تیسرے کمرے میں چلے گئے۔ لوگوں نے مکان کی مرمت کے لیے کہا تو فرمایا: خدا سے وعدہ کر چکا ہوں کہ اپنی آسائش کے لیے تعمیر نہیں کروں گا۔ خلیفہ ہارون الرشید، امام ابو یوسف کے ہمراہ آپ سے ملنے کے لیے حاضر ہوئے تو یہ کہہ کر ملنے سے انکار کر دیا کہ میں دنیاداروں سے نہیں ملتا۔ لیکن خلفیہ ہارون الرشید کی والدہ کی درخواست پر ملنے کی اجازت دے دی۔ خلیفہ ہارون الرشید رخصت ہونے لگا تو آپ کی خدمت میں اشرفیوں کی تھیلی پیش کی۔ آپؒ نے یہ فرماتے ہوئے واپس کر دی کہ میں نے اپنا مکان جائز رقم کے عوض فروخت کر دیا ہے۔ اس کی رقم میرے پاس اخراجات کے لیے موجود ہے اور میں دعا کرتا ہوں جب یہ رقم ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ مجھے دنیا سے اٹھا لے۔

آپ نے شادی نہ کی۔ لوگوں نے پوچھا شادی کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: نکاح کے بعد بیوی کی روٹی اور کپڑے کی کفالت لینی پڑتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ خدا کے سوا کوئی کسی کا کفیل نہیں ہوتا۔

❁❁❁❁❁

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۷۹ھ

تعارف: حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ علم وعرفان کے ایسے سمندر تھے جن کی مثال ملنا مشکل ہے۔ آپؒ کی عظمت و برتری اور علمیت کا یہ حال تھا کہ خلیفہ ہارون الرشید اور خلفیہ مہدی بھی آپؒ سے علم حاصل کرنے کے متمنی تھے۔ آپؒ کی فہم وفراست، علمی بصیرت اور نظریات سے ہر شخص نے راہنمائی حاصل کی۔ آپ حدیث وفقہ کی روشنی میں ایسے مسائل کا حل بتا دیتے تھے جن کے بارے میں دوسرے علماء سخت مایوسی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ آپؒ کے فتوؤں پر وقت کے نامور دانشور بھی سر دھنتے رہ جاتے تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نہایت متقی اور عبادت گزار تھے۔ ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے۔ آپؒ نے مجلس کے ایام مقرر کر رکھے تھے۔ جن میں آپؒ درس دیا کرتے تھے۔ آپؒ عاشق رسول ﷺ تھے۔ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جنہیں حدیث کا امیر المومنین بھی کہا جاتا ہے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں موجود تھے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ درس کا سلسلہ ختم ہوا تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ خاموشی سے اٹھ کر گھر تشریف لے گئے۔ جب آپؒ نے اپنا پیراہن اتارا تو آپؒ کی اہلیہ یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئیں کہ آپ کے کپڑوں کے اندر ایک زہریلا بچھو موجود تھا۔ جس نے آپ کے جسم پر سولہ مقامات پر ڈنگ مارا تھا۔ آپؒ نے حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے واپس آ کر سرسری ذکر کیا تو حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا امام صاحب اللہ تعالیٰ آپؒ کو

سلامت رکھے آپؒ نے جس طرح صبر وسکون سے اس موذی بچھو کے ڈنکوں کو اپنے جسم مبارک پر برداشت کیا۔ اس پر آپؒ نے فرمایا: میرا صبر وسکون صرف اور صرف حدیث رسول اکرم ﷺ کی تعظیم کی وجہ سے تھا ورنہ کون موذی کیڑے کی ڈنگ زنی برداشت کرسکتا ہے۔ آپؒ نے زندگی کا ایک خاص حصہ انتہائی تنگدستی اور کسمپرسی کے عالم میں گزارا مگر کسی امیر، خلیفہ یا بادشاہ سے نذرانہ قبول نہیں فرمایا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب آپ کی معصوم بچی کو روٹی کے دو نوالے بھی میسر نہ تھے مگر اس سنگین گھڑی میں آپؒ نے کسی کو اپنا حال نہ بتایا۔

تقویٰ: خلیفہ مہدی نے اپنی ایک خاص مصاحب ربیع کو آپؒ کی خدمت میں تین ہزار اشرفیاں دے کر بھجوایا اور خلفیہ مہدی کے خاص مصاحب ربیع نے تین ہزار اشرفیاں آپؒ کی خدمت میں پیش کر کے گزارش کی کہ خلیفہ کی یہ خواہش ہے کہ آپؒ میرے ہمراہ بغداد تشریف لے چلیں۔ اس پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ربیع سے پوچھا کیا تم میرے آقا کے فرمان سے آگاہ ہو؟ جب ربیع نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا تو آپؒ نے اس کے سامنے وہ حدیث بیان کر دی جس کا مفہوم تھا ''مدینہ ان کے حق میں بہتر ہے اگر وہ سمجھیں'' پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بغداد جانے کی بات دوسری ہے۔ اگر مجھے ایک دن بھی سرور کائنات ﷺ کا روضہ مبارک نظر نہ آئے تو دل پر قیامت گزر جاتی ہے اور یہ کہہ کر آپؒ نے تین ہزار اشرفیاں واپس کر دیں۔ آپؒ کے الفاظ سن کر ربیع کانپ اٹھا۔

✿✿✿✿✿

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ

۹۷ھ — ۱۸۰ھ

تعارف: آپؒ خاصان خداوندی اور پردہ نشینوں کی مخدومہ، سوختۂ عشق، قرب الٰہی کی شیفتہ اور پاکیزگی میں مریم ثانی تھیں۔

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ وہ بزرگ تھیں جن کی زیارت کو کعبہ خود چل کر آیا۔ آپؒ کو وہ مقام ولایت حاصل ہوا جس پر بڑے بڑے ولی رشک کرتے تھے۔

آپؒ نے غریب گھرانہ میں جنم لیا۔ والدین کی بدحالی کا یہ عالم تھا کہ گھر میں چراغ نہ تھا۔ آپؒ کی پیدائش پر والد کو پریشانی ہوئی اور پریشانی میں نیند آ گئی تو خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے تسلی و تشفی دیتے ہوئے فرمایا کہ تیری یہ بیٹی بہت ہی مقبولیت حاصل کرے گی اور اس کی شفاعت سے میری امت کے ایک ہزار افراد بخش دیئے جائیں گے۔

آپؒ تین بہنوں کے بعد تولد ہوئیں۔ اس لیے اسی مناسبت سے آپ کا نام رابعہ رکھا گیا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ جنگل میں گوشہ نشین ہو گئیں۔ آپؒ شب و روز میں ایک ہزار رکعت پڑھا کرتی تھیں۔ آپؒ ساری رات عبادت میں گزار دیتیں۔ آپؒ اکثر روزہ سے رہتیں۔ شریعت و طریقت کے عرفان کے باوجود آپؒ ہمہ وقت گریہ وزاری کرتی رہتی تھیں۔ جب لوگوں نے گریہ وزاری کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میں اس کے فراق سے خوف زدہ ہوں جس کو محفوظ

تصور کرتی ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو وقت نزع یہ ندا آ جائے کہ تو لائق بارگاہ نہیں۔
بعض لوگوں نے سوال کیا کہ بلا کسی ظاہری مرض کے آپ گریہ وزاری کیوں کرتی ہیں؟ تو یہ فرمایا: میرے سینے میں ایک مرض نہاں ہے کہ جس کا علاج نہ طبیب کے بس میں ہے، نہ مرض دکھائی دیتا ہے۔ اس کا واحد علاج صرف وصال خداوندی ہے۔ اس لیے میں گریہ وزاری کرتی رہتی ہوں۔

ایک مرتبہ سات شب و روز مسلسل روزے رکھے اور شب کو قطعاً آرام بھی نہیں کیا۔ ایک سال آپ حج کے لیے گئیں تو کعبہ نے آپ کا استقبال کیا۔ آپؒ نے دوسری مرتبہ حج کی تیاری کی تو فرمایا گذشتہ سال کعبہ نے میرا استقبال کیا تھا اس سال میں کعبہ کا استقبال کروں گی۔ چنانچہ شیخ فارحدی کے قول کے مطابق آپؒ نے جنگل میں جا کر کروٹ کے بل لڑھکنا شروع کیا اور اسی طرح مکمل سات سال کے عرصہ میں عرفات پہنچیں۔

تقویٰ: ایک مرتبہ آپؒ نے کئی روز سے کچھ نہ کھایا تھا۔ جب خادمہ کھانا تیار کرنے لگی تو گھر میں پیاز نہ تھا۔ خادمہ نے پڑوس سے پیاز مانگ لانے کی اجازت طلب کی۔ آپؒ نے فرمایا: میں برسوں سے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیے ہوئے ہوں کہ تیرے سوا کسی سے کوئی چیز طلب نہ کروں گی۔ لہٰذا اگر پیاز نہیں تو کوئی حرج نہیں۔ آپؒ نے بغیر سالن روٹی کھالی۔

کسی کو آپؒ نے چار درہم دے کر کمبل خرید لانے کا حکم دیا۔ اس نے سوال کیا سیاہ لاؤں یا سفید؟ یہ سنتے ہی درہم واپس لے کر دریا میں پھینکتے ہوئے فرمایا: ابھی کمبل آیا بھی نہیں کہ سیاہ وسفید کا جھگڑا کھڑا ہو گیا نہ جانے آنے کے بعد کیا وبال پیش آ جاتا۔

❁❁❁

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۸۷ھ

تعارف: آپؒ مشائخین کے پیشوا، طریقت کے ہادی، ولایت کے مہر منور اور کرامت و ریاضت کے اعتبار سے اپنے دور کے شیخ کامل تھے۔ آپؒ کے ہم عصر آپؒ کو صادق و مقتدا تصور کرتے تھے۔ آپؒ بحر حقیقت میں غرق تھے۔ آپؒ کوفہ میں کافی عرصہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور وہاں بے شمار اولیاء اللہ کی صحبت پائی۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بہت عبادت گزار تھے۔ ساری رات یاد الٰہی اور عبادت میں گزار دیتے۔ آپؒ فرماتے تھے جب رات ہوتی ہے تو میں خوش ہوتا ہوں کیونکہ مجھے حقیقی خلوت نصیب ہوتی ہے۔ جب صبح ہوتی ہے تو لوگوں کی آمدورفت کی وجہ سے غمناک ہوتا ہوں۔

آپؒ ماہِ رمضان کے علاوہ سارا سال نفلی روزے رکھتے۔ آپؒ مکہ معظمہ میں کافی عرصہ تک گوشہ نشین ہو کر حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول رہے۔

تقویٰ: آپؒ کو تیس سال تک کسی نے ہنستے نہ دیکھا لیکن جب آپؒ کے لڑکے کا انتقال ہوا تو آپؒ مسکرائے۔ لوگوں نے تبسم کی وجہ پوچھی تو آپؒ نے فرمایا: اس کی موت پر اللہ تعالیٰ راضی تھا۔ میں بھی اس کی رضا کی موافقت میں خوش ہوا۔

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید عباسی آپؒ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ آپؒ نے چراغ بجھا دیا اور خلیفہ ہارون الرشید کو نصیحتیں فرمائیں۔ جب خلیفہ جانے لگا تو اس نے ایک ہزار دینار آپؒ کی خدمت میں پیش کیے۔ آپؒ نے فرمایا: میری نصیحت کا تجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ میں تیری نجات کی کوشش کر رہا ہوں تو مجھے بلا میں مبتلا کر رہا ہے۔

❀❀❀

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۲۰۰ھ

تعارف: آپؒ طریقت وحقیقت کے مقتداو پیشوا تھے۔ اولیاء کرام میں آپؒ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپؒ کی تعلیمات بھٹکے ہوئے انسانوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ آپ کے والد نصرانی تھے جب آپؒ کو مکتب میں داخل کیا گیا تو معلم نے درس دینا چاہا ثالث ثلاثہ یعنی خدا تین ہیں۔ تو آپؒ نے کہا ھواللہ احد یعنی اللہ ایک ہے۔ آپؒ نے حضرت علی بن موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہوئے اور انہیں سے بیعت حاصل کی۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے تمام عمر سخت ترین ریاضت اور عبادت کی۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کی عبادت کے لیے انسان کو کسی قسم کی آسائش کا سہارا نہیں لینا چاہیے۔ آپؒ ہمیشہ عبادت کے لیے نرم جگہ کی بجائے سخت جگہ پر نماز ادا فرماتے۔ آپؒ رات بھر بیدار رہ کر عبادت فرماتے اور گریہ وزاری کرتے رہتے۔

آپؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں عبادت اور گریہ وزاری میں مشغول تھا کہ مجھ پر غنودگی طاری ہوئی۔ میں نے خواب میں ایک ایسی حور کا نظارہ کیا جس کی پیشانی روشن اور منور تھی۔ جب میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ روشنی اور نور کیسا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ایک رات تم خوفِ الٰہی میں گریہ وزاری کر رہے تھے تو تمہارے اشکوں کو میرے چہرے پر بطور ابٹن مل دیا گیا تھا۔ بس اسی دن سے یہ نور و روشنی میری پیشانی پر نمودار ہوگئی۔

آپؒ ایک مرتبہ عالم وجد میں ستون کے ساتھ اتنی زور سے چمٹ گئے کہ ستون ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی قریب ہو گیا۔

یتیم اور بے آسرا بچوں کی مدد کرنا آپؒ عبادت سمجھتے تھے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے عید کے دن میں نے آپؒ کو کھجوریں چنتے دیکھ کر وجہ پوچھی تو آپؒ نے فرمایا یہ سامنے والا یتیم بچہ ہے اس لیے اداس ہے کہ اس کے پاس عید کے لیے نیا لباس نہیں۔ لہٰذا میں کھجوریں چن کر فروخت کرنا چاہتا ہوں تا کہ اس کے لیے کپڑے فراہم کر سکوں۔

تقویٰ: ایک مرتبہ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک بہشتی یہ کہہ رہا تھا۔ اے اللہ جو میرا پانی پی لے اس کی مغفرت فرما دے۔ چنانچہ نفلی روزے کے باوجود آپؒ نے پانی پی لیا۔ جب لوگوں نے کہا آپ کا تو روزہ تھا تو فرمایا کہ میں نے بہشتی کی دعا پر پانی پی لیا۔

جب آپؒ کا انتقال ہو گیا تو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے میرے تقویٰ اور بہشتی کی دعا سے میری مغفرت فرما دی۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۲ھ — ۲۰۳ھ

تعارف: ریاضت وتقویٰ میں آپؒ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ ذہین اور ذکی ہونے کے ساتھ ساتھ مستجاب الدعوات بھی تھے۔ نسبی اعتبار سے آپ خالص عربی تھے۔ آپؒ کے والد اور والدہ شیبانی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ شیبان عدنانی قبیلے کا دوسرا نام ہے جو معد بن عدنان کے واسطے سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کی ریاضت کا یہ عالم تھا کہ تمام رات عبادت میں بسر کر دیتے۔ آپؒ پانچ مرتبہ پا پیادہ حج کے لیے تشریف لے گئے۔ راستے میں زادِ راہ کے لیے بار برداری کی مزدوری کرتے۔ آپؒ نے سفر کے دوران کتنے فاقے کیے، کتنی مشقتیں اٹھائیں اس کا کوئی حساب نہیں۔

تقویٰ: آپؒ کے صاحبزادے حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ اصفہان کے قاضی تھے۔ ایک مرتبہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے خادم نے حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ کے باورچی خانہ سے خمیر لے کر روٹی تیار کی۔ جب روٹی آپؒ کے سامنے رکھی گئی تو آپؒ نے دریافت فرمایا: آج روٹی اتنی نرم کیوں ہے؟ خادم نے پوری کیفیت بیان کر دی تو آپؒ نے فرمایا جو اصفہان کا قاضی رہا ہو اس کے باورچی خانہ سے خمیر کیوں لیا یہ روٹی میرے کھانے کے لائق نہیں لے جاؤ اور یہ روٹی کسی فقیر کو پیش کر دو اور اسے یہ بھی بتا دینا کہ اس روٹی کا آٹا تو احمد بن حنبل کا ہے اور خمیر صالح کا۔ اگر طبیعت گوارا کرے تو لے لو۔ چالیس دن تک کوئی سائل نہ آیا تو

روٹی میں بو پیدا ہوگئی۔ لہٰذا روٹی دریائے دجلہ میں پھینک دی گئی۔ آپؒ نے اس دن سے دریائے دجلہ کی مچھلی نہیں کھائی۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے جس شخص کے پاس چاندی کی سرمہ دانی ہو اس کے پاس بھی مت بیٹھو۔

آپؒ سماعت حدیث کے لیے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مکہ پہنچ گئے اور روزانہ آپؒ کے ہاں حاضری دیتے۔ ایک دن آپؒ نہ پہنچے تو حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے خادم کو بھیج کر خیریت معلوم کی۔ خادم جب پہنچا تو دیکھا آپؒ برہنہ ہیں اور خود کپڑے دھو رہے ہیں۔ خادم نے عرض کی مجھ سے رقم لے لیں اور لباس بنوالیں۔ آپؒ نے منع کرتے ہوئے فرمایا میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب ہے اسے فروخت کر کے دس گز ٹاٹ لا دو تا کہ میں کرتہ اور تہبند تیار کر ڈالوں۔ خادم نے اجازت چاہی کہ کتان خرید لوں فرمایا نہیں ٹاٹ کافی ہے۔ آپؒ نے تمام عمر تنگ دستی اور مفلسی میں زندگی بسر کی مگر کسی کے آگے نہ ہاتھ پھیلایا نہ کوئی تحفہ قبول فرمایا۔

❁❁❁❁❁

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۰ھ — ۲۰۴ھ

تعارف: آپؒ شریعت اور رموزِ حقیقت کے شناسا اور فراست و ذکاوت میں ممتاز اور یکتائے روزگار تھے۔ پورا عالم آپؒ کے محاسن و اوصاف سے بخوبی واقف ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ان سے زیادہ دانشور کوئی نہیں۔

آپؒ نے تیرہ سال کی عمر میں بیت اللہ شریف میں فرمادیا تھا کہ جو کچھ پوچھنا چاہو مجھ سے پوچھو اور پندرہ سال کی عمر میں فتویٰ دینا شروع کر دیا تھا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کی عبادت اور ریاضت کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپؒ مخلوقِ خدا سے کنارہ کش ہو کر ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے اور کبھی کسی دعوت یا شادی میں شریک نہ ہوتے۔

آپؒ پر الزام لگایا گیا کہ آپؒ حافظ قران نہیں اور بطور امتحان آپؒ کو ماہ رمضان میں امام بنا دیا گیا۔ آپؒ دن میں ایک پارہ حفظ کر کے رات کو سنا دیتے۔

تقویٰ: آپؒ بیت اللہ شریف میں چاند کی روشنی میں مطالعہ فرماتے تھے۔ لوگوں نے کہا شمع کی روشنی میں مطالعہ کریں تو فرمایا وہ روشنی بیت اللہ کے لیے مخصوص ہے۔ اس میں مطالعہ کرنا میرے لیے جائز نہیں۔ ایک مرتبہ ایک رئیس نے لوگوں میں تقسیم کرنے کے لیے کچھ رقم مکہ معظمہ بھیجی۔ اس میں کچھ رقم آپؒ کو پیش کی گئی۔ آپؒ نے سوال کیا یہ رقم کس کی ہے؟ اور کن لوگوں میں تقسیم کرنے کے لیے بھیجی گئی ہے؟ جواب دیا گیا درویشوں اور اہل تقویٰ کے لیے۔ آپؒ نے فرمایا میں اہلِ تقویٰ نہیں اس لیے مجھ پر یہ رقم حرام ہے۔ ❁❁

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۰ھ — ۲۲۰ھ

تعارف: آپؒ کو کشف اور مجاہدات پر مکمل دسترس حاصل تھی۔ آپؒ اصول شرح کے بہت بڑے عالم تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بیشتر آپؒ کی معیت میں رہتے اور آپؒ کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔

آپؒ ننگے پاؤں رہا کرتے تھے کہ زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش فرمایا ہے۔ اس لیے شاہی فرش پر جوتے پہن کر چلنا آداب کے منافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو حافی کہا جاتا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ رات دن عبادت میں مصروف رہتے۔ موسم سرما میں آپؒ کو برہنہ اور کپکپاتے ہوئے عبادت میں مشغول دیکھ کر کسی نے پوچھا کہ آپؒ اتنی اذیتیں کیوں برداشت کرتے ہیں؟ فرمایا: کہ اس وجہ سے کہ سردی میں فقرا سردی میں صاحب حاجت ہوں گے اور ان کا کیا حال ہوگا اور میرے پاس دینے کو کچھ نہیں کہ ان کی احتاج ختم کرسکوں۔ اس لیے جسمانی طور پر ان کا شریک رہتا ہوں۔ آپؒ زمین پر تھوکتے نہیں تھے کیونکہ انہیں ہر جگہ انوارِ الٰہی کا ظہور محسوس ہوتا تھا۔

آپؒ نے چالیس برس تک خواہش کے باوجود بکری کا گوشت نہ کھایا۔ باقلہ کی ترکاری کھانے کو جی چاہتا رہا لیکن کبھی نہ کھائی۔ کبھی حکومت کی جاری کردہ نہر سے پانی نہیں پیا۔

تقویٰ: کسی عورت نے حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے مسئلہ دریافت کیا کہ میں چھت پر سوت کات رہی تھی کہ شاہی روشنی کا گزر ہوا۔ اس روشنی میں تھوڑا سا سوت کات لیا۔ فرمایئے کہ وہ جائز ہے یا ناجائز۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم کون ہو؟ اس عورت نے جواب دیا میں بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ ہوں۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارے لیے سوت جائز نہیں کیونکہ تم اہل تقویٰ کے خاندان سے ہو۔

حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۲۲۰ھ

تعارف: آپؒ کا شمار مشائخ کرام میں ہوتا ہے۔ آپ عمر بھر اولیاؤں اور ابدالوں سے فیضاب ہوتے رہے۔ آپ ہمیشہ خدا کے طالب رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو بہت بلند مقام عطا فرمایا۔ آپؒ کو ذکرِ الٰہی سے محبت اور مخلوق سے نفرت تھی۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے نوجوانی کے زمانے سے ہی دنیا ترک کر دی اور خدا سے لو لگا لی۔ آپ بغداد کے محلہ کرخ کے ایک شکستہ کھنڈر میں قیام پذیر تھے اور آپؒ کا قیام ایسی جگہ پر تھا جہاں سارا دن دھوپ رہتی تھی اور آپؒ اس بے سائبان جگہ کو حجرہ کے طور پر استعمال کرتے تھے۔

آپؒ دنیاوی محبت سے بے نیاز اس جگہ سخت ریاضت و عبادت اور یادِ الٰہی میں مگن رہے جبکہ اس وقت بغداد میں ہر طرف نفس امارہ کی حکومت تھی۔ آپؒ عبادت کے ساتھ ساتھ گریہ وزاری کرتے ایک مرتبہ گریہ وزاری کرتے کرتے آپؒ کی آنکھوں سے آنسو کی بجائے لہو جاری ہو گیا۔ جب لوگوں نے پوچھا آپؒ اس قدر کیوں روتے ہیں؟ آپؒ نے فرمایا: خوف معصیت سے۔

تقویٰ: کسی نے بطور نذرانہ پچاس درہم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ حدیث میں آیا ہے جس کو بغیر طلب کیے کچھ حاصل ہوا اور وہ قبول نہ کرے تو اُس کو نعمت خداوندی کا منکر کہا جائے گا۔ یہ سن کر آپؒ نے صرف ایک درہم اٹھا لیا تا کہ کفرانِ نعمت نہ ہو۔ ❁❁❁

حضرت ابو سلیمان دارائی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۲۲۵ھ

تعارف: آپؒ شریعت وطریقت کے بحر بیکراں تھے اور مزاج میں لطف وکرم ہونے کی وجہ سے آپؒ کو ریحان القلوب کا خطاب دیا گیا۔

آپؒ شام کے ایک قصبہ دار الملک کے رہنے والے تھے اسی نسبت سے آپ کو دارائی کہا جاتا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے جب عمر کے نویں دسویں سال میں قدم رکھا تو آپؒ جبل قاسیون کی پہاڑیوں اور غاروں میں مہینوں کے لیے چلے جاتے اور عبادت الٰہی میں غرق رہتے۔ آپؒ رات بھر جاگ کر عبادت کرتے اور خوفِ الٰہی سے گریہ کرتے رہتے۔ ایک مرتبہ خواب میں ایسی حور کا نظارہ کیا کہ اس کی پیشانی روشن اور منور ہے اور جب سوال کیا کہ یہ نور اور روشنی کیسی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ایک شب تم خوفِ الٰہی میں گریہ کر رہے تھے تو تمہارے اشکوں کو میرے چہرے پر بطور ابٹن کے مل دیا گیا تھا۔ بس اسی دن سے یہ نور روشنی میری پیشانی پر نمودار ہوگئی۔ آپؒ نے ساری عمر تجرد میں بسر کی اور شادی نہ کی۔ لوگ آپؒ سے سوال کرتے ابو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ آپؒ نے شادی کیوں نہیں کی؟ آپؒ فرماتے: میں جس کی تلاش میں ہوں اس نے مجھے اس چیز کے متعلق سوچنے کا موقع بھی نہیں دیا۔ میں اپنے دل میں دوسرے کی محبت کی جگہ پیدا نہیں کر سکتا۔

تقویٰ: آپؒ کی زندگی کا بیشتر حصہ فاقے میں گزرا۔ آپؒ کو بھوک کی شدت اور پیاس کی تیزی میں لطف محسوس ہوتا۔ ایک مرتبہ کئی روز سے فاقہ تھا۔ آپؒ کے پاس ایک دولت مند شخص آیا جو آپؒ کا ارادتمند تھا۔ اس نے عرض کی آج شام میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا پورے دن کی عبادت کے بعد رات کو رزق حلال کا ایک ٹکڑا افضل ہے۔

❁❁❁❁❁

حضرت شیخ ابوالخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۳۴۰ھ

تعارف: آپؒ وہ درویش ہیں جن کی نگاہ حقیقت آشنا نے صرف طلبِ حق کی جستجو کی اور پھر آپؒ پر تجلیات کے ہزارہا عالم منکشف ہوتے چلے گئے۔ آپؒ نے جنوبی افریقہ کے اندھیروں میں باطل طاقتوں کو شکست دے کر دینِ حق کی روشنی پھیلائی۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے بحیرہ روم کے ایک ساحلی شہر جزیرہ نما عرب میں جہاں آج کل لبنان آباد ہے۔ وہاں جا کر ساحل کے کنارے گھاس پھونس کی جھونپڑی بنائی اور وہاں یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔

جہاں پر آپؒ مقیم تھے آس پاس نہ کھیت کھلیان، نہ درخت نہ آبادی نہ صاف پانی تھا۔ کبھی کبھار اتفاقاً کسی کا اُدھر سے گزر ہوتا تو حیرت کرتا کہ آخر یہ درویش یہاں کس طرح رہتا ہے؟ کھاتا پیتا کہاں سے ہے؟ اور کیا اسے اس ویرانے میں ڈر نہیں لگتا؟ ایک مرتبہ ڈاکوؤں کا ایک قافلہ گزرا اور آپؒ کو لوٹنے کی غرض سے آپؒ کے پاس آیا لیکن آپؒ کی نگاہ کی تاب نہ لا کر تائب ہو کر آپؒ کے دستِ مبارک پر بیعت ہوا۔

تقویٰ: ایک مرتبہ ایک قافلہ کا اِدھر سے گزر ا ہوا۔ قافلہ کا سردار آپؒ کے پاس آیا اور پوچھا: کب سے یہاں رہائش پذیر ہو؟ فرمایا ایک ماہ سے تحقیراً ہنستے ہوئے پوچھا: یہاں کو کھانے کو درختوں کی جڑیں تک نظر نہیں آتیں کیا کھاتے ہو اور کیسے زندہ ہو؟ عزم و استقلال میں ڈوبا جواب ملا۔ اللہ کی ذات اس بندے کے لیے کافی ہے۔

❁❁❁
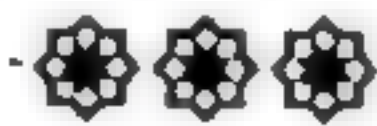
حضرت ابوعبداللہ حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۲۴۳ھ

تعارف: آپؒ ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ و پیراستہ تھے۔ آپؒ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے۔

شیخ ابوعبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: مشائخین طریقت میں جو سب سے زیادہ پیروی کے لائق ہیں حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ان میں سرفہرست ہے۔ علم حساب میں کوئی آپؒ کا ثانی نہ تھا۔ اس لیے آپ کو محاسبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ رات دن عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ آپؒ اکثر اوقات گریہ وزاری کر کے فرماتے کہ عارفین خندق و رضا میں اتر کر اور بحر صفا میں غوطہ زنی کر کے وفا کے موتی حاصل کر لیتے ہیں اور پھر حجاب خفا میں واصل باللہ ہو جاتے ہیں اور میں محروم ہوں۔ (یہ آپ کی کسر نفسی تھی)۔ عبادت و ریاضت سے آپؒ کو ایسا پاکیزہ مقام عطا ہوا کہ آپؒ جب بھی کسی مشتبہ چیز کھانے کی جانب ہاتھ بڑھاتے تو انگلیاں شل ہو جاتی تھیں۔

تقویٰ: آپؒ کو والد کے وفات کے بعد ترکہ میں تیس ہزار درہم ملے۔ شریعت کی پیروی کی وجہ سے تمام رقم بیت المال میں جمع کرا کے خود ایک درہم بھی نہیں لیا اور فقر و فاقہ کے عالم میں آپؒ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

❁❁❁❁❁
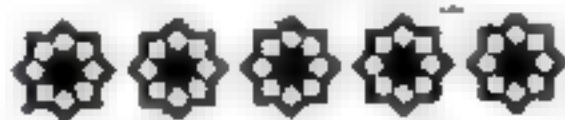
حضرت ابوتراب بخشی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۲۴۵ھ

تعارف: آپؒ خراسان کے عظیم المرتبت بزرگوں میں سے ہوئے ہیں۔ آپؒ زہد و توکل میں بے نظیر تھے۔ حضرت ابن جلد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں نے بے شمار بزرگوں سے شرفِ نیاز حاصل کیا ہے لیکن میری نظر میں چار بزرگوں سے زیادہ عظیم المرتبت کوئی بزرگ نہیں گزرے اور ان میں پہلا درجہ حضرت ابوتراب بخشی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے بہت سخت ریاضت اور مجاہدے کیے۔ آپؒ اپنے دوستوں میں کوئی عیب دیکھتے تو خود توبہ کرتے اور مجاہدات میں اضافہ کر دیتے اور فرماتے کہ میری ہی نحوست کی وجہ سے اس میں یہ عیب پیدا ہوا۔

آپؒ نے چالیس حج کرنے کے ساتھ ساتھ عرصہ دراز تک کبھی آرام نہیں کیا۔ آپؒ عبادت کے لیے صحرا میں نکل جاتے اور گرمیوں کے موسم میں سخت ترین دھوپ اور لو میں عبادت فرماتے۔ گرمی سے آپؒ کا جسم تپ رہا ہوتا لیکن آپؒ اس کی پرواہ نہ کرتے اور عبادت میں مشغول رہتے اور آپؒ کا انتقال بھی اسی حالت میں ہوا۔

تقویٰ: آپؒ سے کسی شخص نے عرض کی کہ اگر کوئی حاجت ہو تو فرما دیجیے۔ آپؒ نے جواب دیا کہ مجھے تو خدا سے بھی حاجت نہیں۔ اس لیے کہ میں اس کی رضا میں خوش ہوں وہ جس حال میں چاہے رکھے۔ فرمایا کہ درویش کو جو مل جائے وہی اس کا کھانا ہے اور جس سے جسم ڈھانپا جا سکے وہی لباس ہے اور جس جگہ مقیم ہو وہی اس کا مکان ہے۔ ❁❁❁

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۲۴۵ھ

تعارف: آپؒ سلطان معرفت اور بحر توحید کے شناور تھے اور عبادت و ریاضت میں مشہور زمانہ ہوئے۔ آپؒ نے کبھی کسی پر اپنے اوصاف کے اظہار کی زحمت نہیں فرمائی۔ اس لیے تاحیات آپؒ کے حالات پر پردہ پڑا رہا۔

ایک مرتبہ آپ کشتی پر سفر کر رہے تھے۔ کسی بیوپاری مسافر کا موتی گم ہو گیا۔ اس نے آپؒ کو مشکوک سمجھ کر زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ آپؒ نے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر کہا کہ اے اللہ تو علیم ہے میں نے کبھی چوری نہیں کی یہ کہتے ہی دریا میں سے سینکڑوں مچھلیاں منہ میں ایک ایک موتی دبائے نمودار ہوئیں۔ آپؒ نے ایک مچھلی کے منہ میں سے موتی نکال کر اس بیوپاری کو دے دیا۔ اس کرامت کے بعد مشاہدے کے بعد تمام مسافروں نے آپؒ سے معافی طلب کی اور اسی وجہ سے آپؒ کا خطاب ذوالنون پڑ گیا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کو کسی شخص نے بتایا کہ فلاں مقام پر ایک نوجوان عابد ہے۔ جب آپؒ اس سے نیاز حاصل کرنے پہنچے تو دیکھا وہ ایک درخت سے الٹا لٹکا ہوا ہے اور اپنے نفس سے مسلسل یہ کہہ رہا ہے جب تک تو عبادت الٰہی میں میری ہمنوائی نہیں کرے گا میں تجھے اذیت دیتا رہوں گا۔ حتیٰ کہ تیری موت واقع ہو جائے۔ یہ واقع دیکھ کر رونے لگے اور جب عابد نوجوان نے پوچھا کہ یہ کون ہے جو مجھ گنہگار پر ترس کھا کر رو رہا ہے۔ آپؒ نے اس کے سامنے آ کر سلام کیا تو اس نے بتایا یہ بدن عبادت الٰہی کے لیے

آمادہ نہیں ہو رہا اس لیے اسے سزا دے رہا ہوں۔ آپؒ نے کہا کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید تم نے کسی کو قتل کر دیا ہے یا تم سے کوئی عظیم گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تمام گناہ مخلوق سے اختلاط کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے مخلوق سے رسم راہ کو بہت بڑا گناہ تصور کرتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے درس عبرت حاصل کیا اور اسی وقت سے آپؒ عبادت و ریاضت کی طرف متوجہ ہو گئے۔

آپؒ رات دن عبادت میں مصروف رہتے۔ آپؒ نماز کی نیت کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے رو رو کر عرض کرتے اے اللہ تیری بارگاہ میں حاضری کے لیے کون سے پاؤں لاؤں اور کون سی آنکھوں سے قبلہ کی جانب نظر کروں اور کس زبان سے تیری تعریف کروں اور تیرا نام لوں اور اس کے بعد نیت باندھ لیتے۔ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے کہ مجھے جن مصائب کا سامنا ہے وہ تو تیرے سامنے عرض کرتا رہتا ہوں لیکن محشر میں اپنی بداعمالیوں سے جو اذیت پہنچے گی اس کا اظہار کس سے کروں۔ لہٰذا مجھے عذاب سے چھٹکارا عطا کر دے۔

مسلسل دس سال تک آپؒ کو لذیذ کھانوں کی طلب رہی لیکن نہیں کھایا۔ ایک مرتبہ عید کی شب نفس نے تقاضا کیا کہ آج لذیذ غذا ملنی چاہیے تو آپؒ نے فرمایا اگر تو دو رکعت میں مکمل قرآن ختم کر لے تو میں تیری یہ خواہش پوری کر دوں گا۔ نفس نے آپؒ کی یہ شرط منظور کر لی اور قرآن ختم کرنے کے بعد جب آپؒ لذیذ کھانا لے کر آئے تو پہلا ہی لقمہ اٹھا کر ہاتھ کھینچ لیا اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔

تقویٰ: آپؒ عبادت کے لیے جنگل میں گئے جہاں آپؒ کے کچھ پرانے

دوست مل گئے۔ وہ زمین کھود رہے تھے آپؒ نے ان کا ہاتھ بٹایا تو اتفاقاً وہاں سے ایک خزانہ برآمد ہو گیا۔ خزانہ میں ایک ایسا تختہ تھا جس پر اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارک کندہ تھے۔ جس وقت خزانہ تقسیم ہونے لگا تو آپ نے حصہ میں صرف وہ تختہ لے لیا۔

ایک رات آپؒ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ اے ذوالنون سب نے دولت حاصل کی اور تم نے ہمارا نام پسند کیا۔ جس کے عوض ہم نے تیرے اوپر علم و حکمت کے دروازے کشادہ کر دیئے۔ جس وقت آپ بلند مراتب پر فائز تھے تو لوگوں نے ناواقفیت کی بنیاد پر آپ کو زندیق کے خطاب دے کر خلیفہ سے شکایت کر دی جس نے آپ کو چالیس یوم کی قید کی سزا سنا دی۔ اسی عرصہ میں آپؒ کی ہمشیرہ روزانہ ایک روٹی جیل میں آپؒ کو دے آتی۔ چالیس یوم کے بعد جب آپؒ کو رہائی ملی تو چالیس یوم کے حساب سے چالیس روٹیاں آپ کے پاس محفوظ تھیں۔ جب آپؒ کی ہمشیرہ نے آپؒ سے پوچھا کہ یہ روٹیاں تو جائز کمائی کی تھیں آپؒ نے کیوں نہیں کھائیں؟ تو آپؒ نے فرمایا کیونکہ داروغہ جیل بد باطن انسان ہے اس سے اس کے ہاتھ سے بھجوائی ہوئی روٹی سے مجھے کراہت محسوس ہوئی۔

❁❁❁❁❁

حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۴ھ — ۲۵۲ھ

تعارف: آپؒ اہل کمال میں پہلے فرد ہیں جنہوں نے بغداد میں حقائق اور توحید کی بنیاد ڈالی۔ آپؒ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں تھے۔ ابتداء میں آپؒ سقط فروش تھے اور سقط فروش اُسے کہتے ہیں جو گرے پڑے پھل فروخت کرتا ہے۔ اس لیے آپ کو سقطی کہا جاتا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے نوجوانی میں عبادت کرنی شروع کر دی اور فرمایا کرتے تھے کہ عبادت تو عہدِ شباب میں کرنی چاہیے۔ آپؒ کا فرمان تھا عبادات کو خواہشات پر ترجیع دینے سے بندہ عروج وکمال تک پہنچ جاتا ہے۔

ابتدائی طور پر آپؒ دکان میں پردہ ڈال کر ایک ہزار نفل روزانہ پڑھتے تھے۔ آپؒ رات بھر بیدار رہ کر عبادت کرتے اور گریہ وزاری کرتے ہوئے فرماتے: کاش پورے عالم کے آلام مجھے مل جاتے تاکہ تمام لوگوں کو غموں سے رہائی حاصل ہو جاتی۔ آپؒ فرماتے میں ہر روز اس لیے آئینہ دیکھتا ہوں کہ شاید معصیت کی وجہ سے میرا چہرہ سیاہ نہ ہو گیا ہو۔

تقویٰ: بغداد کے بازار میں آگ لگ گئی۔ سارا بازار جل گیا مگر آپ کی دکان محفوظ رہ گئی۔ آپؒ نے بطور شکرانہ دکان کا تمام مال صدقہ کر دیا۔ آپؒ فرمایا کرتے کہ چالیس سال سے میرے نفس کو شہد کی خواہش ہے لیکن آج تک میں نے اس کی خواہش پوری نہیں کی۔

❁❁❁❁❁

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۸ھ — ۲۶۱ھ

تعارف: آپؒ بہت بڑے اولیاء اور مشائخ میں سے ہوئے ہیں۔ ریاضت و عبادت سے قرب الٰہی حاصل کیا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو اولیاء میں وہی اعزاز حاصل ہے جو جبرائیل کو ملائکہ میں اور مقام توحید میں تمام بزرگوں کی انتہا آپؒ کی ابتدا ہے۔

آپؒ نے ایک سو ستر مشائخ عظام سے نیاز حاصل کر کے ان کے فیوض و برکات سے سراب ہوئے۔ ان مشائخ میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے شام کے میدانوں اور صحراؤں میں تین سال تک عبادت میں مشغول رہے اور اس عرصہ میں یادِ الٰہی کی وجہ سے کھانا پینا سب ترک کر دیا۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے: میں نے بارہ سال تک نفس کو ریاضت کی بھٹی میں ڈال کر مجاہدے کی آگ سے تپایا اور ملامت کے ہتھوڑے سے کوٹتا رہا۔ جس کے بعد میرا آئینہ بن گیا اور پھر پانچ سال مختلف قسم کی عبادات سے اس پر قلعی چڑھاتا رہا۔ پھر ایک سال تک جب میں نے خود اعتمادی کی نظر سے اس کا مشاہدہ کیا تو اس میں تکبر اور خود پسندی کا مادہ موجود پایا۔ چنانچہ مسلسل پانچ سال تک سعی بسیار کے بعد اس کو مسلمان بنایا اور جب اس میں خلائق کا نظارہ کیا تو سب کو مردہ دیکھا اور نمازِ جنازہ پڑھ کر ان سے اس طرح کنارہ کش ہو گیا جس طرح لوگ نمازہ جنازہ پڑھ کر قیامت تک کے

لیے مرد سے جدا ہو جاتے ہیں۔

آپؒ بہت سخت عبادت کرتے بعض اوقات عبادت خانہ کی چھت کو پکڑ کر کھڑے ہو جاتے جس کی وجہ سے آپؒ کے پیشاب میں خون آ جاتا۔ جب لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا میں اس قدر خوفزدہ تھا کہ میرا قلب خون ہو گیا اور خون پیشاب کے راستے نکلا۔

عبادت کے وقت آپؒ کو یہ خوف لاحق رہتا کہ کہیں کسی کی آواز سے عبادت میں خلل واقع نہ ہو جائے اس لیے مکان کے سوراخ بند کر دیتے۔

آپؒ حج پر تشریف لے جانے لگے تو راستے میں چند قدموں کے بعد نوافل ادا کرتے۔ اس طرح آپ پورے بارہ سال میں مکہ معظمہ پہنچے۔

آپؒ فرماتے تھے بیت اللہ دنیاوی بادشاہوں کا دربار نہیں کہ جہاں انسان ایک دم پہنچ جائے۔

جب لوگوں نے آپؒ کے مجاہدات کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ اگر میں اعلیٰ مجاہدات کا ذکر کروں تو تمہاری فہم سے بالاتر ہے لیکن میرا معمولی مجاہدہ یہ ہے کہ ایک دن میں نے اپنے نفس کو عبادت کے لیے آمادہ کرنا چاہا تو وہ منحرف ہو گیا لیکن میں نے بھی اس سزا میں اس کو ایک سال تک پانی سے محروم رکھا اور کہا یا تو عبادت کے لیے تیار ہو جا ورنہ تجھے پیاس سے تڑپاتا رہوں گا۔

آپؒ عشاء کی چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے ہوئے فرماتے کہ یہ نماز قابل قبول نہیں یہ کہہ کر پھر چار رکعت نماز ادا کرتے اور پھر یہی فرماتے کہ یہ بھی قابل قبول نہیں۔ حتیٰ کہ اسی طرح رات ختم ہو جاتی اور صبح کو اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے کہ میں نے تیری بارگاہ کے لائق نماز کی بہت سعی کی لیکن محروم،

کیونکہ جیسا میں خود ہوں ویسی ہی میری نماز ہے۔ لہٰذا مجھے اپنے بے نماز بندوں میں شمار کر لے۔

تقویٰ: حضرت ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کی خدمت میں جائے نماز ارسال کی تو آپؒ نے یہ کہہ کر واپس کر دی کہ مجھے اس کی حاجت نہیں۔ البتہ ایک مسند کی ضرورت ہے اور جب انہوں نے نفیس قسم کی مسند بھجوائی تو یہ کہہ کر واپس کر دی کہ جس کے پاس الطاف خداوندی کی مسند موجود ہو اس کو دنیاوی مسند کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ یہ وہ دور تھا جب کہ آپ نہایت ضعیف و پریشان حال تھے اور اگر مسند قبول کر لیتے تو جائز تھا لیکن از روئے تقویٰ دونوں چیزیں واپس کر دیں۔

آپؒ چالیس سال مسجد میں مقیم رہے۔ اس عرصہ میں مسجد کی دیوار کے سوا کسی چیز سے ٹیک نہیں لگائی اور چالیس برس تک عام انسانوں کی غذا چکھی تک نہیں۔ حج کے سفر میں کسی نے پوچھا کہاں کا قصد ہے؟ فرمایا: حج کا پھر اس نے پوچھا کہ آپ کے پاس رقم ہے؟ فرمایا: دوسو دینار۔ اس نے عرض کی میں مفلس اور عیال دار ہوں لہذا مجھے رقم دے کر سات مرتبہ میرا طواف کر لیجئے آپؒ کا حج ہو جائے گا۔ آپؒ نے اس کے کہنے پر عمل کیا اور اسے ساری رقم دے دی۔

حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۲۷۰ھ

تعارف: آپؒ عظیم المرتبت بزرگ تھے۔ آپؒ شاہسواران طریقت اور سالکان حقیقت میں سے تھے۔ جب آپؒ کے یہاں لڑکا تولد ہوا تو اس کے سینے پر سبز حروف سے اللہ جل شانہٗ تحریر تھا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بہت عبادت گزار تھے۔ عبات و ریاضت میں مشغولیت کی وجہ سے آپؒ چالیس سال نہیں سوئے۔ آنکھیں بھاری ہونے لگتیں تو آنکھوں میں نمک بھر لیتے۔ چالیس سال بعد ایک مرتبہ سوئے تو حق تعالیٰ کو خواب میں دیکھ کر عرض کی اے اللہ میں نے تجھے بیداری میں تلاش کیا' لیکن خواب میں پایا۔ ندا آئی یہ اس شب بیداری کا معاوضہ ہے۔

تقویٰ: آپؒ کا تعلق شاہی خاندان سے تھا۔ اس لیے شاہ کرمان نے آپؒ کی صاحبزادی کے ساتھ نکاح کے لیے پیغام بھیجا تو آپؒ نے تین دن کی مہلت طلب کی۔ تین دنوں میں مسجد کی طرف اس نیت سے چکر کاٹتے رہے کہ کوئی درویش مل جائے تو اس سے لڑکی کا نکاح کر دوں۔ تیسرے دن ایک خلوص قلب بزرگ کو نماز پڑھتے دیکھا تو اس سے دریافت کیا تم نکاح کے خواہش مند ہو تو اس بزرگ نے کہا میں مفلوک الحال ہوں مجھ سے کون اپنی لڑکی کا نکاح کر سکتا ہے؟ آپؒ نے فرمایا میں کر سکتا ہوں اور آپؒ نے بادشاہ کی بجائے اس مفلوک الحال شخص سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔

❁❁❁❁❁

حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۳ھ — ۲۸۳ھ

تعارف: صوفیائے کرام میں آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ عہد طفولیت سے ہی آپ فاقہ کشی کے عالم میں شب بیداری کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کا یہ قول ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا الست بربکم یعنی کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو مجھے اپنا جواب ابھی تک یاد ہے یعنی کیوں نہیں۔

حضرت ابوطلحہ مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ آپ حالت صوم میں دنیا کے اندر تشریف لائے اور روزے کی حالت میں رخصت ہو گئے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ تین سال کی عمر سے اپنے ماموں محمد بن سوار رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مشغول عبادت رہنے لگے اور سات سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی مداومت اختیار کر لی۔ آپؒ نے بچپن میں اپنے ماموں سے عرض کی میں ازل سے آج تک عرش کے سامنے سجدہ ریز ہوں۔ لیکن ماموں نے ہدایت کی آئندہ یہ بات کسی سے نہ کہنا۔ آپؒ فاقہ کشی کے عالم میں ساری رات جاگ کر عبادت میں گزار دیتے۔

آپؒ نے یہ معمول بنالیا کہ دن بھر روزہ کے بعد شام کو ساڑھے چار تولہ چاندی کے وزن کے برابر جو کی دو ٹکیاں بنا کر کھا لیتے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ نے تین شبانہ کا روزہ شروع کر دیا۔ پھر سات یوم اور پھر پچیس یوم کے روزہ کو اپنا معمول بنالیا۔ بعض روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؒ نے چالیس یوم اور کبھی چالیس یوم کے روزہ کے بعد صرف ایک بادام کھا لیا۔ آپؒ فرماتے تھے کہ میں نے فاقہ کشی اور کھانے دونوں چیزوں کا تجربہ کر کے دیکھا تو ابتدا

میں بھوک سے نقاہت اور کھانے سے قوت محسوس ہوتی تھی لیکن رفتہ رفتہ بالکل اسی کے برعکس محسوس ہونے لگا۔ آپؒ مکہ معظمہ کے لیے روانہ ہوئے اور مسلسل فاقہ کشی کرتے ہوئے کوفہ پہنچے۔ تو نفس نے تقاضا کیا کہ اگر آپؒ مجھے روٹی اور مچھلی کھلا دیں تو مکہ معظمہ تک کچھ نہیں مانگوں گا۔ آپ نے ایک جگہ دیکھا کہ اونٹ چکی سے بندھا ہوا چکی چلا رہا ہے۔ آپؒ نے چکی کے مالک سے پوچھا کہ دن بھر کی محنت کے بعد تم اونٹ والے کو کتنی مزدوری دیتے ہو۔ اس نے کہا دو دینار۔ آپؒ نے فرمایا اس کو کھول کر مجھے باندھ دو اور دن بھر کی مزدوری کے بعد مجھے دو کی بجائے ایک دینار دے دینا اور جب شام کو آپؒ کو ایک دینار مزدوری کے عوض مل گیا تو آپؒ نے مچھلی روٹی کھا کر نفس سے کہا کہ جس وقت بھی تو مجھ سے بھوک کی شکایت کرے گا تو تجھے اسی طرح محنت کرنا پڑے گی۔

آپؒ فرماتے تھے فاقہ کشی سے عبادت میں لذت محسوس ہوتی ہے اور فاقہ کش کو ابلیس بھی فریب نہیں دے سکتا۔ آپؒ ماہِ رمضان میں صرف ایک مرتبہ کھا پی لیتے اور بقیہ ایام قیام اور عبادت میں گزار دیتے۔

آپؒ نے بہت سخت سے سخت ریاضتیں اور عبادتیں کیں۔ آپؒ نہ کبھی دیوار سے پشت لگا کر بیٹھتے اور نہ ہی پاؤں پھیلاتے۔

تقویٰ: آپؒ نے فرمایا میں خواب میں دیکھا ہے کہ قیامت قائم ہے اور ایک پرندہ پکڑ پکڑ کر لوگوں کو بہشت میں لے جاتا ہے اور جب مجھے حیرت ہوئی تو ندا آئی کہ یہ پرندہ دنیاوی تقویٰ ہے اور آج اہلِ تقویٰ اس کے طفیل جنت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد آپؒ نے اپنا تمام اثاثہ صدقہ کر دیا اور مکہ معظمہ کا رخ کیا اور عہد کیا کہ کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔ ❁❁❁

حضرت حسین ابنِ منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۴ھ — ۲۸۹ھ

تعارف: آپؒ نرالی شان کے بزرگ تھے۔ آپ ہمیشہ شوق و سوز کے عالم میں مستغرق رہتے۔ آپؒ ایک مرتبہ روئی کے ذخیرے پر سے گزرے اور عجیب انداز میں کچھ اشارہ کیا جس سے روئی خود بخود دھنک گئی۔ اس لیے آپ کو حلاج کہا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق حسین ابن منصور رحمۃ اللہ علیہ عالم ربانی ہوئے۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھ میں اور حسین ابن منصور میں صرف اتنا فرق ہے کہ ان کو لوگوں نے دانشور تصور کر کے ہلاک کر دیا اور مجھ کو دیوانہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید کا معمولی سا واقف بھی آپ کو حلول واتحاد کا علمبردار نہیں کہہ سکتا۔

عبادت و ریاضت: آپ ہمہ وقت عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ آپ ہر رات چار سو رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے اور اس فعل کو اپنے اوپر فرض قرار دے لیا تھا۔ جب لوگوں نے سوال کیا کہ ایسے بلند مراتب کے بعد آپؒ اذیتیں کیوں برداشت کرتے ہیں تو آپ نے جواب دیا دوست کا مفہوم یہی ہے کہ مصائب پر صبر کیا جائے اور جو اس کی راہ میں فنا ہو جاتے ہیں ان و راحت اور غم کا احساس باقی نہیں رہتا۔

عبادت اور ریاضت کے دور میں آپ نے مسلسل ایک گدڑی میں زندگی بسر کی اور جب لوگوں نے اصرار پر مجبور ہو کر اس گدڑی کو اتارا تو اس

میں تین رتی کے برابر جوئیں پڑ گئی تھیں۔ آپؒ کے قریب ایک زہریلے بچھو کو دیکھ کر ایک شخص مارنے لگا تو آپؒ نے فرمایا کہ اس کو مت مارو یہ بارہ سال میرے ساتھ میرے تہبند میں رہا ہے۔

تقویٰ: آپؒ نے پچاس سال کی عمر میں فرمایا کہ میں پچاس برس میں ایک ہزار سال کی نمازیں ادا کر چکا ہوں اور ہر نماز کے لیے غسل کو ضروری سمجھتا ہوں۔

ایک مرتبہ حج پر تشریف لے جانے لگے تو آپؒ کے ہمراہ چار ہزار افراد مکہ معظمہ پہنچے اور مکہ معظمہ پہنچ کر آپ ننگے سر اور پاؤں اور برہنہ جسم کھڑے ہو گئے اور مسلسل ایک سال تک اسی حالت میں کھڑے رہے۔ حتیٰ کہ شدید دھوپ اور گرمی کی وجہ سے آپ کی ہڈیوں کا گودا پگھل گیا اور جسم کی کھال پھٹ گئی۔ اس دوران کوئی شخص روزانہ ایک ٹکیہ اور کوزہ پانی آپ کے پاس پہنچا دیتا تھا اور آپ ٹکیہ کے کنارے کھا کر باقی ماندہ حصہ کو کوزہ کے اوپر رکھ دیا کرتے تھے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۲۹۷ھ

تعارف: آپ بحر شریعت و طریقت اور انوار الٰہی کا مخزن و منبع اور علوم پر مکمل دسترس رکھتے تھے۔ ارباب طریقت کا قول ہے دنیا میں صرف تین اہل اللہ ہوئے ہیں: شام میں عبداللہ جلاء رحمۃ اللہ علیہ، نیشاپور میں ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ اور بغداد میں جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ۔ اہل زمانہ نے آپ کو شیخ الشیوخ، زاہد و کامل اور علم و عمل کا سرچشمہ تسلیم کر لیا تھا۔

عبادت و ریاضت: آپ کے شب و روز عبادت خالق حقیقی میں بسر ہوتے۔ آپ تزکیہ نفس کے بعد سخت ترین مجاہدے کرتے اور ریاضتوں میں وقت صرف کرتے۔ آپؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپؒ پورے تیس سال ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر عشاء کے بعد رات بھر اللہ اللہ کا ورد کرتے رہے۔

بغداد میں آپ کی آئینہ سازی کی دکان تھی۔ ابتدا میں آپ دکان میں پردہ ڈال کر روزانہ چار سو رکعت نماز پڑھتے۔

کچھ عرصہ کے بعد دکان کو خیر باد کہہ کر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ میں گوشہ نشین ہو گئے اور تیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے اور رات بھر عبادت میں مشغول رہتے۔

ایک مرتبہ آپؒ آشوب چشم میں مبتلا ہوئے تو ایک آتش پرست طبیب نے پانی نہ لگنے کی ہدایت کی ورنہ پانی لگنے کی صورت میں بینائی زائل ہونے کا امکان ہے۔ آپؒ نے مسکرا کر فرمایا ہم نذرانہ جان لیے کھڑے ہیں

اور طبیب بینائی جانے سے ڈرا رہا ہے۔ طبیب کے جانے کے بعد آپؒ نے وضو کر کے عشاء کی نماز پڑھنا شروع کر دی اور حسب معمول ساری رات عبادت میں گزار دی۔ عبادت کے دوران ندا آئی چونکہ تم نے ہماری عبادت کی وجہ سے آنکھوں کی پرواہ نہیں کی اس لیے ہم نے تمہاری تکلیف ختم کر دی۔

اگلے دن جب طبیب آپؒ کی آنکھوں کے معائنہ کے لیے آیا تو اس نے حیرت سے آپؒ کی طرف دیکھا اور پوچھا ایک رات میں یہ کیسے درست ہو گئیں؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اطمینان سے جواب دیا وضو سے۔ طبیب نے عرض کی درحقیقت میں مریض تھا اور آپؒ طبیب یہ کہہ کر وہ مسلمان ہو گیا۔

تقویٰ: کسی نے پانچ سو دینار آپ کی خدمت میں پیش کیے تو پوچھا تمہارے پاس اور رقم بھی ہے اس نے اثبات میں جواب دیا تو پوچھا کہ مزید مال کی حاجت ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا: یہ رقم واپس لے جا کیونکہ تو اس کے لیے مجھ سے زیادہ حاجتمند ہے کیونکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن مجھے حاجت نہیں اور تیرے پاس مزید رقم موجود ہے اور پھر بھی تو محتاج ہے۔

❀❀❀❀❀

حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۲۹۸ھ

تعارف: آپؒ کا شمار ممتاز مشائخین میں ہوتا ہے۔ آپؒ بہت بڑے زاہد و عابد تھے۔ حضرت شیخ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ آپؒ فقراء اور اہل ادب کے لیے خدا کی علامتوں میں سے ایک علامت تھے۔

آپؒ کرمان شاہ کے ایک علاقے دینور کے رہنے والے تھے اس لیے آپؒ ممشاد علو دینوری کے نام سے مشہور ہوئے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کا تعلق امیر گھرانہ سے تھا۔ آپؒ کا بہت بڑا حویلی نما مکان تھا لیکن آپؒ اس مکان کے ایک چھوٹے سے کمرے کے ایک کونے میں رہنے لگے۔

آپؒ کے پاس ایک مٹی کا لوٹا، پیالہ اور سونے کے لیے کھجور کی چٹائی تھی جس پر آپؒ سو کر اٹھتے تو ان کے دونوں پہلوؤں اور پشت پر چٹائی کی چھاپ لگ چکی ہوتی۔ آپؒ کئی کئی روز بھوکے رہتے اور کبھی کبھی جو کے آٹے کو ستو کے طور پر استعمال کرتے۔ آپؒ رات دن یہاں عبادت میں مشغول رہتے اور مصلے پر سجدے میں گر کر رو رو کر اللہ سے استمداد و استعانت کی بھیک مانگتے رہتے اور فرماتے اے اللہ میں کمزور، بے بس، حریص اور خود غرض انسان ہوں میرا نفس مجھے حرص اور طمع پر راغب کرتا رہتا ہے میری مدد فرما۔

آپؒ نے اپنے مرشد کی اجازت سے مکہ معظمہ کا رخ اختیار کیا اور مکہ معظمہ میں تزکیہ نفس، عبادت اور ریاضت میں کئی سال گزار دیئے۔

تقویٰ: آپؒ کا تعلق امیر گھرانہ سے تھا آپؒ کو ورثہ میں ایک بہت بڑا مکان اور جائیداد ملی۔ آپؒ نے مکان اور جائیداد فروخت کر دی اور اس سے جو رقم ہاتھ آئی غرباء اور اہل احتاج میں تقسیم کر دی اور خود اپنے مرشد ہبیرہ البصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنے لگے۔ لوگ آپؒ کو اس طرح دیکھتے تو متضاد قسم کی باتیں کرتے اور افسوس کرتے کہ کل تک یہ نوجوان کتنا خوش حال اور آسودہ تھا اور آج یہ دوسرے کے در پر پڑا ہے لیکن آپؒ خوش تھے۔ جب آپؒ اپنا سب مال و اسباب اور جائیداد اور دولت راہِ خدا میں تقسیم کر کے اپنے مرشد حضرت ہبیرہ البصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو آپؒ کے مرشد نے پوچھا تم نے سب کچھ اللہ کی راہ میں لٹا دیا یا گھر میں اپنے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے؟

آپؒ نے جواب میں فرمایا: کچھ نہیں۔ آپؒ مجھے حضرت صدیق ابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت نہ دیں۔ آپؒ فرماتے تھے تیس سال سے میرے سامنے جنت پیش کی جاتی رہی لیکن میں نے اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۲۹۸ھ

تعارف: آپ کا شمار اہل تقوی بزرگوں میں سے ہوتا ہے۔ آپ شریعت و طریقت پر یکساں طور سے گامزن تھے۔

آپ عرصہ دراز تک مکہ معظمہ میں اعتکاف کرنے کی وجہ سے پیر حرم کے خطاب سے نوازے گئے۔ آپ حضرت ابو سعید خزار رحمۃ اللہ علیہ کے فیض صحبت سے فیوض حاصل کرتے رہے۔ آپ نے بہت سی تصانیف بھی چھوڑی ہیں۔

عبادت و ریاضت: آپ ہر وقت عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ توبہ اور استغفار کے ساتھ گریہ وزاری بھی کرتے رہتے۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ زہد وتقویٰ میں بے مثل ہیں پھر آپ کی یہ توبہ اور استغفار کیا معنی رکھتی ہے؟

آپ نے غمزدہ ہو کر فرمایا: یہ تو تم لوگوں کے کہنے کی باتیں ہیں۔ میرے رب کی باتیں کون جانے وہ بے نیاز پروردگار ہے نہ جانے میرے کن اعمال کو پسند کرے اور کن کو ٹھکرا دے۔

میں تو ایک ادنیٰ سا گناہگار انسان ہوں خاتم النبین حضرت محمد ﷺ جن کے لیے کائنات بنائی گئی اور جو خیر البشر ﷺ تھے۔ جب وہ خدا سے معافی کے طلبگار ہوئے تو میں کس کھاتے میں ہوں۔

تقویٰ: آپ مکہ معظمہ اور جدہ تشریف لے گئے تو آپ کو وہاں کا قاضی بنا دیا گیا۔ لیکن آپ کو یہ ماحول پسند نہ آیا اور واپس بغداد چلے گئے۔ ❁ ❁

حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۲۹۸ھ

تعارف: آپؒ عظیم مرتبہ شیخ اور قطب العالم تھے۔ ارباب طریقت کا قول ہے کہ دنیا میں تین اہل اللہ ہوئے ہیں جن میں ایک آپؒ ہیں۔ آپ شریعت اور طریقت پر یکساں گامزن تھے۔ آپؒ بہت سے بزرگوں کی صحبت میں رہے۔ آپؒ کو حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل رہا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بہت امیر و کبیر نواب زادے تھے۔ ایک مرتبہ چار غلاموں کے ہمراہ مکتب جا رہے تھے ہاتھ میں سونے کی دوات، سر پر قیمتی عمامہ اور جسم پر مرصع قیمتی لباس تھا۔ آپؒ نے دیکھا کہ ایک گدھا زخمی پڑا ہوا ہے اور کوے اس کے زخم سے گوشت نوچ رہے ہیں۔ آپؒ نے اپنی دستار اس کے زخم پر باندھ کر قبا اس کے اوپر ڈال دی۔ اس عمل سے آپؒ پر جذب اور خوف کا عالم طاری ہو گیا اور آپؒ حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپؒ امارت اور نوابی چھوڑ کر عبادت اور ریاضت میں مصروف ہو گئے۔ آپ کو ہر وقت فکر دامن گیر رہتی کہ انجانے میں ان سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جائے جو کہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ ہو۔

تقویٰ: ایک مرتبہ مریدوں کے ہمراہ بازار سے گزر رہے تھے کہ کسی نے اوپر سے گرم گرم راکھ پھینکی جو پوری آپ کے اوپر آ پڑی۔ مرید بہت خفا ہوئے لیکن آپؒ نے فرمایا کہ بہت قابل شکر امر ہے جو سر آگ کا سزاوار تھا اس پر صرف راکھ پڑی۔ ۞

حضرت ابوالشیخ محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۳۰۳ھ

تعارف: آپؒ واقف اسرار مشائخ میں سے ہوئے ہیں۔ آپؒ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کے اطاعت گزاروں میں تھے۔

آپؒ بہت ساری کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اونچے مراتب سے سرفراز فرمایا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کی درویشی وقلندری بے مثال تھی۔ آپؒ کئی کئی روز تک بھوکے پیاسے عبادت و ریاضت میں گزار دیتے تھے۔

گوشہ نشینی کا یہ عالم تھا حجرے میں کئی کئی ہفتے گزار دیتے باہر نہ نکلتے۔

آپؒ تزکیہ نفس اور مجاہدے میں غیر معمولی محنت سے کام لیتے تھے۔

تقویٰ: آپؒ نے تمام عمر حکمرانوں اور امراء سے دوری اختیار کی اور کبھی کسی سے نذرانہ قبول نہ کیا۔

حضرت خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۲ھ — ۳۲۲ھ

تعارف: آپؒ ولایت و ہدایت کے منبع مخزن تھے۔ بیشتر مشائخ کو آپؒ سے شرف تلمذ حاصل رہا۔ آپؒ کا اصل نام ابوالحسن محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ ایک شخص کا غلام بن کر کپڑا بنتے رہے اس نے آپ کا نام خیر رکھا اور کپڑا بننے کی نسبت سے خیر نساج کے نام سے موسوم کیا جانے لگا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ آپؒ کو مدارج کی وجہ سے خیر ونا یعنی ہم سے بہتر کہہ کر آواز دیا کرتے تھے۔

عبادت و ریاضت: عازم حج ہوئے تو بوسیدہ گدڑی اور سیاہ رنگ کی وجہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ تم غلام ہو؟ فرمایا ہاں! پوچھا کہ تم آقا سے فرار ہوئے؟ فرمایا: ہاں! اس نے کہا چلو تمہیں آقا سے ملا دوں۔ آپؒ نے فرمایا: میں تو ہمیشہ سے متمنی ہوں کہ کوئی ایسا فرد مل جائے جو میرے آقا سے میری ملاقات کرا دے۔ آپؒ اس شخص کے ساتھ چل دیئے اس نے آپؒ کو کپڑا بننا سکھا دیا اور آپؒ کا نام خیر رکھا وہ جس وقت آپؒ کو پکارتا آپؒ جواب میں لبیک فرمایا کرتے۔ آپؒ اس کی غلامی کرتے رہے۔ آپؒ دن کے وقت اس کا کام کرتے اور ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔ ایک رات اس شخص نے آپؒ کو چھپ کر دیکھا آپؒ سجدے میں گرے ہوئے گڑگڑا رہے تھے۔ اے اللہ تو نے مجھے جس حال میں رکھا میں خوش رہا۔ جب اس کو آپؒ کے زہد و تقویٰ کا علم ہوا تو آپؒ کو تعظیم کے ساتھ رخصت کرتے ہوئے کہا حقیقت میں ہونا تو یہ چاہیے تھا آپؒ آقا ہوتے اور میں غلام۔ وہاں سے آپؒ بیت اللہ شریف

تشریف لے گئے۔ جہاں آپؒ عبادت و ریاضت میں مشغول رہے اور وہاں سے آپؒ کو مدارج حاصل ہوئے۔

تقویٰ: آپؒ حج کے لیے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ مکہ معظمہ میں نعمتوں کی فراوانی دیکھی۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے لوگ یہاں کھانے پینے میں کشادہ دلی اور فراخ شکمی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ اس بات نے آپؒ کو دکھ پہنچایا۔ آپؒ نے فرمایا: لوگو! کیا تم اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکتے اور خود کو اپنے نفس کے اختیار میں دے دیا ہے؟ اچھے اچھے کھانوں سے پیٹ کے جہنم کو بھر کر تم کس طرح فلاح کی امید کرو گے؟

یہاں کھجوروں کی کئی قسمیں نظر آئیں اور ان کی کئی اعلیٰ قسموں نے آپؒ کو درغلایا اور آپؒ کے دل میں ان کے کھانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ آپؒ نے اپنے دل میں عہد کیا کہ دیارِ حرم میں کھجور ہرگز نہیں کھاؤں گا۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۷ھ — ۳۳۴ھ

تعارف: آپؒ بغداد میں پیدا ہوئے آپؒ کا شمار معتبر صوفیائے کرام میں ہوتا تھا۔ آپؒ کی کرامات، ریاضت اور نکات و رموز بے شمار ہیں۔ آپؒ نے اپنے دور کے تمام بزرگوں سے فیض حاصل کیا۔ آپؒ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ تہ خانے میں عبادت کیا کرتے تھے اور لکڑیوں کا گٹھا اس لیے ہمراہ لے جاتے کہ جب عبادت سے ذرا بھی غفلت ہوتی تو ایک لکڑی نکال کر خود کو زدوکوب کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک ایک کر کے تمام لکڑیاں ختم ہو جاتیں اور بعد میں اپنے جسم کو دیواروں سے ٹکراتے۔

آپؒ نے سخت مجاہدے کیے اور مجاہدات کے دوران آپؒ اپنی آنکھوں میں نمک بھر لیتے تاکہ نیند کا غلبہ نہ ہو سکے۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تجلی فرما کر مجھ سے فرمایا کہ سونے والے مجھ سے غافل ہو جاتے ہیں۔

آپؒ ہمیشہ تنہائی میں عبادت کرتے اور دوران عبادت اپنے پاس کسی کو آنے کی اجازت نہ دیتے۔ آپؒ عبادت کے ساتھ ساتھ ہمہ وقت گریہ وزاری کرتے رہتے تھے۔ جس پر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا نے شبلی کو امانت سونپ کر چاہا کہ وہ اس میں خیانت کرے۔ اس لیے اس کو گریہ وزاری میں مبتلا کر دیا کیونکہ شبلی کا وجود مخلوق کے درمیان عین الٰہی ہے۔ جو کوئی آپؒ کے سامنے خدا کا نام لیتا تو آپؒ اس کا منہ شکر سے بھر دیتے اور بچوں میں اس

نیت سے شرینی تقسیم فرماتے کہ میرے سامنے اللہ اللہ کہتے رہیں۔

ایک مرتبہ عید کے دن سیاہ لباس میں ملبوس تھے اور آپ پر وجد کا عالم تھا۔ جب لوگوں نے سیاہ لباس پہننے کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔ میں نے مخلوق کے ماتم میں سیاہ لباس پہنا ہے کیونکہ مخلوق خدا سے غافل ہوچکی ہے۔

تقویٰ: ایک مرتبہ نئے کپڑے جسم سے اتار کر جلا ڈالے۔ جب لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا: قرآن نے کہا: ''جس شے پر تمہارا قلب مائل ہوگا ہم اس کو بھی تمہارے ساتھ آگ میں جلادیں گے''۔ چونکہ میرا قلب اس وقت نئے کپڑوں کے ساتھ مائل ہوگیا تھا۔ اس لیے میں نے ان کو دنیا میں ہی جلا ڈالا۔

آپ نہاوند نامی جگہ کے سردار تھے۔ جب تمام امیروں اور سرداروں کو دربار خلافت میں طلب کیا گیا اور آپ بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ خلیفہ کی طرف سے سب کو خلعت عطا کی گئی۔ اس دوران ایک سردار کو چھینک آ گئی۔ جس کی سزا میں اس سردار سے خلیفہ نے خلعت واپس لے کر سرداری سے برطرف کردیا۔ اس بات سے آپ کو تنبیہ ہوئی کہ مخلوق کی عطا کردہ خلعت کو گستاخی کرنے والے کی یہ سزا ہے تو خدا کی عطا کردہ خلعت کی نہ جانے کیا سزا ہوگی۔ سرداری اور خلعت کو ٹھکرا کر دربار سے باہر نکل گئے اور خیر نساج کے ہاتھ پر جا کر بیعت ہوئے۔

❁❁❁❁❁

حضرت ابو اسحاق ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۳۳۷ھ

تعارف: آپؒ ممتاز مشائخ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپؒ بہت بڑے عابد و زاہد اور متقی تھے۔ تا حیات وجد و حال اور مراقبہ میں رہے۔ حضرت شیخ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپؒ فقرا اور اہل ادب کے لیے خدا کی علامتوں میں سے ایک تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے چالیس سال خانہ کعبہ کی چھت کے نیچے عبادت الٰہی میں گزار دیئے۔ آپؒ فرماتے ہیں میں نے اس عرصہ میں کسی دوسری چھت کے نیچے نہ آرام کیا اور نہ کبھی کوئی ایسی شے کھائی جو عام لوگوں کی غذا ہوتی ہے۔ آپؒ نے فرمایا ایک مرتبہ میں غسل کر رہا تھا کہ میں نے آواز سنی ظاہری نجاست دھونے میں کب تک وقت ضائع کرتے رہو گے؟ جاؤ طہارت باطنی کی طرف توجہ دو۔ اس دن سے دنیا سے کنارہ کشی کر کے عبادت الٰہی میں مشغول ہو گیا اور اس دن سے آج تک اپنی خواہش سے کوئی چیز نہیں کھائی۔

تقویٰ: آپؒ بیمار رہنے لگے تو کسی نے کہا حضرت اپنے لیے دعا کریں۔ ہمیں یقین ہے خدا آپؒ کی دعا ضرور قبول کرے گا۔

آپؒ نے جواب دیا افسوس میں اپنے لیے دعا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میرے ساتھ پیش آ رہا ہے اس میں مشیت الٰہی شامل ہے میری لیے مخالفت بے ادبی ہے۔

حضرت ابوالعباس ایساروی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۳۴۲ھ

تعارف: آپ شریعت کے بہت بڑے عالم اور طریقت کے عظیم بزرگ تھے۔ آپؒ مرو کے رہنے والے اور وہاں کے شیخ تھے۔

تصوف میں آپ حضرت خواجہ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ آپؒ کے پاس حضور اکرم ﷺ کا موئے مبارک تھا جس کی برکت سے آپؒ اس مراتب تک پہنچے کہ امام حنفی کے نام سے مشہور ہوئے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کو اپنے والد کی میراث میں سے بہت زیادہ مال واسباب ملا تھا۔ آپؒ نے سب کچھ راہ مولیٰ میں لٹا دیا اور گوشہ نشین ہو کر عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔

تقویٰ: آپؒ اخروٹ خریدنے دکان پر پہنچے اور رقم دکاندار کو ادا کی۔ دکاندار نے اپنے ملازم کو کہا کہ بہت نفیس اخروٹ چھانٹ کر دو۔ آپؒ نے سوال کیا کہ تم ہر خریدار کے ساتھ یہی طریقہ استعمال کرتے ہو تو دکاندار نے جواب دیا نہیں۔ آپؒ کو عالم ہونے کی وجہ سے خراب چیز دینا پسند نہیں کرتا۔

آپؒ نے فرمایا میں علم کو اخروٹ کے معاوضہ میں فروخت کرنا معیوب سمجھتا ہوں۔ یہ فرما کر قیمت اور اخروٹ لیے بغیر واپس چلے گئے۔

❁❁❁❁❁
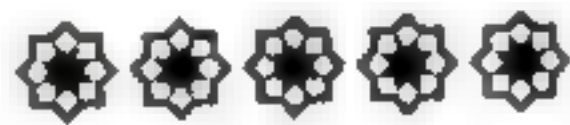
حضرت ابو عثمان سعد بن سلام مغربی رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۳ھ — ۳۷۳ھ

تعارف: آپ کرامت و ریاضت کا منبع و مخزن تھے۔ آپ حقائق و دقائق کا سرچشمہ تھے۔ آپ مدتوں حرم شریف کے مجاور رہے اور بے شمار بزرگان دین سے فیض حاصل کیا۔

عبادت و ریاضت: آپ ابتدائی دور میں ۲۲ سال صحراؤں میں گوشہ نشین رہے۔ آپ اس قدر سخت عبادت فرماتے کہ کثرت عبادت کی وجہ سے جسم کا گوشت گھل گیا تھا اور آنکھوں میں حلقے پڑ جانے کی وجہ سے انتہائی بھیانک شکل ہو گئی تھی۔

آپ نے فرمایا کہ مجاہدات کی ابتدا میں میری یہ کیفیت تھی کہ اگر مجھے آسمان سے زمین پر پھینک دیا جاتا تو مجھے اس کی خوشی ہوتی مجھے کھانے تک کا ہوش نہ تھا۔

تقویٰ: آپ نے کبھی کسی سے کھانا لے کر نہ کھایا۔ آپ فرماتے تھے جو شخص نفسانی خواہش و حرص کی وجہ سے مالداروں کا کھانا کھاتا ہے تو اس کو کبھی فلاح میسر نہیں آتی۔

حضرت ماہ چشت خواجہ محمد رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۴۱۱ھ

تعارف: آپؒ مادرزاد ولی تھے۔ آپ کے والد خواجہ ابو احمد رحمۃ اللہ علیہ ایران کے قصبے چشت کے رہنے والے بزرگ کامل تھے۔ جنہوں نے فقیری میں وہ مقام حاصل کیا کہ زمانہ آپ کو عمدۃ الابرار اور زبدۃ الاصفیا کہہ کر پکارنے لگا۔

آپؒ نے اپنے والد سے بیعت کی۔

عبادت و ریاضت: آپ کی پیدائش ۹ محرم الحرام کو ہوئی۔ آپ نے دوسرے دن یعنی دس محرم الحرام کو صبح فجر سے غروب آفتاب تک ماں کا دودھ نہیں پیا۔ والدہ سخت پریشان ہوئیں تو آپ کے والد جو بزرگ کامل تھے نے فرمایا کوئی بات نہیں ہمارا بیٹا مادرزاد ولی ہے۔ انبیاء اور اولیاء دسویں محرم کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

آپؒ بچپن سے نماز، روزہ کے پابند تھے اور نوجوانی سے عبادت میں مشغول ہو گئے۔ آپ گوشہ نشین ہو کر کئی کئی روز کے فاقے سے رات دن عبادت میں مصروف رہتے۔

تقویٰ: ایک روز آپ دریائے دجلہ کے کنارے بیٹھے اپنا خرقہ سی رہے تھے کہ خلیفہ وقت اپنے بیٹوں سمیت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ہم آپؒ سے دعائیں اور تبرکات لینے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ نے خلیفہ کو نصیحتیں فرمائیں۔ جاتے وقت خلیفہ نے آپ کی خدمت میں نقدی بطور نذرانہ پیش کی۔ آپؒ نے فرمایا ہمارے لیے فقر کی دولت زیادہ بہتر ہے جب خلیفہ نے اصرار کیا تو آپؒ نے فرمایا تو ایسی بات پر کیوں مصر ہے جس کی مجھے ضرورت نہیں۔ ❁

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۰ھ — ۴۲۵ھ

تعارف: آپؒ طریقت و حقیقت کا سرچشمہ، فیوض و معرفت کا منبع تھے۔ آپؒ کی عظمت اور بزرگی مسلمہ تھی۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ سال میں ایک مرتبہ شہداء کے مزارات کی زیارت کے لیے جاتے تھے اور جب خرقان پہنچتے تو فضا میں منہ اوپر اٹھا کر سانس کھینچتے جیسے کوئی خوشبو سونگھنے کے لیے کھینچتا ہے۔ ایک مرید نے پوچھا آپ کس چیز کی خوشبو سونگھتے ہیں۔ ہمیں تو کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا۔ آپؒ نے فرمایا کہ مجھے سرزمین خرقان سے ایک مردِ حق کی خوشبو آتی ہے جس کی کنیت ابوالحسن اور نام علی ہے۔ کاشتکاری کے ذریعے اہل و عیال کی رزق حلال سے پرورش کرے گا اور مرتبہ میں مجھ سے تین گنا ہوگا۔ آپؒ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے ۳۹ سال بعد پیدا ہوئے۔

عبادت و ریاضت: چالیس سال تک آپؒ نے عبادت کے دوران ایک لمحہ بھی آرام نہیں کیا اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے رہے۔ آپؒ دن کو روزہ رکھتے اور رات عبادت میں گزار دیتے۔ آپؒ نے فرمایا کہ میں پچاس سال سے خدا سے اس طرح ہمکلام ہوں کہ میرے قلب اور زبان کو بھی اس کا علم نہیں اور تہتر سال تک میں نے زندگی اس انداز سے گزار دی کہ کبھی ایک سجدہ بھی شریعت کے خلاف نہیں کیا۔ آپؒ ظہر اور عصر تک پچاس رکعتیں پڑھتے تھے۔

آپؒ نے فرمایا کہ میں نے ستر سال خدا کی معیت میں اس طرح

گزارے ہیں کہ ایک لمحہ بھی کبھی اتباع نفس نہیں کی۔

آپؒ نے فرمایا چالیس سال سے میرا نفس ایک گھونٹ سرد پانی کا خواہش مند ہے لیکن میں نے محروم کر رکھا ہے۔ چالیس سال تک آپ کو بینگن کھانے کی خواہش رہی لیکن آپ نے نہیں کھائے۔

تقویٰ: ایک مرتبہ مریدین سمیت آپ کو سات یوم تک کھانا میسر نہ آ سکا۔ ساتویں دن ایک آدمی آٹے کی بوری اور ایک بکری لے کر آیا اور آپ کے دروازے پر آواز دی کہ میں یہ چیزیں صوفیاء کے لیے لے کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے مریدین سے فرمایا کہ مجھ کو تو صوفی ہونے کا دعویٰ نہیں۔ لہٰذا سب لوگ فاقہ سے بیٹھے رہیں۔

سلطان محمود غزنوی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب اشرفیوں سے بھرا توڑا آپؒ کی خدمت میں پیش کیا تو آپؒ نے جو کی ایک خشک روٹی کی ٹکیہ اس کے سامنے رکھ کر کہا اس کو کھاؤ۔ چنانچہ محمود غزنوی نے جب نوالہ توڑ کر منہ میں رکھا اور دیر تک چبانے کے باوجود حلق سے نہ اترا تو آپ نے فرمایا کہ شاید نوالہ تمہارے حلق میں اٹکتا ہے اور فرمایا تمہاری یہ خواہش ہے کہ اشرفیوں کا توڑا بھی اسی طرح میرے حلق میں اٹک جائے۔ لہٰذا اس کو واپس لے جاؤ کیونکہ میں دنیاوی مال کو طلاق دے چکا ہوں۔ محمود غزنوی کے بے حد اصرار کے باوجود بھی آپؒ نے اس میں سے کچھ نہ لیا۔

❁❁❁❁❁

حضرت ابراہیم بن شہریار رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۴۲۶ھ

تعارف: قطب الاولیاء حضرت ابراہیم بن شہریار رحمۃ اللہ علیہ اہل حقیقت و طریقت کے پیشوا علم معرفت میں یگانہ روزگار، مطابقت شریعت و سنت کے دلدادہ تھے۔ آداب و احوال اور مقامات مشائخ میں اپنی مثال آپ تھے۔ بڑے بڑے جید مشائخ کی صحبت بابرکت سے آپؒ فیض یاب ہوئے تھے۔

عبادت و ریاضت: ریاضت و تجرید میں آپؒ بے مثال تھے۔ آپؒ شب بیداری فرما کر عبادت الٰہی میں مصروف رہتے۔ دن بھر روزہ رکھتے۔ خراسان میں بے شمار مخلوق آپؒ کا وعظ سننے آتی اور آپؒ کے وعظ کی برکت سے چوبیس ہزار مجوسی اور یہودی مشرف با اسلام ہوئے۔

نفس کی خواہش کے باوجود آپؒ نے ساری زندگی تر خرما اور شکر نہ کھائی بلکہ ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو حکیم نے دوائیاں شکر میں ملا کر پینے کی ہدایت کی مگر آپ نے کڑوی دوائی پی لی شکر کو منہ نہ لگایا۔

تقویٰ: آپ بیت المقدس سے بیج لا کر خود گندم کاشت کرتے فصل آنے پر ضرورت کا غلہ رکھ کر باقی خیرات کر دیتے۔ خود گندم پیس کر آٹا استعمال کرتے۔ روئی سے بنولے کسی دین دار آدمی سے خرید کر خود کاشت کرتے۔ فصل آنے پر روئی کات کر اپنا کپڑا بنواتے اور پھر اسے پہنتے۔

❁❁❁❁❁

حضرت میراں شاہ زنجانی رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۷ھ — ۴۳۱ھ

تعارف: آپؒ طریقت و حقیقت اور روحانیت کے تاجداروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ آپؒ سادات تھے اور آپ کا خاندانی علاقہ و ناطہ کئی واسطوں سے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جا ملتا ہے۔ آپ حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی تھے۔ جن کو آپؒ کے مرشد حضرت ابوالفضل ختلی رحمۃ اللہ علیہ نے کفر و شرک مٹانے اور نور اسلام پھیلانے کے لیے لاہور بھیجا۔ آپؒ ایران کے تاریخی شہر زنجان میں پیدا ہوئے۔ اس نسبت سے آپؒ کو زنجانی کہا جاتا ہے۔

عبادت و ریاضت: حضرت ابوالفضل ختلی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو کر مرشد کی زیر نگرانی کئی چلے کاٹے اور مرشد کے ایک مکان میں لمبی مدت تک گوشہ نشین رہے۔ اس عرصہ میں فاقہ سے رہتے اور معمولی غذا کھاتے جس سے جسم و جان کا رشتہ برقرار رہے۔ طویل مجاہدات، عبادت الٰہی اور ریاضتوں کے دوران آپؒ نے ناقابل برداشت مصائب اور سختیاں برداشت کیں۔ آپؒ کا معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد عبادت الٰہی میں اس قدر مشغول ہو جاتے کہ عشاء کے وضو سے ہی فجر کی نماز ادا فرما لیتے۔

تقویٰ: آپؒ بہت بڑے متقی تھے۔ تقویٰ کے بارے میں آپؒ کا فرمان تھا۔ دنیا ایک دریا کی مانند ہے اس دریا کا کنارہ آخرت ہے اور تقویٰ کی کشتی کے بغیر اس دنیا کو پار کرنا مشکل ہے۔ ایک مسلمان کے لیے قرآن کے احکام پر عمل کرنا دنیا سے بے رغبت ہونا ایک اہم جزو ایمانی ہے۔ ❁❁❁

حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ

٣٥٧ھ — ٤٤٠ھ

تعارف: آپؒ صاحب کرامت و کشف بزرگ تھے۔ آپؒ کے مرشد حضرت ابوالفضل سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا تو آپؒ نے شیخ طریقت حضرت شیخ ابوعبدالرحمن نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض حاصل کرنا شروع کر دیا اور آپؒ ہی نے حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ عطا فرمایا۔

آپؒ کے دور میں بڑے جلیل القدر بزرگان دین، صوفیا، علما اور فلاسفر موجود تھے جو علم و عرفان کے چراغ روشن کیے ہوئے تھے۔ ان سب بزرگوں کی نگاہ میں آپؒ کا بڑا مرتبہ و مقام تھا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ گھر کے ایک کونے میں بیٹھ کر عبادت کرنے لگے۔ جب آپؒ کو اونگھ غالب آنے لگتی تو محراب سے ایک شخص آتشیں ہتھیار لیے نمودار ہوتا اور نہایت ہیبت ناک آواز میں کہتا ابوسعیدؒ اللہ اللہ کہو۔

آپؒ نے بہت عرصہ یہاں ریاضت اور مجاہدے کیے۔ آپ کو پاکیزگی کا بہت خیال رہتا تھا۔ اس کے لیے درودیوار دھو ڈالتے۔ ہر نماز کے لیے غسل کرتے وظائف اور عبادت میں کمی نہ آنے دیتے اور اس کے لیے کوہ و بیابان کی طرف نکل جاتے اور مہینہ مہینہ لاپتہ رہتے۔

تقویٰ: آپؒ نے سنا تھا کہ غزوہ اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر زخم آ گیا تھا جس کی وجہ سے پاؤں پر کھڑے نہ ہو سکتے تھے اور نماز انگلیوں کے بل کھڑے ہو کر فرماتے تھے۔ آپؒ نے اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چار سو رکعت نفل پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑے ہو کر پڑھے۔ ❁❁❁

حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

۴۰۰ھ — ۴۶۵ھ

تعارف: آپؒ سلطان الطریقت، برہان شریعت اور گنج حقیقت ہیں۔ آپؒ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منتہی ہوتا ہے۔ آپؒ غزنی کے ایک محلہ ہجویر میں پیدا ہوئے اس لیے ہجویری کہلائے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کے مزار مبارک پر اعتکاف فرمایا اور یہ شعر پڑھا:

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

اس روز سے آپؒ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ مشہور ہوئے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے روحانی کسب و کمال کے لیے بہت سے اسلامی ممالک عراق، شام، پارس، بغداد، آذربائیجان اور ترکستان کے دشوار گزار سفر کیے اور تین سو مشائخ سے مل کر سخت مجاہدے کیے۔ عبادات اور ریاضت میں آپؒ کا کوئی ثانی نہیں۔

تقویٰ: آپؒ نے ہمیشہ بادشاہوں اور حاکموں سے دوری اختیار فرمائی اور فرماتے تھے: بادشاہوں اور حاکموں کی آشنائی سخت خطرناک سانپوں اور بھاری اژدھاؤں کی معرفت و آشنائی ہے جس سے زاد اور توشہ برباد ہوتا ہے۔

❁❁❁❁❁

حضرت شاہ بدیع الدین مدار رحمۃ اللہ علیہ

۴۴۲ھ — ۵۰۲ھ

تعارف: آپؒ ولی زماں اور قدوہ کاملاں تھے۔ آپؒ ہاشمی اور سادات بنی فاطمہ سے ہیں۔ آپؒ کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپؒ کو مقام صمدیت حاصل تھا۔

آپؒ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت سے فیض یافتہ تھے اس لیے اویسی تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے بارہ سال کی عمر میں مختلف علوم تفسیر، حدیث، فقہ میں کمال حاصل کر لیا۔ ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد آپؒ نے بہت سخت عبادت کو اپنا معمول بنا لیا اور اس کے لیے آپؒ نے بہت مصیبتیں اور صعوبتیں برداشت کیں۔

آپؒ کھانے پینے کی چیزوں سے مدتوں بے نیاز رہتے۔ آپؒ کئی مرتبہ بیت اللہ تشریف لے گئے اور وہاں عبادت کے ساتھ ساتھ دیوانہ وار روتے اور فریاد کرتے رہتے کہ اے باری تعالیٰ میں نے تیری اور تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ آپؒ نے تمام عمر دنیا کے جھمیلوں اور دلچسپیوں سے کوئی غرض نہ رکھی۔

تقویٰ: آپؒ اللہ کے نیک بندے اور متقی تھے۔ جنہوں نے اپنی ساری زندگی اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں گزار دی۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

۴۵۰ھ — ۵۰۵ھ

تعارف: آپؒ درویش، قلندر، عالم اور متکلم تھے۔ آپؒ ایران کے رہنے والے تھے۔ آپؒ کے والد دھاگے کا کاروبار کرتے تھے۔ اس لیے آپؒ غزالی کہلائے۔ آپؒ کا نام زین الدین ابو حامد محمد بن احمد طوسی ہے۔ آپؒ کو ''حجۃ الاسلام'' بھی کہا جاتا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے اٹھائیس سال کی عمر میں اپنے عہد کے علوم وفنون، فقہ اور حدیث وغیرہ میں ایسی مہارت حاصل کر لی کہ استاد وقت بن گئے اور بغداد میں عالم اسلام کی سب سے بڑی یونیورسٹی کے صدر مدرس بن گئے۔ علماء کی قدردانی کا یہ عالم تھا کہ ان کی آمد پر سلاطین اور وزراء کھڑے ہو جاتے اور اپنی مسندیں ان کے لیے خالی کر دیتے۔ آپؒ عین اس وقت جب جاہ ومنزلت اور رتبہ ومقام کی حد اعلیٰ پر پہنچ چکے تھے۔ ہر چیز سے منہ موڑ لیا اور جاہ وحشمت اور اعتبار دنیاوی کو ٹھکرا دیا اور ایک سادہ کمبل اوڑھ کر بغداد کو خیر باد کہہ دیا۔

بغداد سے نکل کر شام کی مشہور جامع مسجد دمشق میں معتکف رہے اور مسجد کے غربی منارہ پر عبادت وریاضت کرتے رہے۔

شام سے بیت المقدس تشریف لے گئے اور وہاں تربت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کی اور ایک عرصہ تک خلوت گاہ میں عبادت اور ریاضت میں مشغول رہے۔ دمشق میں قیام کے دوران آپؒ نے سخت ریاضتیں

کیں۔ خدمت خلق کو اپنا شعار بنا لیا۔ مسجد اور عبادت گاہ کی صفائی اپنے ذمہ لے لی۔ کل تک جو شخص روئے زمین کے بڑے بڑے ملوک وسلاطین کا ہم مسند تھا آج ایک جھاڑو لے کر مساجد اور خانقاہیں صاف کر رہا تھا۔

ایران سے باہر آپ کا ریاضت وعبادت کا سفر دس سال تک محیط ہے۔ آپؒ بیت اللہ میں مناسک حج وزیارت کے علاوہ عبادت میں کافی عرصہ مشغول رہے۔

آپؒ نے زندگی کے آخری ۶،۵ سال عبادت اور خلوت میں گزارے۔

تقویٰ: آپؒ نے عراق کا بلند مرتبہ مقام والا عہدہ ٹھکرا دیا۔ آپؒ کے پاس بہت تھوڑی زمین تھی جس کی کاشت سے آپؒ کو معمولی آمدنی ہوتی۔ اس پر آپؒ قناعت اور فقیرانہ صفات سے گزر بسر کرتے تھے۔

اس کے علاوہ آپؒ کو کسی چیز کی احتیاج نہ تھی۔ آپؒ نے تمام عمر کسی سے کوئی عطیہ، امداد یا نذرانہ قبول نہ کیا۔

❁❁❁❁❁

حضرت شاہ یوسف گردیز رحمۃ اللہ علیہ

۴۵۰ھ — ۵۳۱ھ

تعارف: آپ صاحب تصرفات ظاہری و باطنی اور وحید العصر صاحب کرامت بزرگ تھے۔

آپ کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ اور والد صاحب دونوں سید تھے۔ آپ گردیز جو کہ غزنی کے قریب واقع ہے رہنے والے تھے۔ اس لیے گردیزی کہلائے۔

عبادت و ریاضت: آپ کے والد مخدوم سید علی قسور رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ انہوں نے آپ کو ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت سے نوازا اور روحانی مدارج طے کرائے۔ اس کے بعد آپ ایران، توران، روم، شام کا دور دراز سفر اختیار کر کے اور سالکان کی صحبت میں رہ کر سخت ترین عبادات اور ریاضتوں سے وحید العصر بن گئے۔

آپ گوشہ نشین ہو کر رات دن عبادت میں اس طرح مصروف رہتے کہ آپ کو کھانے کا دھیان نہ رہتا اور کئی کئی روز فاقہ سے گزر جاتے۔

تقویٰ: آپ کے مرید آپ کی نذر بہت سا روپیہ لاتے آپ قبول نہ فرماتے اور کھانے کے لیے جو اشیاء لاتے وہ مساکین میں تقسیم فرما کر خود روکھی سوکھی روٹی پانی میں بھگو کر کھا لیتے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۴۷۰ھ — ۵۶۱ھ

تعارف: پیرانِ پیر، غوث الاعظم، محی الدین، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے سادات کرام کے ایک مقدس گھرانے میں آنکھ کھولی۔ جہاں ہر وقت قال اللہ و قال الرسول ﷺ کی صدائیں گونجتی تھیں۔ آپؒ کے والد سید ابو الصالح رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ سیدہ اُم الخیر فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا اور پھوپھی سیدہ عائشہ رحمۃ اللہ علیہا عارف ربانی، اولیائے کامل اور عابد و زاہد تھے۔

قطب دوراں حضرت شیخ ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن مجلس میں فرمایا کہ عراق میں ایک ایسا مرد خدا پیدا ہوگا جو اللہ اور ان کے بندوں کے نزدیک بے حد رتبہ کا حامل ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو اس زمانے کے اولیاء اپنی گردن اس کے احترام میں جھکا دیں گے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں بیس سال تک عراق کے جنگلوں میں پھرتا رہا اور دن رات عبادت الٰہی کے سوا کوئی دوسرا کام نہ کرتا۔ سال ہا سال تک بے شمار راتیں آنکھوں میں گزر گئیں اور میں نے پلک تک نہ جھپکائی۔ نیند کا اگر غلبہ ہوتا تو ایک پاؤں پر کھڑا ہو جاتا اور پورا کلام پاک ختم کر ڈالتا اور پھر تازہ دم ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتا۔

ایک مرتبہ آپؒ نے فرمایا کہ میں کئی سال تک ویرانوں میں رہا۔ میری خوراک صحرا کی کھجوریں اور لباس سوت کا ایک جبہ تھا۔ آپؒ فرماتے ہیں میں جنگلوں میں ننگے پاؤں کانٹوں پر چلتا پھرتا تھا حتیٰ کہ میرے تلوے چھلنی ہو

گئے تھے۔ زمانہ شباب میں لوگوں پر جذبات غالب ہوتے ہیں مگر میں جوانی پر قابو پاچکا ہوں۔

تقویٰ: ایک مرتبہ لوگوں نے آپؒ سے پوچھا ہم آپ کی طرح نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور آپؒ ہی کی طرح ریاضت کرتے ہیں لیکن آپؒ جیسا مرتبہ ہمیں کیوں نہیں ملتا۔ آپؒ نے جواب دیا تم لوگوں نے اعمال میں مزاحمت کی ہے تو کیا خدا کی نعمتوں میں مزاحمت کر سکتے ہو۔ واللہ میں کبھی نہیں کھاتا۔ یہاں تک کے مجھے کہا جاتا ہے کہ تجھے میرے حق کی قسم کھا۔ کبھی پانی نہیں پیتا یہاں تک کہ مجھے کہا جاتا ہے تجھے میرے حق کی قسم پی لے۔ میں کبھی کوئی کام نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھے کہا جاتا ہے تجھے میرے حق کی قسم ہے یہ کام کر۔

ایک بار خلیفہ مستجد باللہ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اشرفیوں کے دو تھیلے نذر میں پیش کیے۔ آپؒ نے قبول نہ فرمائے اور جب خلیفہ نے اصرار کیا تو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تھیلوں کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر نچوڑا تو ان کے اندر سے خون ٹپکنے لگا۔ اس پر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا اے ابوالمظفر تم اللہ سے شرم نہیں کرتے کہ اس طرح اس کے بندوں کا خون چوستے ہو۔ یہ سن کر خلیفہ مستجد باللہ پر ہیبت طاری ہوگئی اور وہ غش کھا کر گر گیا۔

حضرت عبدالخالق عارف ربانی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۵۷۵ھ

تعارف: آپؒ بخارا کے عظیم المرتبت بزرگوں میں سے ہوئے ہیں۔ آپؒ کی والدہ صاحبہ کو ایک بزرگ (خضر علیہ السلام) نے بشارت دی تھی کہ تیرے گھر ایک بچہ پیدا ہوگا جو خدا کے ولیوں میں ہوگا اور تو اس کا نام عبدالخالق رکھنا۔ آپؒ کا شجرہ نسب حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔ نسب کی برتری اور بزرگی کی وجہ سے آپ کے خاندان کی بہت عزت تھی۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے بہت چھوٹی عمر میں ظاہری تعلیم مکمل کر لی بلکہ اس پر اتنا عبور و دسترس حاصل کر لیا کہ آپ کے اساتذہ بھی حیران تھے۔

تکمیل علوم کے بعد آپؒ عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ آپؒ رات گئے تک عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے۔ آپؒ نماز عشاء کے بعد ذکرِ خفی میں محو ہو جاتے اور اسی حالت میں بعض اوقات اذان فجر ہو جاتی۔ تلاوت قرآن پاک کرتے ہوئے آپؒ پر رقت طاری ہو جاتی اور دیر تک گریہ وزاری فرماتے۔

تقویٰ: آپؒ نے اپنے بیٹوں کے لیے نصیحت نامہ چھوڑا اور ہدایت فرمائی کہ اس کو اچھی طرح پڑھنا، سمجھ نہ آئے تو بار بار پڑھنا حتیٰ کہ تمہیں زبانی یاد ہو جائے اور اس پر عمل کرنا۔ نصیحت نامہ میں تحریر تھا: پیارے بیٹے! میں تم کو علم و ادب، تقویٰ، اتباع سنت کی وصیت کرتا ہوں۔ نماز ہمیشہ با جماعت ادا کرنا۔ بادشاہوں سے میل جول نہ رکھنا۔ قاضی یا حاکم شہر بننے سے پرہیز کرنا۔ کسی مسجد کا مؤذن یا پیش امام نہ بننا۔ کم کھانا، کم بولنا اور کم سونا یہ سب اللہ کی خصلتیں ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہونا۔ دنیا کی طلب میں منہمک ہونے سے بچنا۔ ❀❀

حضرت سید احمد سلطان سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۵۷۷ھ

تعارف: آپؒ صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔ آپؒ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپؒ کے والد حضرت سید زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ بائیس سال سے روضہ اطہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت گزار تھے۔ ایک روز ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؒ کو ہندوستان جانے کا حکم دیا تو ہندوستان میں شاہکوٹ ضلع شیخوپورہ تشریف لے آئے۔ یہاں پر آپؒ پیدا ہوئے۔

عبادت و ریاضت: لاہور میں سید محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے علوم ظاہری کے زیور سے آراستگی کے بعد آپؒ نے وطن واپس آ کر والد کا پیشہ یعنی کاشتکاری اور بکریاں چرانا شروع کر دیا لیکن آپؒ کا زیادہ وقت عبادت اور یادِ الٰہی میں صرف ہوتا۔ بغداد سے واپسی پر آپؒ نے دریائے چناب کے کنارے کافی عرصہ قیام فرما کر عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ دھونکل میں ویران اور اجاڑ جگہ پر عبادت کرتے رہے۔ آپؒ اکثر دن کو روزہ رکھتے اور رات کو جاگ کر عبادت کرتے۔

تقویٰ: ہر مذہب وملت کے لوگ، ہندو، سکھ آپ کے عقیدتمند، معتقد اور مریدین میں شامل تھے۔ لیکن آپؒ نے کبھی کسی سے نذرانہ قبول نہ فرمایا۔ بلکہ خود غرباء، مساکین اور محتاجوں کو بے شمار دولت دے کر نوازتے۔ اسی لیے آپ سخی سرور، لکھ داتا، لکھی خاں، لالانوالہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ لیکن سخی سرور کا لقب باقی سب القابات پر حاوی ہو گیا۔ ❁❁❁

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ

۵۴۳ھ — ۶۰۶ھ

تعارف: سلیمان زماں حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے بڑے ولی، عالم اور مفسر تھے۔ آپؒ کے والد گرامی بہت بڑے واعظ، متکلم، صوفی، محدث اور ادیب تھے۔ ان کی فصاحت بیانی کی وجہ سے ان کو خطیب رے پکارا جاتا تھا۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اسی بناء پر ابنِ خطیب کہا جاتا تھا۔ حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ جن کو ولی ساز یا ولی گر کہا جاتا تھا سے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کو مریدی کا شرف حاصل ہوا۔

عبادت و ریاضت: حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کے بعد آپؒ نے عبادات، شب بیداریوں اور گریہ وزاری میں وہ کمال حاصل کیے جو دوسروں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ آپؒ نے خلوت نشینی اختیار کر لی اور ہر وقت عبادت میں مشغول رہنے لگے۔

تقویٰ: آپؒ کی زندگی کا ابتدائی دور غربت اور تنگدستی کا تھا۔ لیکن بعد میں فارغ البالی اور دولت نے آپؒ کے در پر دستک دینی شروع کر دی تو آپؒ نے وفات سے قبل سب غلاموں کو نہ صرف آزاد کر دیا بلکہ ان کو مال سے بھی نواز۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا بادشاہوں کی مجلسوں میں جانا ہوتا تھا لیکن آپؒ نے کبھی بادشاہوں کی مدح سرائی سے کام نہ لیا اور نہ ذاتی اغراض کا حصول اپنایا۔ آپ کو مال و دولت سے قطعاً رغبت نہ تھی۔

❁❁❁❁❁

حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ

۵۴۰ھ — ۶۱۸ھ

تعارف: آپؒ صاحب کرامت ولی تھے۔ آپ بیک وقت عالم اور عارف کامل تھے۔ آپؒ کے مریدوں میں حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستیاں بھی شامل تھیں۔ آپؒ تبریز کے ایک متمول خاندان کے چشم و چراغ تھے اور آپ کی پیدائش کے وقت خوش قسمتی کی پیشین گوئی کر دی گئی تھی۔ بحث و مباحثے کی عادت کی وجہ سے آپؒ طامۃ الکبریٰ کہلانے لگے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے خلوت نشینی اختیار کر لی۔ نفس کشی، مجاہدہ، تزکیہ نفس میں آپؒ اس قدر غرق ہو گئے تھے کہ آپؒ کو پتہ بھی نہ چلتا تھا کہ کب شام ہوتی ہے اور کب صبح ہوتی ہے۔

آپؒ مصر میں حضرت شیخ بہان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کافی عرصہ رہے۔ وہاں پر آپؒ نے چلہ کشی اور سخت عبادات کے باعث باطنی فتوحات حاصل کیں۔

تقویٰ: منگولوں کے فتنے نے عالم اسلام کو بہت نقصان پہنچایا۔ سمرقند اور بخارا خس و خاشاک کی طرح اس فتنہ کی نظر ہو گئے۔ لوگوں نے آپؒ سے منگولوں کے لیے بددعا کی درخواست کی وہ تباہ و برباد ہو جائیں۔

آپؒ نے بددعا کی بجائے ان سے خلاف لڑنے کو ترجیح دی اور جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

۵۱۳ھ — ۶۲۷ھ

تعارف: آپؒ اپنے دور کے ولی کامل تھے اور زہد، رکوع میں بہت زیادہ دسترس رکھتے تھے۔ آپؒ کا اصل نام محمد بن ابی بکر ابراہیم اور لقب فریدالدین تھا۔ آپؒ کا عطر کا وسیع کاروبار تھا۔ اسی نسبت سے آپؒ کے نام کے ساتھ عطار لگا دیا گیا۔

عبادت و ریاضت: مجاہدات اور ریاضتیں حضرت خواجہ عطار رحمۃ اللہ علیہ کو ورثے میں ملیں تھیں کیونکہ آپؒ کے والد محترم مشہور مجذوب قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ آپؒ نے ایک لمبی مدت تک مکہ معظمہ میں گوشہ نشینی اختیار کیے رکھی۔ آپؒ کو عبادت الٰہی سے غیر معمولی شغف تھا اور آپؒ ہر وقت عبادت اور ریاضت میں مشغول رہتے۔ آپؒ نے بہت سے اولیاء کرام کے جوتے سیدھے کیے۔

تقویٰ: آپؒ کا کاروبار وسیع بنیاد پر پھیلا ہوا تھا۔ نیشاپور کے کارخانے آپؒ ہی کے زیر اختیار تھے۔ جب آپؒ حضرت مجدالدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو کر اسرار و معرفت کے تمام اسباق مکمل کر لیے تو آپؒ سارے کاروبار اور مال دولت سے دستبردار ہو گئے۔

آپؒ اعلیٰ درجہ کے طبیب بھی تھے۔ تقریباً پانچ سو مریض روزانہ آپؒ کے مطب میں آتے جس سے روزانہ معقول آمدنی آتی تھی لیکن جب آپؒ نے اللہ سے لو لگائی تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اللہ پر تقویٰ کرنے لگے۔ ❁❁

حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش ۶۰۴ھ

تعارف: علم وفضل کی وجہ سے آپ کو بلند مرتبہ حاصل ہے۔ آپ بلخ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد شیخ بہاؤ الدین اپنے وقت کے بڑے صاحب علم و فضل بزرگ تھے۔ آپؒ کے متعلق حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے پیشین گوئی کی تھی: ''یہ جوہر قابل ہے۔'' آپؒ حضرت خواجہ شمس الدین تبریز رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے اور ان کی صحبت میں رہے۔

عبادت و ریاضت: مولانا روم نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ مجاہدہ میں گذارا۔ آپؒ دس دس دن اور بیس بیس دن کا روزہ رکھتے اور مطلقاً کچھ نہ کھاتے۔ نماز پڑھتے تو آپؒ کا رنگ سرخ ہو جاتا اور نماز میں خشوع وخضوع کا یہ عالم ہوتا کہ اکثر مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نوافل کی نیت باندھتے تو انہیں دو رکعتوں میں صبح کر دیا کرتے۔

ایک مرتبہ نماز کے دوران آپؒ پر رقت طاری ہوگئی۔ ریش مبارک اشکوں سے لبریز ہوگئی۔ سردی کی شدت کی وجہ سے آنسو چہرے پر جم گئے۔

تقویٰ: آپؒ عبادت گزار اور متقی تھے۔ ایک مرتبہ شاہ قونیہ امرا کی ایک جماعت لے کر آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؒ چھپ گئے اور روساء سے ملنے سے انکار کر دیا۔ آپ کے قریبی دوست نے کہا کہ ارشاد ربانی ہے: ''حاکم وقت کی اطاعت کرو۔'' آپؒ نے فرمایا میں خدا کی اطاعت میں اس قدر غرق ہوں کہ اطاعت شاہی کی مجھے پرواہ نہیں۔ ❁❁❁

حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

۵۴۲ھ — ۶۳۲ھ

تعارف: آپؒ شیخ الاسلام اور قطب العالم تھے۔ آپؒ زنجان کے مضافات میں واقع قصبہ سہرورد میں پیدا ہوئے۔ اس لیے سہروردی کہلاتے ہیں۔ آپؒ کا شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپؒ کے تایا حضرت عبدالقاہر ابوالنجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فخر صوفیائے یگانہ تھے۔ جنہوں نے آپؒ کو غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔

عبادت و ریاضت: معرفت الٰہیہ کے لیے بے حد وحساب مشقتیں اٹھائیں اور ریاضتیں کیں۔ رزق حلال کے لیے آپؒ لوگوں کا پانی بھرا کرتے تھے اور اسی طرح لواحقین کی کفالت کرتے تھے۔ آپؒ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں کافی عرصہ مقیم رہے۔ وہاں عبادت میں مشغول رہنے کے ساتھ ساتھ آپؒ نے تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپؒ ہر وقت باوضو رہا کرتے تھے۔

تقویٰ: حضرت امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ ''طبقات الشافیہ'' میں رقمطراز ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ ظاہری عزت کے باوجود نہایت فقر وتنگدستی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ دنیاوی مال ومتاع سے کوئی رغبت ودلچسپی نہیں تھی۔ جو فتوحات آتی تھیں وہ سب راہ خدا میں حاجت مندوں، غرباء اور مساکین میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ یہاں تک بوقت وصال تجہیز وتکفین کے لیے بھی ضروری رقم موجود نہ تھی۔

❀❀❀

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

۵۳۷ھ — ۶۳۳ھ

تعارف: آپؒ اولیائے کبار اور عارفین صاحب اسرار میں سے تھے۔ آپؒ حق تعالیٰ کے محتشمان ومقربان خاص میں تھے۔ جو آپؒ کا چہرہ مبارک دیکھتا وہ وحدانیت اور رسالت مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لے آتا۔ آپؒ ہندوستان کے لوگوں کو شرک سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لے آئے۔ آپؒ کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بن امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب تک جا پہنچتا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے بڑے بڑے مجاہدے کیے۔ آپؒ سات دن کے بعد پانچ مثقال کے برابر روٹی پانی میں بھگو کر کھاتے۔ آپؒ کا لباس دو چادریں تھیں جن میں کئی پیوند لگے ہوتے تھے۔ آپؒ جہاں بھی جاتے قبرستان میں رہائش رکھتے اور روزانہ دو ختم قرآن پاک کرتے تھے۔ آپؒ اکثر عشاء کی نماز کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرماتے۔ آپؒ نے بیس سال اپنے مرشد خواجہ عثمان ہارونی کی خدمت میں رہ کر سخت ترین عبادات کے بعد باطنی سفر طے کیا۔

تقویٰ: آپؒ کی دعا کی برکت سے سلطان شہاب الدین محمد غوری نے ہندوستان کے ناقابل تسخیر راجہ پرتھوی راج پر فتح حاصل کر لی اور فتح یاب ہو کر آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؒ کی خدمت میں کثیر نذرانہ اور جاگیر پیش کی لیکن آپؒ نے لینے سے انکار کر دیا۔ بادشاہ، امراء، جاگیردار آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور نذرانے پیش کرتے لیکن آپؒ قبول نہ فرماتے اور آپؒ نے ساری زندگی تنگدستی میں گزار دی۔ ❁❁❁

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۲ھ — ۶۳۴ھ

تعارف: آپؒ قطبِ عالم اور پیشوائے بنی آدم تھے۔ آپؒ صاحب کمال ہستی اور صوفی منش درویش تھے۔ آپؒ نے مختصر زندگی میں عرفان کی وہ بلندی حاصل کر لی تھی جو ان کے ہم عصر طویل عمریں گزارنے اور سخت ریاضتوں کے بعد بھی حاصل نہ کر سکے۔

آپؒ غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں۔

عبادت و ریاضت: ترک وتجرید میں آپ راسخ القدم تھے۔ ریاضات اور مجاہدات میں بے نظیر تھے۔ استغراق میں آپؒ تمام مشائخ سے ممتاز تھے۔

ایک مرتبہ آپؒ عبادت میں مشغول تھے کہ گھر سے بیوی کے رونے اور بین کے کرنے کی آواز سن کر آپؒ مریدین سے پوچھنے لگے یہ کیوں رو رہی ہے؟ مریدوں نے عرض کی حضرت آپؒ کے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپؒ کے چہرہ پر کسی قسم کا تغیر نہ آیا اور فرمایا اگر ہمیں معلوم ہوتا تو اس کے لیے دُعا کرتے اور یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہو گئے۔

تقویٰ: سلطان شمس الدین التمش آپؒ کا معتقد تھا اور ہفتہ میں دو بار آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ اس نے کئی مرتبہ آپؒ کو پیشکش کی کہ کوئی عہدہ سنبھال لیں یا جاگیر قبول کر لیں۔ لیکن ہر بار آپؒ نے ٹھکرا دیا۔

ایک مرتبہ خاص آدمی کے ہاتھ زر کثیر آپ کے خدمت میں بھیجا

آپؒ نے لینے سے انکار کر دیا اور قاصد نے جب بہت اصرار کیا تو آپؒ جس بوریئے پر تشریف فرما تھے اس کا ایک کونا اٹھا کر اس سے کہا بوریئے کے نیچے دیکھو شاہی سفیر بوریئے کے نیچے زر و جواہر کا ڈھیر دیکھ کر حیران رہ گیا۔

آپؒ نے فرمایا جس کو اللہ دے اسے دنیاوی مال کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حالانکہ آپؒ کے گھر میں بہت تنگ دستی تھی۔

❁❁❁❁❁

حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۶۴۲ھ

تعارف: آپؒ کا شمار بزرگان روزگار و عارفان، صاحب اسرار میں ہوتا ہے۔ آپؒ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ آپؒ تبریز میں پیدا ہوئے اور حضرت شیخ بدر الدین ابو سعید تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ مرشد کی وفات کے بعد بغداد میں شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کافی عرصہ رہ کر فیض یاب ہوئے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بڑے عبادت گزار تھے۔ ہمیشہ صفائے باطن کے لیے کوشاں رہتے اور عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرماتے۔ رات اور دن میں صرف فجر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر آرام فرماتے۔ آپؒ اعلیٰ درجے کے تارک الدنیا تھے۔

تقویٰ: آپؒ نے تنگ دستی میں زندگی گزاری۔ ایک دن آپؒ کے ہاں تین دن کھانا نہ پکا آپؒ تربوز سے افطاری کرتے رہے۔ جب یہ خبر حاکم شہر کو معلوم ہوئی تو اس نے اپنے خادم کو کچھ نقدی دے کر بھیجا اور ہدایت کی کہ شیخ کو معلوم نہ ہو اور ان کے خادم کو دے آنا کہ مصلحت کے مطابق خرچ کرتا رہے۔ جب خادم نے کھانا تیار کر کے آپؒ کے سامنے رکھا تو آپؒ نے خادم سے پوچھا کھانے کے لیے رقم کہاں سے آئی ہے؟ تو خادم نے سارا حال بیان کر دیا۔ آپ نے کھانا نہ کھایا اور دریافت فرمایا کہ رقم لے آنے والا کدھر سے آیا تھا اور کہاں کہاں قدم رکھا؟ فرمایا جہاں جہاں قدم رکھا۔ وہاں سے مٹی کھود کر پھینک دو اور اپنے خادم کو بھی اس قصور کے عوض خانقاہ سے نکال دیا۔ ❁❁

حضرت شمس الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

وفات۔ شہادت ۶۴۵ھ

تعارف: آپؒ راہ طریقت کے سالک اور جامع شریعت بزرگ کامل تھے۔ آپؒ کے اجداد فرقہ باطنیہ کے پیشوا اسماعیلہ فرقہ کے بزرگ سے متعلق تھے۔ آپؒ اپنا آبائی مسلک ترک کر کے ایک خدا رسیدہ بزرگ بابا کمال جندی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید بن گئے جنہوں نے تھوڑے سے عرصہ میں آپؒ کو سلوک کی تمام منازل طے کرا دیں۔ آپؒ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے اپنی زندگی سخت ریاضت و عبادت میں گزاری۔ آپؒ تنہائی پسند تھے اور تنہائی میں عبادت کرنا پسند فرماتے تھے۔ آپؒ چالیس روز تک کچھ نہ کھاتے اور چالیس دن کے بعد کھانا کھانے کے بعد دوبارہ چالیس روز کا فاقہ کرتے اور اس عرصہ میں عبادت اور ریاضت میں مشغول رہتے۔

تقویٰ: جب آپؒ کی عبادت و ریاضت، تقویٰ اور بزرگی کا لوگوں کا پتہ چل گیا تو انہوں نے آپؒ کے پاس آنا شروع کر دیا اور بعض لوگوں نے آپؒ سے بیعت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ مگر آپؒ ان درویشوں میں نہ تھے جن کو مریدوں اور عقیدتمندوں کی حاضری کی خواہش ہوتی ہے۔ آپؒ نے ان کو اپنے پاس آنے سے منع کر دیا لیکن جب لوگ منع نہ ہوئے تو آپؒ نے اپنا وقت کاروباری لوگوں میں بسر کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح لوگ آپؒ سے بدگمان ہو گئے اور لوگوں سے آپؒ کو گلو خلاصی ہو گئی۔ آپؒ نے پھر سے اپنا وقت تخلیہ میں عبادت و ریاضت میں گزارنا شروع کر دیا۔ ❀❀❀

حضرت شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ

۵۳۸ھ — ۶۵۰ھ

تعارف: آپؒ مادرزاد ولی تھے۔ آپؒ عارف، عالم، درویش اور قلندر تھے۔ آپؒ آذربائیجان (آرمینا) کے گاؤں مروند میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ سے ہوتا ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔

عبادت و ریاضت: سات سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد آپؒ مشہد حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر تھے جہاں آپؒ کی ملاقات حضرت بابا ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کو آپؒ کی آمد کے متعلق مطلع کر دیا گیا تھا اور بیعت کر لینے کا حکم ربی ملا تھا۔

آپؒ نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر نا صرف علوم ظاہری حاصل کیے بلکہ سخت سے سخت عبادات اور ریاضتوں کے بعد علوم باطنی کی تکمیل، روحانیت، ولایت قلندریت کی معرفت انگیز منازل طے کیں۔ آپؒ نے مروند میں واقع ایک قلعہ میں کافی عرصہ گوشہ نشینی اور عبادت الٰہی میں گزارا۔ آپؒ نے مدینہ منورہ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، نجف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ مشہد میں حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ۔ غرض دنیا کے کونے کونے میں بزرگان دین کے روضہ مبارک پر حاضری دی اور وہاں عبادات میں مشغول رہے۔

تقویٰ: بلخ بخارا کا بادشاہ اولاد کی نعمت سے محروم تھا۔ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؒ کی دُعا سے اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو بادشاہ نے بچے کو زر و جواہر میں تول کر زر و جواہر آپؒ کی خدمت میں پیش کیے لیکن آپؒ نے قبول نہ فرمائے۔ آپؒ نے کبھی کسی سے کچھ نہ لیا اور نہایت سادہ قلندرانہ زندگی بسر فرمائی۔ ❁

حضرت شیخ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۶۵۶ھ

تعارف: سلسلہ چشتیہ میں آپؒ کو زہد و تقویٰ کا مرد میدان کہا جاتا ہے۔ آپؒ نے برصغیر میں علم و عرفان اور روحانیت کے خزانے تقسیم کیے۔

آپؒ کے واعظ کو وقت کے بڑے بڑے حکمران، بادشاہ اور علماء سننے آتے تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت خضر علیہ السلام بھی آپؒ کا وعظ سننے آیا کرتے تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ شب و روز عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ آپؒ اپنے حجرہ میں خلوت نشین ہو کر روزہ کے ساتھ عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرماتے۔

تقویٰ: آپؒ سے کسی نے پوچھا کہ آپؒ شب و روز کس امید پر عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے ہیں؟ کیا آپ اس عبادت کے عوض خدا سے کسی انعام کی توقع لگائے بیٹھے ہیں؟

آپؒ نے فرمایا مجھے صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی درکار ہے۔

❁❁❁❁❁

حضرت جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۶۵۹ھ

تعارف: آپؒ پیشوائے اہل تمکین تھے۔ آپؒ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد مجاز میں سے تھے۔ آپؒ علوم فقر وعرفان کے شہباز اور یکتائے زمانہ تھے۔ آپؒ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔

حضر بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپؒ کی خاطر بارہ سال ہانسی میں رہے اور فرماتے تھے:

جمال جمال ماست (جمال ہمارا جمال ہے)

عبادت و ریاضت: آپؒ فاقہ کشی کے ساتھ گوشہ نشین ہو کر سخت عبادات کرتے تھے۔ آپؒ نماز عشاء کی سنت سے متصل دو رکعت صلوٰۃ البروج پڑھتے تھے اور ہر فرض سے متصل آیۃ الکرسی پڑھتے۔

آپؒ اکثر روزہ کی حالت میں ہوتے اور روکھی روٹی سے افطاری کرتے۔

تقویٰ: آپؒ بہت اچھے خطیب تھے۔ آپؒ نے خطابت چھوڑ دی۔

آپؒ نے گاؤں، مال واسباب، جائیداد سب راہِ خدا میں خیرات کر دی اور فقر وفاقہ کو تخت وتاج پر فوقیت دیتے ہوئے فاقہ کشی اور محنت ومزدوری پر کمر باندھ لی۔

❀❀❀❀❀
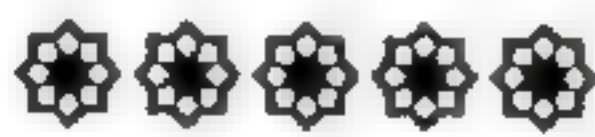
حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۴ھ — ۶۶۴ھ

تعارف: آپ سلطان الطریقت، برہان الشریعت اور گنج حقیقت ہیں۔ آپ کا نسب نامہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

آپ کا اصل نام مسعود تھا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو فرید الدین کا نام عنایت کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ لقب آپ کو بارگاہِ ایزدی سے عطا ہوا۔ آپ ''گنج شکر'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

عبادت و ریاضت: جس قدر ریاضات و مجاہدات، ترک و تجرید، فقر و ذوق جیسے کمال باطنی آپ کو حاصل تھے کوئی دوسرا اہل طریقت حاصل نہ کر سکا۔ آپ خود فرماتے ہیں میں بیس برس عالم تحیر میں کھڑا رہا۔ بالکل نہیں بیٹھا۔ میرے پاؤں سوج گئے اور ان سے خون بہتا تھا مجھے یاد نہیں کہ ان بیس برس میں میں نے کچھ کھایا ہو۔

آپ اپنے مرشد حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے حجرے میں ریاضت میں مشغول تھے تو حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے حجرے میں تشریف لائے تو آپ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ادب سے لیے مؤدب کھڑے ہو گئے لیکن مسلسل فاقہ کشی، عبادات اور ریاضات کی وجہ سے کھڑے نہ رہ سکے اور لڑکھڑا کر حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر گر پڑے۔ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے سہارا دے کر اٹھایا اور سینے سے لگا کر

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: اس کو کب تک ریاضت میں مصروف رکھو گے؟ اسے جو کچھ دینا ہے دے کر شاد کر دو۔

آپؒ نے چلہ معکوس فرمایا۔ یعنی چالیس روز تک مسجد کا مؤذن نماز عشاء کے بعد آپؒ کے پاؤں میں رسہ باندھ کر آپؒ کو کنویں میں اُلٹا لٹکا دیتا اور صبح فجر کی نماز سے پہلے باہر نکال لیتا۔ آپؒ نماز فجر ادا کر کے سارا دن مسجد میں مراقبہ میں گزار دیتے۔

آپؒ نے مرشد کے حکم سے طَے کا روزہ رکھا۔

تقویٰ: سلطان ناصر الدین محمود نے نائب سلطنت غیاث الدین بلبن کے ذریعے آپؒ کی خدمت میں چار دیہات کی ملکیت اور درویشوں کے لیے نقد روپیہ بھیجا۔ آپؒ نے دیہات کی ملکیت کے کاغذات واپس کر کے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں البتہ نقد روپیہ لے کر اسی وقت درویشوں میں تقسیم کر دیا۔

سلطان ناصر الدین محمود کی وفات کے بعد جب غیاث الدین بلبن تخت نشین ہوا تو اس نے اپنی بیٹی آپؒ کے عقد میں دے دی۔ لیکن شاہی قربت داری بھی آپؒ کے شب و روز میں تبدیلی نہ لا سکی بلکہ شہزادی صاحبہ نے بھی آپؒ کی قربت کی وجہ سے فقر و فاقہ کی زندگی اپنالی۔

❁❁❁❁❁

حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

۵۵۱ھ — ۶۶۵ھ

تعارف: آپ کامل ولی اللہ تھے۔ آپ مراکش میں پیدا ہوئے لیکن آپ کے والد مصر کے شہر سکندریہ کے نزدیک شاذلی نامی گاؤں میں مقیم ہو گئے۔ اس لیے آپ کو ابوالحسن شاذلی کہا جاتا ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن حضرت علی رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ آپ کی نظر فیض کے سبب کثیر تعداد میں عیسائی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

عبادت و ریاضت: ابتدائی تعلیم کے حصول کے دوران ہی آپ دنیاوی آسائشوں اور ظاہری نمود و نمائش سے متنفر ہو گئے اور آپ کو یہ فکر دامن گیر رہنے لگی کہ دنیا عارضی ہے ایک دن ختم ہو جائے گی۔ لہٰذا زیادہ سے زیادہ عبادت و ریاضت کر کے آخرت کا سامان کر لیا جائے۔ اس لیے آپ نے جنگل میں بسیرا کر لیا اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ آپ مہینوں بھوکے پیاسے ایک غار میں عبادت، ریاضت اور مجاہدے میں مشغول رہے۔ آپؒ نے عبادت کے لیے صعوبتیں برداشت کیں۔ آپ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور ہر وقت توبہ و استغفار کرتے اور روتے رہتے۔ آپؒ کو ہر وقت استغفار کرتے دیکھ کر لوگ حیران ہوتے اور پوچھتے اتنے کامل ہو کر ہر وقت کیوں روتے اور استغفار کرتے ہیں؟ تو آپؒ فرماتے کہ مجھے نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ میرے کون سے اعمال قبول کرتا ہے اور کون سے رد کرتا ہے۔

تقویٰ: آپ بہت متقی تھے۔ آپؒ کا زہد و تقویٰ کسی بیان کا محتاج نہیں۔ آپ کا فرمان تھا اللہ تعالیٰ کی مرضی پر قانع رہ کر دلی اور ذہنی طمانیت حاصل کی جا سکتی ہے۔ ❁

حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ

۵۷۸ھ — ۶۶۶ھ

تعارف: آپؒ عارف ربانی اور مرتبہ غوثیت پر فائز تھے۔ طریقت میں آپؒ عظیم الشان تھے۔ آپؒ مشائخ کبار کے درمیان ممتاز تھے۔ آپؒ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور آپؒ ہی کی بدولت برصغیر میں سلسلہ سہروردیہ پھیلا۔ آپؒ کا سلسلہ نسب اسد قریشی سے جا ملتا ہے جو امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ کے جد امجد تھے۔

عبادت و ریاضت: عبادت و ریاضت میں آپؒ بے نظیر تھے۔ آپؒ نے سات سال کی عمر میں سات قرأت سے قرآن پاک حفظ کر لیا اور بہت جلد ظاہری علوم حاصل کر لیے۔ ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد آپؒ مدینہ منورہ میں روضہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تذکیہ نفس تصفیہ باطن کیلئے مجاہدات اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ انبیاء علیہ السلام کے مزارات پر حاضری دی۔ آپؒ بہت عبادت گزار تھے اکثر اوقات دو رکعت میں قرآن پاک ختم کرتے تھے۔

تقویٰ: ایک مرتبہ خادم نے آپؒ سے کہا کہ جس صندوق میں پانچ ہزار دینار پڑے تھے گم ہو گیا ہے۔ آپؒ نے فرمایا: ''الحمد للہ''۔ چند یوم کے بعد خادم نے اطلاع دی کہ وہ صندوق مل گیا ہے۔ آپؒ نے فرمایا: ''الحمد للہ''۔ حاضرین نے عرض کی کہ دونوں موقعوں پر ''الحمد للہ'' کہنے کے کیا معنی ہیں؟ آپؒ نے فرمایا: اہل اللہ کے نزدیک دنیا کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ نہ اس کے جانے سے غم ہوتا ہے اور نہ آنے کی خوشی۔ پس دونوں موقعوں پر شکرانہ لازم ہے۔ اس کے بعد وہ پانچ ہزار دینا منگوا کر فقراء میں تقسیم کر دیئے۔ ❁❁

حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۶۷۱ھ

تعارف: صوفی باصفا شیخ متوکل رحمۃ اللہ علیہ تمام کمالات انسانی سے آراستہ تھے۔ آپؒ مقتدائے ارباب تجرد، رئیس اصحاب تفرید تھے۔

آپ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی بھائی تھے اور آپؒ ہی سے بیعت تھے۔ آپؒ صاحب توکل تھے اس لیے متوکل کے لقب سے مشہور ہوئے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ عبادت الٰہی میں اس قدر محو رہتے تھے کہ آپ کو یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ آج کیا دن ہے اور کونسا مہینہ ہے؟ آپؒ ہر وقت یادالٰہی میں مستغرق رہتے تھے۔ آپؒ کے گھر میں کئی کئی دن فاقہ رہتا۔

تقویٰ: آپ کا مقولہ تھا:

چوں مے آید بدہ کہ کم بناید
وچوں میرو دتکاہ مدار کہ بناید

ترجمہ: جب کچھ آئے تو دے دو کیونکہ کم نہیں ہوتا
اور جائے تو فکر نہ کرو کیونکہ اس کی ضرورت نہیں۔

❁❁❁❁❁

حضرت حمید الدین سواتی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۶۷۳ھ

تعارف: آپ سلطان ارباب تجرید، پیشوائے اصحاب تفرید اور سلطان التارکین تھے۔ آپ حضرت سعد بن زید قریشی جو امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی اور بہنوئی تھے اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے کی اولاد میں سے ہیں۔ آپؒ اپنے والد سلطان شہاب الدین غوری کے ساتھ دہلی تشریف لائے تھے۔ آپؒ فرماتے ہیں: فتح دہلی کے بعد میں سب سے پہلا بچہ تھا جو ایک مسلمان کے گھر پیدا ہوا۔

عبادت و ریاضت: آپ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے مشرف اور بیعت ہوئے تو آپؒ نے تمام کام چھوڑ کر ترک و تجرید اختیار کرلی جو کچھ آپ کے پاس تھا سب فقرا میں تقسیم کر دیا۔ اپنے ہاتھ سے تھوڑی سی زمین میں سبزی کاشت کرتے اور اس کی آمدنی پر قناعت کرتے اور رات دن عبادات میں مشغول رہتے۔ آپ نے سخت ترین عبادات کو اپنا معمول بنالیا۔

تقوی: ایک دفعہ بادشاہ نے آپؒ کی خدمت میں نذرانہ بھیجا۔ آپؒ نے اپنی بیوی کا امتحان لینے کے لیے ان سے مشورہ کیا آپؒ کی بیوی آپؒ ہی کی طرح زہد و تقویٰ میں رابعہ ثانی تھیں جو ایک ہفتہ کے بعد سبزی سے روزہ افطار کرتی تھیں منہ پھیر لیا اور فرمایا: اسے دور لے جاؤ تاکہ فقر میں خلل انداز نہ ہو۔ آپ بہت خوش ہوئے اور نذرانہ بادشاہ کے پاس واپس بھجوا دیا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش تھے آپؒ نے فرمایا: جس نے جو مانگنا ہو مانگے۔ لوگوں نے بہت کچھ طلب کیا۔ آپؒ نے فرمایا دنیا کو چھنے سے کیا کام جو مولا چاہے بندہ وہی چاہتا ہے۔ ❁❁❁

حضرت صدرالدین عارف رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۶۸۴ھ

تعارف: آپؒ عارف کامل تھے۔ آپ کا شمار بلند ہمت اور عظیم الشان بزرگوں میں ہوتا ہے۔

آپؒ حضرت بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر اور مرید تھے۔ جب آپؒ تلاوت قرآن شریف کرتے تو اس کے معنی، مطالب اور مضمرات پر بہت غور فرماتے۔ اس غور فکر سے آپ کا دل و دماغ روشن ہو جاتا۔ جتنی بار آپؒ قرآن پاک پڑھتے آپؒ کو نئے معنی معلوم ہوتے اس وجہ سے آپ عارف کے لقب سے مشہور ہوئے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بہت عبادت گزار تھے۔ باجماعت نماز کے پابند تھے۔ آپؒ دن رات وظائف اور عبادت میں اس طرح مصروف رہتے کہ بعض اوقات آپؒ کو اپنی خبر نہ ہوتی۔

تقویٰ: آپؒ کے والد کی وفات کے بعد ستر لاکھ تنکہ نقد اور جنس کی صورت میں آپؒ کے حصہ میں آیا۔

آپؒ نے پہلے دن سب کچھ درویشوں اور فقیروں میں بانٹ دیا اور اپنے لیے کچھ بھی نہ رکھا اور فارغ البال ہو کر مشغول عبادات ہو گئے۔

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ

۵۹۲ھ — ۶۹۰ھ

تعارف: آپؒ تاج اولیاء اور سلطان الاصفیاء تھے۔ آپؒ کا اولیاء کرام میں منفرد مقام ہے۔ آپ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے تھے۔

والد ماجد کی طرف سے آپؒ سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں اور والدہ ماجدہ کی طرف سے آپؒ کا سلسلہ نسب امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہے۔

آپؒ کا اصل نام علی احمد ہے۔ آپ کا لقب علاؤ الدین اور خطاب صابر ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ پیدائش کے پہلے سال ایک دن دودھ پیتے تھے اور ایک دن دودھ نہیں پیتے تھے۔ گویا اس دن روزہ رکھتے تھے۔ دوسرے سال کی عمر میں داخل ہوئے تو دو دن دودھ نہیں پیتے تھے تیسرے دن دودھ پیتے تھے۔ گویا دو دن کا روزہ رکھتے تھے۔ جب آپؒ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو کھانا پینا برائے نام رہ گیا۔ رات کا زیادہ حصہ عبادت میں گزارنے لگے۔ سات سال کی عمر میں آپؒ نے پابندی سے تہجد پڑھنا شروع کر دی۔ ظاہری علوم سے فراغت کے بعد باطنی علوم کے حصول کیلئے دن رات مجاہدے اور ریاضت میں بسر کرنے لگے اور اس میں اتنی شدت پیدا کر لی کہ دنیا سے ناطہ توڑ لیا کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔ ہر شے سے بیگانہ ہو کر خالق حقیقی کے عشق میں ایسے ڈوبے کہ آس پاس کی ہر چیز حقیر دکھائی دینے لگی۔ لوگوں سے قطع تعلق کر لیا۔

آپؒ ریاضات، مجاہدات اور ترک و تجرید پر اس قدر عمل پیرا ہوئے کہ احباب آپؒ کی صحبت کی تاب نہ لا سکے۔

تقویٰ: آپؒ کی والدہ ماجدہ آپؒ کو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چھوڑ کر ہرات چلی گئیں اور جب طویل عرصہ کے بعد واپس آئیں تو آپؒ کا جسم ہڈیوں کا ڈھانچہ بن کر رہ گیا تھا۔ اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ چلنا بھی محال تھا۔ آپؒ کی والدہ نے بھائی سے شکوہ کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو آپ کی تحویل میں دیا تھا۔ آپؒ نے اس کو بھوکا رکھا۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بھانجے کو دیکھا تو حیران رہ گئے اور فرمایا: بہن بخدا ہم نے تو اسے لنگر خانے کا انتظام سونپا تھا یہ لنگر خانے کا مالک تھا جسے چاہے دیتا جسے چاہے محروم رکھتا اور جس قدر جی چاہے کھاتا کون روکنے والا تھا۔ آپؒ نے سر جھکاتے ہوئے فرمایا: ماں، ماموں جان نے ہمیں لنگر خانے کا انتظام سنبھالنے کو کہا تھا یہ اجازت تو نہ دی تھی کہ ہم اس میں سے کچھ کھا سکتے ہیں۔ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا: اتنے سال کہاں سے کھاتے رہے؟ آپؒ نے فرمایا: نباتات، گھاس، جڑیں وغیرہ۔

آپؒ کی والدہ کے اصرار پر حضرت بابا گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیٹی کا نکاح آپؒ سے کر دیا۔ جب آپؒ اپنے حجرہ میں داخل ہوئے اور عورت کو حجرہ میں دیکھ کر متعجب ہوئے اور پوچھا تم کون ہو؟ دلہن نے جواب دیا آپ کی بیوی۔ آپؒ نے فرمایا یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک دل میں دو کی محبت کو جگہ دوں۔ آپؒ کا یہ فرمانا تھا کہ حجرہ میں آگ لگ گئی اور دلہن جل کر راکھ ہو گئی۔

❁❁❁❁❁

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۹ھ — ۶۹۱ھ

تعارف: آپؒ کا شمار اہل اللہ، درویش، صوفیاء اور اولیاء کرام میں ہوتا ہے۔ آپؒ کے والد گرامی حضرت عبداللہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ باخدا اور درویش منش تھے۔

آپؒ نے غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور آپؒ ہی سے علم تصوف اور طریق معرفت و سلوک حاصل کی۔ آپؒ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بھی رہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کا بچپن سے ہی فقر و درویشی کی طرف میلان تھا۔ آپؒ کو والد ماجد سے زہد و عبادت کی تعلیم اور ترغیب ملی۔

آپؒ دس بارہ مرتبہ پیدل چل کر حج کے لیے گئے۔ کئی مرتبہ بیت المقدس بھی گئے اور وہاں عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔

گذر اوقات کے لیے آپؒ نے ادنیٰ درجہ کے کام اور محنتیں کیں اور بیت المقدس میں کافی عرصہ بطور بہشتی کام کرتے رہے۔

آپؒ بچپن سے تہجد گزار تھے۔ آخری عمر میں آپؒ نے ایک حجرہ بنوایا اور اس میں گوشہ نشین ہو کر رات دن عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔

تقویٰ: ایک مرتبہ آپؒ شام تشریف لے گئے۔ قاضی شہر مجلس لگائے بیٹھا تھا۔ آپؒ بھی اس مجلس میں امراء کے ساتھ بیٹھ گئے۔ آپؒ کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور آپؒ کی حالت بھی دگرگوں تھی۔ اس لیے آپؒ کو کم حیثیت

جانتے ہوئے وہاں سے اٹھا دیا گیا اور آپ پائیں مجلس میں جا بیٹھے۔

اہل مجلس کسی نقطے پر بحث کر رہے تھے مگر کوئی حل تلاش کرنے میں ناکام تھے۔ آپؒ نے دور سے آواز لگائی میں یہ مسئلہ حل کر سکتا ہوں۔

قاضی کی اجازت سے آپؒ نے سہل اور قابل فہم طریقہ سے حل کر دیا تو قاضی نے اپنا عمامہ اتار کر آپؒ کو دے دیا۔

آپؒ نے انکار کر دیا اور فرمایا اس سے میری آنکھوں پر چربی چڑھ جائے گی اور غریب لوگ مجھے حقیر اور ذلیل معلوم ہوں گے۔

❁❁❁❁❁

حضرت شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۷۱۶ھ

تعارف: طریقت میں آپؒ عظیم الشان اور صاحب ولایت تھے۔ آپؒ سادات تھے۔ آپؒ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت محمد حنیفہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہ تک پہنچتا ہے۔ آپؒ کے اجداد ترک کے رہنے والے تھے۔ تجرد کی وجہ سے آپؒ قلندرانہ جرمی لباس پہنتے تھے۔ آپؒ کا خطاب مشکل کشا ہے۔

عبادت و ریاضت: ریاضت، مجاہدہ اور عبادت میں آپؒ بے نظیر تھے۔ ظاہری تعلیم ترکستان میں مکمل کی اور تلاش حق کے لیے دشوار گزار سفر اختیار کر کے ہندوستان پہنچے۔ حضرت علاؤ الدین احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو بیعت سے مشرف فرمایا۔ آپؒ ہمہ وقت عبادت میں مصروف رہتے۔ آپؒ کا فقر اور فاقہ میں گزرتا۔

تقویٰ: زہد و تقویٰ آپؒ کا مشہور تھا۔ اپنے مرشد سے رخصت ہو کر سلطان غیاث الدین بلبن کی فوج میں ملازم ہو گئے۔ ریاضت اور عبادت کے ساتھ ساتھ فرائض منصبی بھی احسن طریقہ سے انجام دیتے۔ اپنا احوال کسی پر ظاہر نہ کرتے۔ باجود امارت اور اعزاز کے فقر و فاقہ میں گزارتے۔ جب آپؒ سے کرامت کا اظہار ہوا۔ سلطان بلبن اور لشکر والے آپؒ کے حال سے باخبر ہوئے تو آپؒ نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور کلیر آ گئے۔

حضرت شرف الدین بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ

۶۰۲ھ — ۷۲۴ھ

تعارف: آپؒ صاحب جذب، صاحب کرامت اور اولیاء نامدار میں سے ہیں۔ آپ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔

آپ مادر زاد ولی تھے۔ آپ کو بہت بلند مرتبہ عطا ہوا۔ روایت ہے کہ آپؒ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دریا سے جس وقت نکالا اسی وقت سے آپؒ مست الست ہو گئے اور اسی دن سے شرف الدین بو علی قلندر کہلانے لگے۔ آپ پانی پت کے صاحب ولایت تھے اور پانی پت میں رہتے تھے۔

عبادت و ریاضت: آپ نے اکتساب علم کے لیے بہت محنت کی اور جب علوم ظاہری پر عبور حاصل کر لیا تو آپؒ نے مسجد قوت الاسلام میں واعظ کہنا شروع کر دیا۔ ایک دن کا واقعہ ہے آپؒ مسجد میں واعظ فرما رہے تھے کہ ایک درویش آیا اور با آواز بلند یہ کہہ کر چلا گیا کہ شرف الدین جس کیلئے تو پیدا ہوا ہے اس کو بھول گیا؟ کب تک اس قیل و قال میں رہے گا۔ چنانچہ اس دن سے آپ نے کتابیں دریا میں ڈال دیں اور مجاہدہ اور ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

آپؒ ایک عرصہ تک دریا میں کھڑے عبادت میں مشغول رہے حتیٰ کہ پنڈلیوں کا گوشت مچھلیاں کھا گئیں۔ آپ نے دریائے چناب کے کنارے (چنیوٹ ضلع جھنگ) پر ایک مدت تک چلہ کشی کی۔ آپؒ قطب مینار کے پاس مسجد میں کافی عرصہ تک مجاہدات، عبادات و ریاضت میں مشغول رہے۔

تقویٰ: آپؒ خطیب اور مفتی تھے لیکن آپؒ نے اپنی کتابیں دریا میں ڈال دیں تمام مال و اسباب راہِ خدا میں خیرات کر دیا۔ عبادت و ریاضت میں مشغول ہو کر قلندری اختیار کر لی۔ ۞

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

۶۳۴ھ — ۷۲۵ھ

تعارف: آپؒ محبوبِ خدا، سرِ حلقہ اولیاء، اہل صفا تھے۔ آپؒ غوثی، قطبی اور فردانیت کے مقامات سے گزر کر مرتبہ محبوبی تک پہنچ گئے تھے۔ اس لیے محبوبِ الٰہی کہلائے۔ سبحانہ تعالیٰ نے آپؒ کو سلطان المشائخ کے خطاب سے ممتاز فرمایا۔

آپؒ بخارا کے رہنے والے تھے۔ والدین کے ساتھ ہندوستان آئے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ فیض میں داخل ہو کر بیعت سے سرفراز ہوئے اور خلعت خلافت آپؒ کو عطا ہوئی۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے آغاز جوانی میں تیس سال تک نہایت سخت مجاہدے کیے۔ آخری تیس سال تک دنیاوی فتوحات اور بلندی اقبال کے حاصل ہونے کے باوجود اسی قدر عبادتیں کیں جو کسی کے وہم میں نہیں آ سکتیں۔ آپؒ کی عمر اسی سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ آپ ہر نماز باجماعت ادا فرماتے اور ادائیگی نماز کے لیے اپنے بالاخانے جو ایک بلند عمارت تھی اتر کر مسجد تشریف لے جاتے۔

عمر کے اس حصہ میں بھی آپؒ ہمیشہ روزہ رکھتے اور آدھی روٹی اور تھوڑی سی سبزی کے ساتھ افطار فرماتے۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد بہت تھوڑی دیر آرام فرماتے اور پھر اٹھ کر ساری رات عبادتِ الٰہی میں گزار دیتے اور جب آپؒ فجر کی نماز کے لیے تشریف لاتے تو استغراق کی وجہ سے آپؒ کی

آنکھیں سرخ ہوتی تھیں۔

تقویٰ: ایک مرتبہ آپؒ اپنے مرشد حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؒ کا پاجامہ پھٹا ہوا تھا۔ آپؒ نے فوراً اپنا پاجامہ ان کو عنایت کر دیا۔ آپؒ نے فوراً پہلے پاجامہ کے اوپر پہن لیا مگر جلدی میں آزار بند ایک طرف لٹک گیا۔ یہ دیکھ کر بابا صاحب نے فرمایا نظام الدین اپنے ازار بند پر نگاہ رکھو اور اسے مضبوطی سے باندھ۔ آپؒ نے فرمایا انشاء اللہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل ہوگی چنانچہ اسی وجہ سے آپؒ نے عمر بھر شادی نہ کی اور عورتوں سے دور رہے۔ آپؒ جو کی روٹی اور ابلی ہوئی سبزی کھاتے اور اسے بھی کھاتے ہوئے رونے لگتے کہ نہ جانے کتنے اللہ کے بندے بھوکے ہوں گے میرا دل کھانے کو نہیں کرتا۔

سلطان غیاث الدین تغلق نے جاگیریں نذرانے اور تحائف آپ کی خدمت میں بھیجے تو آپؒ نے یہ کہہ کر واپس بھجوا دیئے کہ یہ جاگیریں اور مال و زر ہم فقیروں کو زیب نہیں دیتے۔ ہماری ضرورتیں پوری کرنے والا اللہ ہے وہ کارساز اور ہمارے لیے کافی ہے۔

❀❀❀❀❀

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

۶۵۱ھ — ۷۲۵ھ

تعارف: آپؒ اولیاء اللہ بھی تھے اور پاک نفس انسان بھی۔ آپؒ جمیع کمالات ظاہری و باطنی میں بے نظیر اور حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب ترین مرید تھے۔ جن کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے میں بیشتر اوقات اپنے وجود سے اکتا جاتا ہوں مگر امیر خسروؒ سے کبھی نہیں اکتاتا۔

آپؒ فرماتے تھے اگر ایک قبر میں دو انسانوں کا دفن کرنا جائز ہوتا تو میں وصیت کرتا کہ امیر خسروؒ کو میرے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا جائے۔ اس سے آپؒ کے مرتبے اور روحانیت کے مقام کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کا تعلق بادشاہوں کے ساتھ تھا اس کے باوجود آپؒ صوفی منش تھے۔ آپؒ شاعری کے ساتھ ساتھ عبادت الٰہی میں بھی مصروف رہتے۔ ہر رات تہجد کے وقت سات سپارے قرآن مجید پڑھتے۔ ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: اے ترک تیری مشغولی کا کیا حال ہے؟ آپؒ نے فرمایا: اے شیخ کچھ عرصہ سے آخری شب دوران عبادت گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا: الحمد للہ تھوڑا ظہور شروع ہو گیا ہے۔

تقویٰ: حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپؒ نے اپنا سارا مال و اسباب غربا اور مساکین میں تقسیم کر دیا اور حزن و ملال کے باعث عالم جاودانی سے رحلت فرما گئے۔

❁❁❁

حضرت ابن الغارض الحمودی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۶۳۲ھ

تعارف: آپ صاحب جمال بھی تھے اور صاحب کمال بھی۔ آپ جلیل القدر ولی اللہ اور روحانی پیشوا ہونے کے ساتھ ساتھ شاعرانہ ذوق بھی رکھتے تھے۔

آپ بنی سعد قبیلے کے ایک عظیم فرزند تھے۔ آپ کا نام عمر تھا اور آپ کے والدین فکر معاش کی تلاش میں مصر چلے آئے تھے۔ آپ کو زندگی میں جنت کی بشارت دی گئی۔

عبادت و ریاضت: آپ نے بچپن سے ہی جنگلوں میں رہ کر عبادت اور ریاضت شروع کردی تھی۔ آپ پیدائش کے بعد سے ہی ماہِ رمضان میں سحر سے افطار تک دودھ نہ پیتے تھے۔ عہدِ جوانی میں اکثر روزے سے رہتے اور رات دن عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں بہت عرصہ قیام فرما کر یادِ الٰہی میں گزارا۔

تقویٰ: آپ بہت متقی اور پرہیزگار تھے۔ تمام عمر تنگدستی میں گزار دی۔ لیکن کسی سے نہ کچھ طلب کیا اور نہ قبول فرمایا۔

حضرت شیخ رکن الدین الفتح شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ

۶۴۵ھ — ۷۳۵ھ

تعارف: آپؒ اولیاء عالی مقام، صاحب اسرار اور صاحبِ حال بزرگ تھے۔ آپؒ شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے تھے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ بی بی راستیؒ رابعہ عصر اور حافظ کلام اللہ تھیں۔ روزانہ ایک قرآن ختم کرنا آپؒ کا معمول تھا۔ آپؒ کا نام رکن الدینؒ اور کنیت ابوالفتح تھی۔ لقب فضل اللہ ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ سات سال کی عمر سے نماز روزہ کے پابند تھے۔ نماز ہمیشہ باجماعت پڑھتے۔ نماز تہجد، اشراق و چاشت اور نوافل کے پابند تھے۔ بارہ سال کی عمر میں آپؒ نے قرآن پاک حفظ کر لیا۔ ماہِ رمضان کے علاوہ عاشورہ محرم میں بھی روزے رکھتے۔

ذکر خفی و جلی، مراقبہ و محاسبہ آپؒ کے معمولات میں شامل تھا۔ ریاضت، عبادت اور مجاہدہ میں ہر وقت مشغول رہتے تھے۔ کشف قلوب، طئے ارض و طئے لسان میں دس سال کی عمر سے ممتاز تھے۔

کمالات صوری و معنوی آپؒ کو پچیس سال کی عمر میں حاصل ہو گئے تھے۔ عبادت، ریاضت، زہد و تقویٰ، تفرید و عفو وفا، جود و سخا، مروت، بردباری، کسرِ نفسی اور اخلاق میں آپؒ بے نظیر تھے۔

آپ کی خوراک جو کی روٹی اور بغیر نمک کے اُبلی ہوئی سبزی تھی۔ جبکہ آپؒ کے لنگر سے سینکڑوں لوگ روزانہ کھانا کھاتے اور ان کی خاطر مدارت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تھے۔

تقویٰ: سلطان علاؤالدین آپؒ کا بہت معتقد تھا۔ آپ جس دن دہلی میں رونق افروز ہوتے تو دو لاکھ تنکہ بطور نذرانہ وشکرانہ آپ کی خدمت میں بھیجتا اور جس روز دہلی سے روانہ ہوتے تو پانچ لاکھ تنکہ پیش کرتا۔ لیکن آپؒ ساری کی ساری رقم درویشوں اور غرباء ومساکین میں تقسیم فرما دیتے۔

حضرت مخدوم حسام الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

۶۳۵ھ — ۷۳۵ھ

تعارف: آپؒ علوم ظاہرو باطنی کے جامع اور مجاہد میدان تجرید تھے۔ آپؒ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نسبت رکھتے تھے۔ آپؒ کے خاندان والوں نے ہندوستان میں سلسلہ رشد و ہدایت جاری کیا۔ آپؒ کا اصل نام شیخ عثمان تھا۔ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو مرید کیا۔ تو آپؒ کو حسام الدین کا لقب عطا فرمایا۔ اس دن سے آپؒ کا نام حسام الدین مشہور ہو گیا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے تمام عمر ریاضت و عبادت میں گزار دی۔ آپؒ ہر وقت باوضو رہتے اور اگر معمولی اونگھ آ جاتی تو دوبارہ وضو کرتے۔ آپؒ شہر سے دور ویران میں آباد ہونے کی متمنی تھے لیکن حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے منع فرمایا کہ ویرانے میں رہنے سے شہرت ہوتی ہے اور شہرت عبادت میں حائل ہوتی ہے۔

تقویٰ: دو مشہور بزرگ حضرت علاؤ الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ آپؒ کی ملاقات کے لیے آئے۔ آپؒ کی کٹیا میں نہ ٹھکانے کی بیٹھنے کی جگہ تھی نہ کھڑکی نہ دروازہ۔ حضرت حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ان کیلئے پرانی چٹائی بچھا دی اور ان کے سامنے بغیر نمک کے کھچڑی پیش کی۔ جب دونوں مہمان رخصت ہونے لگے تو ایک نے آپؒ کو چادر اور دوسرے نے ایک چاندی کا سکہ پیش کیا۔ آپؒ نے قبول فرما لیا اور جب وہ رخصت ہونے لگے تو ان سے کہا میرے درویش بھائیو میں آپؒ دونوں کو خالی ہاتھ رخصت نہیں کرنا چاہتا۔ لہٰذا آپؒ میرے نذرانے قبول کریں۔ جس بزرگ نے چادر دی تھی ان کو چاندی کا سکہ اور جس نے چاندی کا سکہ پیش کیا تھا اس کو چادر دے دی۔ ❁❁❁

حضرت حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ علیہ

۶۳۹ھ — ۷۳۷ھ

تعارف: آپؒ عارف کامل تھے۔ آپؒ کا تعلق خاندان بنو ہاشم سے تھا۔ بنو امیہ کے مظالم سے تنگ آ کر آپؒ کے اجداد نقل مکانی کر کے بغداد کے نواح اور بعد میں ہندوستان سندھ اور کیچ مکران تک چلے آئے۔ آل رسول ﷺ ہونے کی وجہ سے لوگوں نے مقامی حکمرانوں کو ہٹا کر آپؒ کے اجداد کو کیچ مکران کا حکمران بنا دیا۔

عبادت و ریاضت: حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اشارہ غیبی اور خدا کی منشا کے عین مطابق آپؒ نے اقتدار کو چھوڑ کر اپنے نانا سید احمد نو ختہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں طویل اور دشوار گزار سفر اختیار کر کے راہنمائی حاصل کرنے پہنچ گئے اور نانا کی نگرانی میں عبادات اور ریاضتیں کرنے لگے۔ راہ سلوک کی لگن کی وجہ سے آپؒ کا کھانا پینا اور سونا جاگنا حرام ہو گیا۔

مراتب سلوک کے مزید حصول کے لیے بغداد میں حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بیعت ہونے کی درخواست کی۔ حضرت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارے مرشد ابھی عالم وجود میں نہیں آئے۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے تمہارے مرشد ہوں گے۔ ان کا انتظار کرو۔ چنانچہ آپؒ نے مرشد کے انتظار میں اپنا وقت ریاضت اور عبادت میں گزارنا شروع کر دیا۔

تقویٰ: کیچ مکران کی حکمرانی چھوڑ کر جب آپؒ نے خلوت نشینی اختیار کر لی تو

آپؒ کے کئی کئی روز فاقہ میں گزر جاتے۔

ایک مرتبہ سلطان غیاث الدین تغلق کا ایک وزیر آپؒ کی ملاقات کے لیے آیا تو آپؒ اپنے کپڑوں میں پیوند لگا رہے تھے۔ وزیر اور ان کے مصاحبین کے دل میں خیال پیدا ہوا ان بزرگ کو خدا نے ٹھکانے کا لباس بھی نہیں دیا۔

آپؒ نے کشف سے ان کے دل کا حال معلوم کر لیا اور فرمایا جب ہمارے آقا کملی والے صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کام خود کرتے تھے تو ان کی اتباع کرنے میں ہمیں کیوں تامل ہو۔

حضرت جلال الدین سلہٹی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۷۴۰ھ

تعارف: آپ کا شمار عظیم المرتبہ بزرگوں میں ہوتا ہے۔ آپ مولانا روم کے شہر تونیہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب شیخ الشیوخ محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے عالم و فاضل تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ سلسلہ سہروردیہ کے معروف بزرگ سید احمد کبیر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ تھیں۔

عبادت و ریاضت: آپ نے اپنے ماموں سید احمد کبیر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر عبادت اور ریاضت میں مصروف ہو کر راہ سلوک کی منزل طے کیں۔ آپ اپنے ماموں سے اجازت لے کر سال ہا سال تک جنگلوں میں عبادت الٰہی میں مصروف رہے۔ آپ نے طویل عرصہ ایک غار میں عبادت اور روزہ سے گزارا۔ مگر رفتہ رفتہ لوگ آپ کے مراتب سے واقف ہو گئے تو آپ کو مجبور کر کے جنگل سے واپس لے آئے۔ واپس آ کر آپ نے ریاضت و عبادت کا سلسلہ جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو فیوض و برکات سے نوازا۔

تقویٰ: طویل ریاضت کے بعد آپ جب حضرت شیخ کبیر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جانے لگے اور شہری آبادی کے قریب پہنچے تو لوگ آپ کے استقبال کیلئے راستے کے دونوں جانب کھڑے تھے۔ ان لوگوں میں شہر کی جوان اور خوبصورت لڑکیاں بھی شامل تھیں اور ان میں ہر ایک کی خواہش تھی کہ شاہ صاحب اس کی طرف توجہ دیں۔ لیکن آپ نے کسی لڑکی کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا۔ لڑکیوں کو مایوسی ہوئی۔ آپ کے اس طرز عمل سے حضرت شیخ احمد کبیر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اندازہ لگایا کہ آپ عمر بھر مجرد رہیں گے اور ان کا یہ اندازہ حرف بحرف پورا ہوا۔

حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۷۵۷ھ

تعارف: آپؒ پیشوائے مشائخ کبار میں سے تھے۔ آپؒ تسلیم و رضا میں بے نظیر تھے۔ آپ کا علم وافر اور احوال مستور (پوشیدہ) تھا۔ آپؒ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مرید، خلیفہ تھے اور آپؒ کی مسند پر متمکن ہوئے۔ آپؒ حسنی سید تھے۔ حضرت سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دہلی میں بڑے بڑے مشائخ گزرے ہیں لیکن آج کل شیخ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ چراغ روشن کیے ہوئے ہیں۔ اس دن سے آپؒ چراغ دہلوی کے نام سے مشہور ہوئے۔

عبادت و ریاضت: علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد جب آپؒ کو ہر علم میں کمال حاصل ہو گیا تو آپؒ پچیس سال کی عمر میں سب کچھ چھوڑ کر مجاہدہ نفس میں مشغول ہو گئے۔ آپؒ بڑے عبادت گزار تھے۔ سات سال تک ایک درویش کے ساتھ جنگلوں میں پھرتے رہے۔ عموماً روزہ سے ہوتے اور جنگلی پھلوں سے روزہ افطار کرتے۔ ۴۳ سال کی عمر میں دہلی پہنچے اور سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر آپؒ نے سخت مجاہدے کیے۔

ایک دن آپؒ نے امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ خلوت کے وقت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کریں کہ اگر فرمان ہو تو بندہ صحرا یا پہاڑوں میں جا کر عبادت میں مشغول ہو جائے۔ لوگوں کی آمد و رفت سے

عبادت میں خلل واقع ہوتا ہے، جس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپؒ کی درخواست سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی تو حضرت نے فرمایا: اسے کہہ دو لوگوں میں رہ کر جور و جفا برداشت کرنا چاہیے اور اس کے لیے بخشش اور عطا سے کام لینا چاہیے۔ آپؒ بتیس سال سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ کا حق ادا کرتے رہے۔

تقویٰ: ایک مرتبہ آپ کا لباس چوری ہو گیا۔ لوگوں نے آپ کو چور کے لیے بد دعا کا مشورہ دیا لیکن آپؒ نے فرمایا: میرے مرشد نے مجھے حکم دیا تھا لوگ تمہیں عمر بھر تکلیفیں پہنچائیں گے اور اذیت میں مبتلا رکھیں گے لیکن تم نے نہ صرف برداشت کرنا ہے بلکہ ان کے ساتھ عفو و درگزر، مہربانی اور مروت سے پیش آنا ہے۔ اس لیے میں اس کے حق میں ہدایت کی دعا کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ آپؒ حجرہ خاص میں عبادت میں مشغول تھے کہ تراب نامی شخص نے آپؒ پر خنجر سے حملہ کر دیا۔ آپؒ کو گیارہ زخم لگے، کافی خون نکلنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آئے تو طبیب کے منع کرنے کے باوجود فرمایا کہ تراب کو میرے سامنے لاؤ۔ آپؒ کے مریدوں نے تراب کو آپؒ کی خدمت میں پیش کیا جس کو انہوں نے پکڑ رکھا تھا۔ آپؒ نے اسے بیس روپے دے کر رخصت کر دیا اور معذرت طلب کی کہ مجھ پر ضرب لگانے میں جو تکلیف ہوئی ہے یہ اس کا معاوضہ ہے اور مریدین کو اسے آزاد کر دینے کا حکم فرمایا۔

❁❁❁❁❁

حضرت شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۷۶۰ھ

تعارف: آپ قطب ولایت اور جمیع فضائل مشائخ سے موصوف تھے۔ آپ حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ سلطان المشائخ کی نظر شفقت میں آپ نے پرورش پائی اور توجہ خاص سے اعلیٰ مقام و مراتب سے سرفراز ہوئے۔

عبادت و ریاضت: آپ نے اپنی عمر عزیز اپنے آباؤ اجداد کی خانقاہ میں حق تعالیٰ کی محبت اور عبادت میں گزار دی۔ کم یا زیادہ جو کچھ کھانے اور پہننے کو مل جاتا اس پر قناعت کر کے عبادت میں مشغول رہتے۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کا جب نام لیتے یا سنتے تو آپ پر گریہ طاری ہو جاتا۔

تقویٰ: سلطان محمد تغلق نے اپنے درباری صدر جہاں کے ذریعہ دو گاؤں کی ملکیت کا پروانہ آپ کی خدمت میں بھیجا۔ صدر جہاں کے بے حد اصرار اور منت سماجت کے باوجود آپ نے قبول کرنے سے انکار فرمایا۔ دوسری مرتبہ سلطان محمد تغلق نے اپنے بھتیجے فیروز تغلق کو ایک لاکھ تنکہ دے کر آپ کی خدمت میں بھیجا اور اسے ہدایت کی کہ خواہ کچھ ہو تم یہ رقم قبول کروالانا۔ جب فیروز تغلق نے یہ رقم آپ کی خدمت میں پیش کی تو آپ نے فرمایا: میں درویش ہوں چاولوں کی تھوڑی سے کھچڑی کھاتا ہوں اتنی رقم لے کر کیا کروں گا؟ لیکن فیروز تغلق نے جب اپنی مجبوری اور شاہی حکم سے آپ کو آگاہ کیا تو آپ نے دو ہزار تنکے لیے اور یہ دو ہزار تنکے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات کی درستی کروانے کے بعد جو رقم بچی حاجت مندوں میں بانٹ دی۔ ❁

حضرت جلال الدین محمد کبیر الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۷۶۵ھ

تعارف: آپ صاحب کشف وکرامات وصاحب مقامات جلیلہ تھے۔ آپ مادرزاد ولی تھے۔ بچپن سے ہی آثار بزرگی نمایاں تھے۔ آپ کا سلسلہ نسبت چند واسطوں سے امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذی النورین رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہے۔ آپ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔

عبادت وریاضت: آپ کا تعلق امرائے پانی پت سے تھا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضرت مخدوم بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگاہ پر رونق افروز تھے۔ آپ گھوڑے پر سوار وہاں سے گزرے۔ حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو گھوڑے پر سوار دیکھ کر فرمایا: زہے اسپ وزہے سوار (کیا خوش قسمت گھوڑا اور کیسا خوش قسمت سوار) یہ سن کر آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔ گھوڑے سے فوراً اترے اور گریبان چاک کر کے جنگل کی راہ لی۔ چالیس سال عبادت وریاضت میں گزار دیئے۔ آپ نے اس قدر ریاضت اور مجاہدے کیے کہ آپ کا نفس آپ کے بدن مبارک سے بھوک کی شدت کی وجہ سے جدا ہو گیا۔ آپ نے ایک سوستر سال عمر پائی آخری عمر میں استغراق کا یہ حال تھا کہ نماز کے وقت آپ کے کان میں تین مرتبہ حق، حق، حق کہا جاتا۔ تب آپ کو ہوش آتا اور نماز ادا فرماتے۔

تقویٰ: آپ کے صاحبزادے ایک کیمیاگر سے کیمیا سیکھنا چاہتے تھے۔ جب آپ سے ذکر کیا تو آپ نے حجرے کی دیوار پر تھوکا تو حجرہ سونے کا ہو گیا۔ صاحبزادے سے فرمایا کیا کیمیا سیکھنا بہتر ہے؟

سلطان فیروز شاہ تغلق نے آپ کو نذرانہ پیش کیا تو آپ نے رد فرما دیا۔ ❁

حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ

۶۶۱ھ — ۷۸۲ھ

تعارف: آپؒ کا شمار مشائخ کبار میں ہوتا ہے۔ آپؒ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ آپؒ کا خاندان عرب کے سادات کی ایک شاخ سے متعلق تھا۔ جس کا نسب نامہ عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف تک جا پہنچتا ہے۔ آپؒ روحانی اور علمی اعتبار سے بہت اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔

عبادت و ریاضت: عبادت، ریاضت اور مجاہدے میں آپؒ یکتا تھے۔ آپؒ فرماتے تھے: عبادات اولیاء کا سرمایہ ہے۔

آپؒ راج گڑھ کے پہاڑی علاقہ میں غاروں اور پُر مشقت سلسلہ میں عبادت و ریاضت میں تیس برس تک مشغول رہے اور جب حکم ربی ہوا تو آپؒ نے غار سے نکل کر آگرہ کے جنگلات میں مجاہدے اور نفس کشی شروع کر دی۔ ان جنگلات میں آپؒ نے بارہ سال تک مجاہدے کیے۔ ان جنگلات میں خونخوار درندے اور عجیب وغریب حشرات الارض تھے مگر انہوں نے آپؒ کو بالکل گزند نہ پہنچائی۔

ان جنگلات میں ہندو جوگی بھی گیان دھیان اور تپیا میں مشغول تھے۔ آپؒ نے ان کو علمی مباحثوں سے قائل کر کے دائرہ اسلام میں شامل فرمایا۔ آپؒ ترک و تجرید میں اپنی مثال آپ تھے۔

تقویٰ: راج گڑھ کے پہاڑی علاقہ کی غار میں آپؒ یادِ الٰہی میں مشغول تھے تو آپؒ کی والدہ کا بھیجا ہوا ملازم آپؒ کے لیے کھانا لے کر غار میں آیا۔ آپؒ

نے خادم سے پوچھا تم کو میرا پتہ کیسے معلوم ہوا؟ خادم نے عرض کی جب آپ اس طرف آ رہے تھے میں نے آپ کی والدہ صاحبہ کے حکم سے آپ کا پیچھا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کھانا ایک طرف رکھ کر فوراً یہاں سے چلے جاؤ اور والدہ صاحبہ کی خدمت میں عرض کرنا کہ جس نے رزق کا وعدہ کیا ہے وہی یہاں پہنچائے گا آپ فکر نہ کیا کریں۔ دوسرے دن خادم پھر کھانا لے کر آ گیا تو آپ نے پوچھا تم نے میرا پیغام والدہ صاحبہ کو نہیں دیا تھا؟ تو ملازم نے کہا دیا تھا۔ آپؒ کی والدہ صاحبہ نے فرمایا ہے کہ جس رازق نے تجھ سے رزق کا وعدہ کیا ہوا ہے میں اسی کے حکم سے یہ کھانا بھیجتی ہوں۔ آپ نے پھر اشارہ کیا کہ کھانا وہاں رکھ دے۔ آپ کی والدہ نے خادم سے پوچھا کہ کیا میرا بیٹا کھانا کھاتا ہے۔ تو خادم نے عرض کی میں نے کھاتے نہیں دیکھا۔ دوسرے دن آپ کی والدہ نے شیر خرمہ تیار کیا اور خادم کو کہا کہ میرے بیٹے کو کہنا کہ میرا حکم ہے کہ تمہارے سامنے کھائے ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی۔ آپ نے خادم سے والدہ کا حکم سن کر حکم کی تعمیل میں ایک خرمہ منہ میں ڈال لیا۔ خرمہ چباتے ہی آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ آپ کا منہ کھلا تھا۔ چیونٹیوں کی ایک بڑی فوج نے آپ کے منہ میں داخل ہو کر ایک ایک ذرہ منہ سے نکال لیا۔

❁❁❁❁❁

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ

۷۰۷ھ — ۷۸۲ھ

تعارف: آپؒ کا شمار عظیم المرتبت اولیاء کرام میں ہوتا ہے۔ آپؒ پابند شریعت اور متبع سنت تھے۔ آپؒ کا اصلی نام سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپؒ نے ۳۶ مرتبہ حج بیت اللہ کیا اور مصر، شام، عراق، بلخ اور بخارا کا سفر اختیار کر کے لاتعداد بزرگان دین اور اہل طریقت کی خدمت میں حاضری دی۔ آپؒ نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں حصول علم کیلئے قیام کیا اور شیخ مکہ عبداللہ یافعی اور شیخ مدینہ عبداللہ مطری سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔ آپؒ نے عید کے دن حضرت بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی اور مراقبہ کر کے عیدی طلب کی تو آپؒ کو مخدوم جہانیاں کے لقب سے نوازا گیا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بہت عبادت گزار تھے اکثر اوقات روزہ سے رہا کرتے تھے۔ پانچوں نمازوں کے علاوہ چاشت، اشراق، تہجد اور نوافل بھی کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ آپؒ متبع سنت تھے اور ساری رات جاگ کر عبادت کرنے کو خلاف سنت کہا کرتے اور فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "انا اصلی و انام" یعنی میں نماز بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں۔

تقویٰ: آپؒ حج پر روانہ ہوئے تو آپؒ کے پاس نہ سواری تھی نہ زادہ راہ۔ کسی نے آپؒ کو سواری کیلئے گھوڑا دیا۔ آپؒ کا ایک ہمراہی بیمار ہو گیا۔ تو آپؒ نے اسے گھوڑا عنایت کر دیا اور خود پیدل مکہ معظمہ پہنچ گئے اور جب مکہ معظمہ سے ایران تشریف لائے تو شیراز کے حکمران نے زرو جواہر کے کئی تھال آپؒ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپؒ نے یہ سارا مال مقروض لوگوں اور جن کی جوان بیٹیاں شادی کے لائق تھیں میں تقسیم کر دیا۔ جس سے سینکڑوں بچیوں کی شادی ہوگئی اور مقروض لوگوں کا قرض ادا ہو گیا۔ ❁

حضرت سید امیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

۷۱۴ھ — ۷۸۴ھ

تعارف: آپ ترکستان کے شہر ہمدان میں پیدا ہوئے۔ آپ کا شجرہ نسب مختلف واسطوں سے ہوتا ہوا حضرت حسن بن علی بن ابو طالب تک جا پہنچتا ہے۔ آپ اکیس سالوں میں مختلف ممالک کا سفر اختیار کر کے چودہ سو اولیائے کرام کی زیارت سے فیض یاب ہوئے۔ آپ نے نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ضیاؤ الدین نجمی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے روحانیت کے اسرار و رموز سیکھے اور فیوض و برکات حاصل کیں۔ اسی لیے آپ کبروی اور سہروردی بھی کہلائے۔ آپ باکمال صوفی اور عارف باللہ تھے۔

عبادت و ریاضت: آپ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں روم میں قیام پذیر تھا۔ ایک رات نماز تہجد کیلئے اٹھنے کا ارادہ کیا۔ سردیوں کی یخ بستہ رات تھی۔ میرے نفس نے مجھے مجبور کیا کہ گرم بستر پر سویا رہوں۔ میں نے اسی وقت نفس کی سرکشی کو توڑا اور برف پر چلنا شروع کر دیا۔ پھر میں نے برف کو توڑا اور اس کے پانی سے غسل کیا اور پھر میں متواتر چالیس یوم تک اسی طرح غسل کرتا رہا۔ اس کے بعد میں نے سات سال تک صرف تہبند باندھا۔ کرتا نہیں پہنا اور کئی دن فاقے سے گزار دیئے اور اپنے آپ کو مجاہدے میں اس قدر ڈالا کہ سوکھ کر کانٹا ہو گیا۔

تقویٰ: آپ کو سفر کے دوران اٹھائیس روز بھوکا پیاسا رہنا پڑا۔ آپ نے عہد کیا کہ کسی شخص سے کوئی چیز طلب نہ کروں گا۔ بادشاہ امیر تیمور آپ کا عقیدت مند تھا اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ آپ کی خدمت میں نذرانے کے طور پر نقدی اور جاگیر دینے کی بہت کوشش کی مگر آپ نے ہر مرتبہ قبول کرنے سے انکار فرمایا۔ ❁

حضرت شیخ ضیاءُ الدین نخشبی رحمۃ اللہ علیہ

۶۹۲ھ — ۷۹۱ھ

تعارف: آپؒ بلند مرتبہ کے بزرگ تھے۔ آپؒ اہلِ علم اور صوفی تھے۔ آپؒ کے علم و عرفان اور زہد ورکوع کی وجہ سے ایک خلقت آپؒ کی مرید اور معتقد ہو گئی۔ آپؒ کے درس کے دور دور تک چرچے تھے۔ آپؒ صاحب تصنیف تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ ہمیشہ گوشہ تنہائی میں رہتے تھے۔ آپؒ نے کم عمری میں علوم ظاہری اور علوم باطنی پر دسترس حاصل کر لی۔

آپؒ بچپن سے ہی زاہد اور عبادت گزار تھے۔ آپؒ نے ننانوے سال عمر پائی اور تمام عمر نہایت پاکیزگی کے ساتھ ریاضت، تالیف و تصنیف اور درس میں گزار دی۔

تقویٰ: ایک شخص آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ حضرت میں نے دنیا چھوڑ دی ہے اور اب آپؒ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں۔

آپؒ نے فرمایا: شوق سے رہو مگر کب تک میرے ساتھ رہو گے۔ ایک روز مجھے بھی مرنا ہے، پھر تم کیا کرو گے؟ اس شخص نے کہا جب ایسا وقت آئے گا تو میں اللہ کا سہارا پکڑ لوں گا۔ آپؒ نے فرمایا بے وقوف جب بعد میں تم نے خدا کا سہارا اختیار کرنا ہے تو ابھی سے تو اسی سے وابستہ ہو جا تاکہ تمہیں کسی غیر اللہ کے سہارے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ یہ آپؒ کا تقویٰ تھا کہ آپؒ غیر اللہ کا سہارا نہ لیتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی ایسا کرنے سے منع فرماتے تھے۔

❁❁❁❁❁

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنائی رحمۃ اللہ علیہ

۶۸۸ھ — ۸۰۸ھ

تعارف: آپؒ غوث الوقت اور یگانہ روزگار تھے۔ علم لدنی کے دروازے آپؒ پر کشادہ تھے۔ آپؒ مادرزاد ولی تھے۔ آپؒ کی والدہ جب تک باوضو نہ ہوتیں آپؒ دودھ نہیں پیتے تھے۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے آپؒ کو پیدائشی طور پر والایت سے سرفراز فرمایا۔ آپؒ جب قرآن مجید قرأت سے پڑھتے تو زمان و مکان اور شجر و حجر پر وجد طاری ہو جاتا تھا۔ آپؒ جب جید علماء اور مشائخ کے سامنے کوئی دقیق مسئلہ پیش کرتے تو جید علماء ورطہ حیرت بن جاتے آپؒ علم و فضل کی آبشار تھے۔

عبادت و ریاضت: والد کی وفات کے بعد آپؒ سمنان کے بادشاہ بن گئے لیکن آپؒ حکومت کے کاموں سے زیادہ وقت عبادت میں گزارتے۔

ایک دن دوران عبادت حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور مختصر گفتگو کے بعد آپؒ کی زندگی میں انقلاب آ گیا۔ آپؒ کو امورِ سلطنت سے کوئی دلچسپی نہ رہی اور آپؒ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مسجد کے حجرے میں معتکف ہو گئے۔

دو سال تک اس کام میں مشغول رہنے کا یہ نتیجہ ظاہر ہوا کہ آپؒ کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی روحانیت کی زیارت ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکار اویسیہ تعلیم فرمائے۔

آپؒ ماہ رمضان میں دوران عبادت شب بیدار رہتے۔ ستائیسویں شب ماہ رمضان میں آپؒ کو دوبارہ خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے

آپؒ کو فرمایا: ایک شخص دو سلطنتیں نہیں سنبھال سکتا اور آپؒ کو ہندوستان جانے کا حکم دیا۔ آپؒ نے سمنان کی حکومت چھوٹے بھائی کے حوالے کر دی اور والدہ سے اجازت لے کر ہندوستان روانہ ہو گئے۔ آپؒ نے ایک سو نوے اولیائے کرام سے فیض حاصل کیا اور بنگال پہنچ کر حضرت شیخ علاؤ الحق بنگالی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل کیا اور مرشد کی خدمت میں رہ کر چار سال تک سخت عبادت اور ریاضت اور مجاہدے کیے اور تکمیل وارشاد کو پہنچے۔

تقویٰ: امیر تیمور نے امیر جمشید بیگ کو بے شمار لعل و جواہر دے کر آپؒ کی خدمت میں بھیجا۔ آپؒ نے سب لعل و جواہر لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ اس بات پر امیر جمشید بیگ بڑا چراغ پا ہو گیا اور کہنے لگا۔ حضرت یہ لعل و جواہر ہم نے سالوں کی جنگوں میں لڑائی اور تباہی کے ذریعے حاصل کیے تھے۔ جن کو آپؒ نے اس طرح ضائع کر دیا۔ اس پر آپؒ نے فرمایا تم کو جواہر کی پرکھ ہی نہیں ورنہ تم پتھر کی بجائے خدا کی عبادت کرتے۔ آپؒ کا فرمان کا ایسا اثر ہوا کہ امیر جمشید بیگ آپؒ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گیا اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔

❁❁❁❁❁

حضرت شیخ نور الحق قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ

۷۲۲ھ — ۸۱۸ھ

تعارف: آپؒ بڑے عالی مقام بزرگ تھے۔ حلقہ عارفان اور اقطاب میں آپؒ محبت ترین اور ممتاز تھے۔ آپؒ کے خاندان کے افراد بنگال کی حکومت کے وزیر تھے اور ان کا شمار امراء میں ہوتا تھا مگر آپؒ نے پوری زندگی دین کی خدمت کیلئے وقف کردی۔ آپؒ ہی کی وجہ سے بنگال میں اسلام کی شمع روشن ہوئی۔

عبادت و ریاضت: عبادات اور ریاضات میں آپ اس قدر مجاہدہ کرتے تھے کہ طاقت بشرہ سے باہر تھا۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت میں کنویں میں الٹا لٹک کر صلوٰۃ معکوس ادا کرتے تھے۔ رات کو آپؒ چار سو رکعت پڑھتے۔ سوز و درد کی وجہ سے آپؒ پر ہر وقت گریہ جگر سوزی طاری رہتا تھا۔ آپؒ آٹھ سال تک اپنے مرشد کے گھر کے ایندھن کے لیے لکڑیاں کاٹ کر لاتے رہے۔ مشائخ عظام کی بہت خدمت گذاری کرتے اور مشائخ عظام کے عرس کے موقعوں پر پانی بھرتے رہتے۔

تقویٰ: آپؒ کے خاندان کے افراد حکومت بنگال میں وزیر تھے۔ ان لوگوں نے بہت کوشش کی کہ آپؒ کوئی حکومتی عہدہ قبول کرلیں لیکن آپ نے نہ کوئی حکومتی عہدہ قبول کیا اور نہ ان کی مالی مدد قبول کی۔ تنگ دستی میں تمام زندگی بسر کردی۔

حضرت سید محمد گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ

۷۲۱ھ — ۸۲۵ھ

تعارف: آپؒ سیادت وعلم وولایت کے جامع اور اونچی شان کے بزرگ تھے۔ آپؒ سخاوت وفیاضی، قناعت وتوکل، عطاوبخشش کا پیکر تھے۔

آپؒ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ اس لیے آپؒ حسینی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپؒ کے بال بہت بڑے تھے اس لیے گیسودراز کہلائے جانے لگے۔

عبادت وریاضت: آپؒ عبادات ومجاہدات میں یگانہ عصر تھے۔ آپؒ رات کو بیدار ہوکر تہجد ادا کرتے اور تہجد کے بعد عبادات میں مشغول ہوجاتے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن اشراق کے بعد اپنے مرشد حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا: صبح نماز کیلئے جو وضو کرتے ہو طلوع آفتاب تک باقی رہتا ہے؟ میں نے عرض کی حضور کے صدقے باقی رہتا ہے۔ آپؒ نے فرمایا: اسی وضو سے اشرق پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی حضور کے صدقے پڑھوں گا۔ پھر فرمایا: اسی وضو سے دورکعت شکرالنہار اور استخارہ بھی پڑھ لیا کرو۔ عرض کی حضور کے صدقے پڑھوں گا۔ پھر فرمایا چاشت کی چار رکعت ملا لیا کرو۔ پھر فرمایا: رجب میں روضے رکھتے ہو میں نے عرض کی رکھتا ہوں پھر پوچھا شعبان میں بھی عرض کی جی ہاں۔

تقویٰ: آپؒ کا زہد وتقویٰ بے مثل تھا۔ سلطان فیروز شاہ بہمنی آپؒ کا عقیدتمند تھا۔ اس کی بہت کوشش کے باوجود آپؒ نے کبھی اس سے نذرانہ میں کوئی چیز قبول نہ فرمائی۔ ❁❁❁
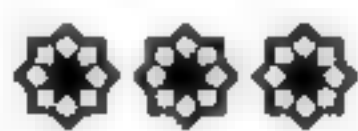
حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۸۳۴ھ

تعارف: آپ ولی زماں وقدوہ کاملان تھے۔ آپ غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ آپؒ کو علوم ظاہری و باطنی میں دستگاہ حاصل تھی۔ آپ صاحب کرامت بزرگ ہونے کے علاوہ شاعر بھی تھے۔

عبادت و ریاضت: آپ نے عبادت اور ریاضت کے لیے ایک گھنے جنگل میں ڈیرا جا جمایا اور یاد الٰہی میں اس طرح مشغول ہوئے کہ تن کا ہوش نہ رہا۔ تن پر جو لباس تھا وہ تار تار ہو کر رخصت ہو گیا۔ جنگلی درختوں کے پتوں اور چھال نے لباس کی جگہ لے لی۔ یاد الٰہی میں اس قدر محو ہوئے کہ سردی، گرمی اور برسات آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکے اور سولہ سال اسی حالت میں گزار دیئے۔

آپ نے بیابانوں میں کئی چلے کاٹے اور ہر وقت عبادت الٰہی میں مشغول رہے۔

تقویٰ: والی ریاست گجرات شیخ شاہ عالم کا بیٹا سخت بیمار ہوا۔ وقت کے مشہور طبیب علاج کر کر کے تھک چکے تھے۔ مایوسی کا عالم تھا۔ آپؒ اچانک وہاں تشریف لے گئے اور مٹی کے پیالے میں پانی کے چند گھونٹ شہزادے کو پلائے اور سر پر ہاتھ پھیرا۔ چند دن میں شہزادہ تندرست ہو گیا۔

والی گجرات شیخ شاہ عالم نے آپ کے قدموں میں دولت کا ڈھیر لا کر بطور نذرانہ رکھ دیا لیکن آپؒ نے اس میں ایک پائی بھی نہ لی۔

حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۸۳۷ھ

تعارف: آپؒ صاحب کرامت، صاحب عظمت ونعمت اور مستغرق بحر توحید تھے۔ آپؒ کا سلسلہ پدری چند واسطوں سے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر منتہیٰ ہوتا ہے۔ آپؒ حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ آپؒ کے مرشد نے آپؒ کو بحکم رب عبدالحق کے خطاب سے سرفراز فرمایا کیونکہ آپؒ اٹھتے، بیٹھتے، کھاتے، پیتے اور بات چیت کرتے تین بار آواز بلند حق، حق، حق کہتے تھے۔

عبادت وریاضت: آپؒ نے میدان تجرید وتفرید میں اس قدر مجاہدے کیے کہ کسی نے کم کیے ہوں گے۔ اس حد تک کہ آپؒ نے چھ ماہ تک ایک قبر میں مشغول عبادت رہے۔

آپؒ کی عمر سات سال سے کم تھی کہ والدہ جب تہجد کے لیے اٹھتیں تو آپؒ بھی اٹھ کر تہجد پڑھتے۔ ایک دن والدہ نے پدرانہ شفقت کی بناء پر فرمایا۔ بابا احمد ابھی تک تم پر فرض نماز واجب نہیں ہوئی اور تم نوافل میں اس قدر محنت کر رہے ہو۔ والدہ کی بات کو خلاف رضائے حق سمجھتے ہوئے فرمایا یہ ماں نہیں ہے راہ زن ہے جو اپنا کام تو کر رہی ہے مجھے حق تعالےٰ سے باز رکھنا چاہتی ہے۔ پس آپؒ نے گھر کو خیر باد کہہ دیا اور دہلی جو علماء اور مشائخ کا گڑھ تھا اپنے بڑے بھائی کے پاس چلے آئے۔ لیکن دلی میں سکون قلب حاصل نہ ہوا تو آپؒ دلی سے نکل کھڑے ہوئے اور جنگلوں اور بیابانوں میں عبادات میں

اس قدر مشغول ہو گئے کہ نہ کھانے کا ہوش تھا نہ پینے کا۔ سفر کی وجہ سے پاؤں میں چھالے پڑ گئے۔ آپؒ نے طویل عبادتیں، ریاضتیں اور مجاہدے کیے۔ استغراق کا یہ عالم تھا کہ جب کان میں تین مرتبہ حق، حق کہا جاتا تو ہوش میں آتے۔ آپؒ پچاس سال جامع مسجد میں اوّل وقت جاتے اور جھاڑو دیتے رہے لیکن مسجد جانے کا راستہ نہ جانتے تھے۔

تقویٰ: ایک مرتبہ رودولی کا حاکم محمد خان آپؒ کی خدمت میں آیا اور آپؒ کے داماد میاں جہان شاہ کو سات سو بیگھہ زمین کا فرمان لکھ کر دے گیا۔ جب آپؒ کو معلوم ہوا تو سخت طیش میں آ گئے اور شاہی فرمان کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرمایا کہ محمد خان کون ہوتا ہے اس طرح زمینوں کو تقسیم کرنے والا؟ جاؤ اس سے پوچھو یہ زمین اس کے پاس کہاں سے آئی جو درویشوں کو دے کر ان کو دنیا داروں کے جھمیلوں میں ڈال رہا ہے۔ اس نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔

حضرت بدیع الدین مدار رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۸۳۸ھ

تعارف: آپؒ پیدائشی ولی تھے۔ آپؒ کے والد سید علی کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہ تک جا پہنچتا ہے۔

آپؒ نے نوعمری میں ہی علم ظاہری و باطنی کے خزانے جمع کر لیے اور تبلیغ اسلام کے ایسے ایمان افروز کارنامے انجام دیئے جس پر تاریخ اسلام آج بھی فخر کرتی ہے۔

عبادت و ریاضت: ظاہری علوم کے حصول کے بعد روحانی منازل طے کرنے کے لیے آپ صوفی بزرگ حضرت طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے دستِ حق پر بیعت ہوئے اور ان کے حجرے میں عبادت و ریاضت میں اس قدر مشغول ہوئے کہ بھوک پیاس ہی مٹ گئی۔ آپؒ نے پیدل کئی حج کیے اور راستے میں بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری دی۔

تقویٰ: مروجہ علوم (حدیث، فقہ، تفسیر) میں آپؒ نے غیر معمولی دسترس حاصل کر لی۔ اس زمانے میں لوگوں کا رجحان کیمیا گری کے فن کا بہت زیادہ تھا۔ آپؒ کو بھی اس فن پر عبور حاصل ہو گیا۔ (کیمیا گری کا مطلب سونا بنانا) لیکن آپؒ نے کبھی اس پر عمل نہ کیا اور پوری زندگی تنگ دستی میں گزار دی اور کسی سے کبھی کوئی چیز قبول نہ کی۔

حضرت شیخ احمد کھٹو رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۸۴۸ھ

تعارف: آپؒ ماہتاب جمال ولایت، بلند مرتبہ بزرگ تھے۔

آپؒ حضرت بابا اسحاق مغربی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید، شاگرد اور خلیفہ و جانشین تھے۔ مشرق سے مغرب تک آپؒ کے کمالات کا شہرہ تھا۔

عبادت و ریاضت: عبادت، ریاضت اور مجاہدے آپؒ سے بہت منقول ہیں۔ اپنے مرشد کے وصال کے تین دن بعد آپؒ چلہ میں بیٹھ گئے۔ کھجور کے پچیس دانے اور وضو کے لیے ایک مشکیزہ پانی لے کر حجرہ کا دروازہ بند کر دیا اور چالیس روز بعد عید الفطر کے دن آپؒ حجرہ سے باہر تشریف لائے تو اکیس دانے کھجور طاق میں پڑے تھے۔ یعنی چالیس دن میں صرف چار دانے کھجور کھائے۔ اس کے بعد آپؒ دہلی جا کر مسجد خانجہان میں گوشہ نشین ہو گئے اور ریاضت شاقہ کرنے لگے۔ آپؒ کی خدمت میں خلقت کا اژدھام آنے لگا تو تنگ آ کر سفر پر روانہ ہو گئے اور بارہ سال تک عالمِ تجرید میں گامزن رہے اور حرمین شریفین اور دربار نبوی ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

تقویٰ: نواب مظفر خاں حاکم گجرات کی درخواست پر آپؒ نے گجرات میں سکونت اختیار کر لی۔

اس شہر کے لوگ بہت خوشحال تھے اور آپؒ سے بہت عقیدت رکھتے تھے لیکن آپؒ نے کبھی کسی سے کوئی رقم یا نذرانہ قبول نہیں فرمایا۔

حضرت سید ابراہیم تبولی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۸۸۰ھ

تعارف: آپؒ پیدائشی ولی تھے۔ آپؒ کو نہ کہیں سے خرقہ خلافت ملا نہ استادوں اور معلموں کی ضرورت پڑی۔ سرکار دو عالم ﷺ نے اس شیخ طریقت کو تعلیم دی۔ آپؒ سن آغاز سے قاہرہ (مصر) کی جامع مسجد کے باہر چنے فروخت کرتے تھے اور چنوں کا خوانچہ سامنے رکھ کر درود شریف پڑھتے رہتے اور اس قدر درود شریف میں مگن ہو جاتے کہ ارد گرد کا خیال نہ رہتا۔ اور جب درود شریف پڑھتے تو یوں محسوس ہوتا کہ زمین و آسمان، شجر و حجر، بشر و جن، چرند و پرند سب آپؒ کے ساتھ ذکر حبیب ﷺ میں غرق ہیں۔

عبادت و ریاضت: جب آپؒ کا شہر میں رہنا مشکل ہو گیا تو آپؒ تن تنہا جنگل میں نکل گئے۔ جہاں چاروں طرف ہُو کا عالم تھا۔ آپؒ رات دن ہر وقت درود شریف کا ورد کرتے رہتے۔ ذکر حبیب ﷺ میں نہ آپؒ کو کھانے پینے کی فکر تھی نہ اوڑھنے بچھونے کی۔ آپؒ نے طویل عرصہ صحراؤں اور ویرانے میں گزارا۔ آپؒ دن رات، سورج کے طلوع و غروب سے بے خبر رات دن نوافل اور درود شریف کے ورد میں مشغول رہتے اور آپؒ کی آنکھوں سے آنسو رواں رہتے۔

تقویٰ: آپؒ کے زہد و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ دمشق سے گراں قدر جبے اور نذرانے بھیجے گئے۔ آپؒ بھیجنے والوں کا دل رکھنے کے لیے پہن لیتے مگر اوپر رسہ لپیٹ لیتے تا کہ ان لباسوں کی ملائمیت اور نرمی سے سکون نہ میسر آئے اور زمین کھودنا شروع کر دیتے اور اس وقت تک کھودتے رہتے جب تک ریشمی لباس کا حال مزدوروں کے لباس جیسا نہ ہو جاتا۔ ❁❁❁

حضرت خواجہ حسین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۹۰۱ھ

تعارف: آپؒ جامع علوم معنوی وصوری ہیں۔ آپؒ حضرت حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ آپؒ صاحب کرامت بزرگ تھے اور عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا تھے۔ آپؒ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپؒ کے مکتوبات مشہور ہیں۔

عبادت و ریاضت: آپؒ اپنے مرشد حضرت شیخ کبیر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گجرات طویل عرصہ تک ریاضت، عبادت اور مجاہدے میں مشغول رہے۔ آپؒ اجمیر میں غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر خدمت اور عبادت کے لیے کئی عرصہ تک مقیم رہے۔

تقویٰ: آپؒ کے پاس جو جائیداد تھی مثلاً زمین اور باغ وہ آپؒ نے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر وقف کردی۔ آپؒ کے پاس سواری کے لیے ایک چھکڑا تھا اس کو آپؒ خود ہانکتے اور بیلوں کو خود چرانے کے لیے لے جاتے۔

سلطان غیاث الدین خلجی نے آپؒ کی خدمت میں نذرانہ اور تحائف پیش کیے آپؒ نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔

آپؒ کے لڑکے کے دل میں خیال آیا کہ اگر تحائف قبول کرلیں تو کیا اچھا ہو۔ آپؒ کو کشف سے یہ بات معلوم ہوئی تو لڑکے سے مخاطب ہوکر فرمایا یہ سانپ ہیں کیا سانپ کو بھی کسی نے پالا ہے؟

حضرت شاہ کمال کتھیلی رحمۃ اللہ علیہ

۸۳۵ھ — ۹۲۱ھ

تعارف: آپؒ صاحب کرامت اور صاحب تصرف بزرگوں میں سے تھے۔ جن کی نظیر اولیائے متقدمین میں کم نظر آتی ہے۔ آپؒ مقتدائے راہ دین تھے۔ آپؒ کو حضرت غوث الاعظم محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح پر فتوح سے براہ راست اویسی طریقے سے فیض حاصل تھا۔ آپؒ کی ذات باصفات کے ذریعہ سلسلہ قادریہ کو کافی فروغ اور عروج حاصل ہوا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ ریاضت اور مجاہدہ میں فقید المثال اور عبادت و فقر میں بے نظیر تھے۔ بچپن سے ہی آپؒ میں ترک و تجرید کے آثار نمایاں تھے۔ جنگلوں میں مصروف عبادت رہتے۔ اگر کھانے کو کچھ مل جاتا تو کھا لیتے ورنہ نہیں۔ آپؒ نے عراق، ایران، مشہد، نجف اشرف، تبریز، اصفہان کے دور دراز دشوار گزار سفر اختیار کر کے بہت سے کامل درویشوں سے ملے اور ان سے فیض باطنی سے مستفید ہوئے۔

تقویٰ: باوا اسپتل پوری کو آپؒ کی تنگدستی اور کئی کئی دن کے فاقے کا علم ہوا تو آپؒ کو پارس پتھر دیا اور عرض کی کہ اسے اگر لوہے سے مس کریں تو سونا بن جاتا ہے۔ جب کئی عرصہ کے بعد درِ دولت پر حاضر ہوا تو وہی تنگدستی دیکھ کر حیران ہوا اور عرض کی سنگ پارس کے ہوتے ہوئے یہ افلاس، یہ غربت اور ناداری۔ آپؒ نے فرمایا میں نے آپؒ کا دیا ہوا سنگ پارس دریا میں پھینکوا دیا تھا۔

❀❀❀❀❀

حضرت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ

۸۶۳ھ — ۹۲۳ھ

تعارف: آپؒ پیدائشی ولی تھے۔ آپؒ کی والدہ جو حافظ قرآن اور رابعہ عصر تھیں کو آنحضرت ﷺ اور حضرت علی کرم اللہ وجہ نے بشارت دی تھی کہ تیرے بطن سے بچہ مثل آفتاب پیدا ہوگا۔ عالم شیر خوارگی میں آپؒ اپنے جد امجد حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ماہِ رمضان میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتے تھے۔ آپؒ کے وعظ و تلقین اور کشف و کرامات کی وجہ سے بے شمار طالبان حق نے راہِ ہدایت پائی۔ آپؒ نے بادشاہ اکبر کے دینِ الٰہی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور احیائے دین کی روایت کو از سر نو تازہ کیا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ ساری ساری رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ آپؒ آدھی رات کو جنگل میں چلے جاتے اور مصروف عبادت رہتے۔

آپؒ کثرت سے روزے رکھتے اور نوافل پڑھتے۔ شیخ طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہتے ہوئے چلہ کشی کیا کرتے تھے۔

تقویٰ: آپؒ سلاطین اور امراء سے گریز کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حاکم سامانہ آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؒ نے فرمایا: آپؒ ہم فقیروں سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں اور ہم اہل دنیا سے حق تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

❁❁❁❁❁
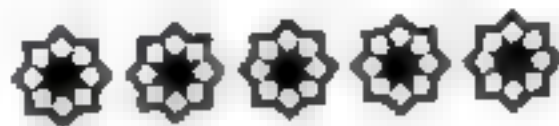
حضرت مخدوم عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۸۶۲ھ — ۹۴۰ھ

تعارف: آپؒ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؒ نے اپنی زندگی قرآن اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق بسر کی۔ اسلام اور انسانیت کی خدمت کو آپؒ نے اپنا شیوہ بنالیا اور اپنے اعمال کی بدولت غیر مسلموں کو مسلمان کرتے رہے۔ آپؒ عبدالقادر ثانی کے لقب سے مشہور ہوئے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کے والد شیخ محمد حسن جیلانی شاہی دربار سے وابستہ تھے۔ آپؒ بھی شاہی دربار سے وابستہ ہو گئے لیکن آپؒ کو سکون نہ ملا تو آپؒ نے شاہی ملازمت سے استعفیٰ دے کر دنیا داری کو خیر باد کہہ دیا اور دنیا داری کا ہر نشان خود سے جدا کرنے میں مشغول ہو گئے۔ خالق حقیقی کے عشق میں ایسے ڈوبے کہ اپنے آپ کو بھلا بیٹھے۔ دن رات سخت ریاضتوں اور مجاہدوں میں بسر کرنے لگے۔ نماز اور استغراق یا پھر مراقبہ کو شب و روز کا معمول بنالیا۔

تقویٰ: آپؒ کے والد شاہی دربار سے وابستہ تھے جب ان کا انتقال ہوا بادشاہ سکندر لودھی کا ایلچی تھیلوں میں بھری رقم آپؒ کے پاس لے کر آیا اور آپؒ سے کہا آپؒ کو معلوم ہے آپؒ کے والد کو شاہی دربار سے وظائف ملا کرتے تھے۔ آپؒ ان کے جانشین ہیں لہٰذا بادشاہ سلامت نے وظائف کی رقم آپؒ کے پاس بھیجی ہے اور آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ آپؒ نے قبول نہ فرمایا اور کہا ان کی زندگی کے خاتمہ کے ساتھ وظائف کا سلسلہ بھی بند کر دیا جائے کچھ عرصہ بعد جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ آپؒ کی مالی حالت اس قدر خراب ہوگئی ہے کہ فاقوں تک نوبت ہے تو ایک مرتبہ پھر آپؒ کی خدمت میں رقم بھیجی لیکن آپؒ نے قبول نہ فرمائی۔ ❁❁❁

حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

۸۶۰ھ — ۹۴۴ھ

تعارف: آپؒ صاحبِ کشف وکرامت تھے۔ آپؒ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پابند، کامل درویش اور بے نظیر عارف تھے۔ آپؒ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر منتہیٰ ہوتا ہے۔ آپؒ نے کئی کتابیں لکھیں۔ آپؒ کو شاعری کا شوق تھا۔ اور ''قدوس'' آپؒ کا تخلص تھا۔

عبادت و ریاضت: نوجوانی میں آپؒ نے حضرت شیخ احمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جھاڑو دینا شروع کر دیا۔ ایک روز آپؒ نے مزار کے اندر سے حق، حق کی ایسی آوازیں سنیں کہ خود رفتہ ہو کر حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے فیضاب ہوئے۔ آپؒ نے اسی دن سے پڑھنا لکھنا چھوڑ دیا اور علوم باطنی اور شغل باطنی میں ہمہ تن مشغول ہو گئے۔ آپؒ صائم الدہر عابد تھے۔ عبادتوں میں آپؒ کو نماز، ذکر الٰہی اور قرآن پاک کی تلاوت سے گہرا شغف تھا۔ شدید سردی اور برف باری میں پاؤں اور پنڈلیاں پھٹ جاتیں پھر بھی نماز پڑھتے رہتے۔ چار سو رکعتیں دن کو اور اتنی ہی رات کو ادا کرتے لیکن خشوع وخضوع کا یہ عالم تھا کہ موسم کی شدت سے بے نیاز عبادت الٰہی میں تندہی سے مصروف رہتے۔

تقویٰ: آپؒ نے طویل عرصہ شاہ آباد میں قیام فرمایا اس کے بعد آپؒ نے گنگوہ میں سکونت اختیار کر لی۔ بادشاہ سکندر لودھی اور افغان امراء آپ کے عقیدتمند تھے۔ اس کے باوجود آپؒ نے ان سے کبھی کوئی نذرانہ قبول نہ فرمایا۔ تنگدستی اور سادگی میں زندگی گزار دی۔ ❁❁❁

حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش ۸۸۴ھ

تعارف: آپؒ صاحب علم وفضل، جامع شریعت وطریقت بزرگ تھے۔ آپؒ نے اپنے سرچشمہ فیض وارشادات سے ایک عالم کو سرفراز فرمایا۔ آپؒ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ آپؒ کی دُعا سے شہنشاہ ہند اکبر کا بیٹا پیدا ہوا جس کا نام آپؒ کے نام پر سلیم رکھا جو بعد میں جہانگیر کے لقب سے مشہور ہوا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ زہد وتقویٰ، ریاضت ومجاہدات، ترک و تجرید، تحمل و بردباری میں یگانہ اثر تھے۔ جب تک آپؒ بہت کمزور اور ضعیف نہ ہو گئے آپؒ نے طئے کے روزے نہ چھوڑے۔

آپؒ نے حرمین شریف (مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ)، خراسان، بصرہ اور شام کا طویل سفر زیارات مقدسہ کے لیے کیا اور وہاں طویل عرصہ تک رہے اور پھر جب وطن واپس ہندوستان آئے تو فتح پور سیکری میں گوشہ نشین ہو کر عبادت اور ریاضت میں مشغول ہوئے۔

تقویٰ: آپؒ کا زہد وتقویٰ بے مثال تھا۔ آپؒ نے کبھی کسی سے کچھ قبول نہ فرمایا۔ شہنشاہ اکبر نے آپؒ کو قیمتی تحائف کے علاوہ جاگیر پیش کی اور رہنے کے لیے محل بنوا کر دینے کی پیشکش کی مگر آپؒ نے قبول نہ فرمایا۔ ساری عمر سادگی، فقر وفاقہ میں گزار دی۔

❀❀❀❀❀

حضرت شیخ علی بن حسام الدین متقی رحمۃ اللہ علیہ

۸۸۵ھ — ۹۷۵ھ

تعارف: آپؒ توکل اور استغنا کے پیکر تھے۔ سینے میں علم و دانش کا سمندر موجزن تھا۔ آپ زہد و تقویٰ میں بے مثل تھے۔ اس لیے لوگ آپ کو متقی کہہ کر پکارتے۔ آپؒ نے خود کو اللہ کی ذات میں فنا کر ڈالا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بہت عبادت گزار تھے۔ جنگل اور ویرانوں میں عبادت کے لیے چلے جاتے۔ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر گزر بسر کرتے۔

جب بڑھاپے نے آپؒ پر غلبہ کیا تو زہد و تقویٰ اور عبادت میں زیادہ اضافہ ہوگیا۔

بیماری کی وجہ سے رات کو دس بارہ مرتبہ پیشاب کی زحمت کرنا پڑتی لیکن خدا کا شکر ادا کرتے اور ہر بار وضو کر کے نوافل ادا کرنا شروع کر دیتے۔

تقویٰ: آپؒ نے کتابت کا پیشہ اختیار کیا ہوا تھا۔ اس سے جو کماتے بیواؤں اور حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتے۔

آپؒ کے کسی عقیدتمند نے کہا حضرت آپؒ کو بھی تو روپوں کی ضرورت ہوتی ہے پھر دوسروں کو کیوں دے دیتے ہیں؟

آپؒ نے فرمایا: بھئی میں اللہ کو قرض دیتا ہوں۔ میں نے سنا ہے اللہ کو قرض دینے سے بڑی وسعت اور خوشحالی آتی ہے۔

❁❁❁❁❁

حضرت سید محمد شاہ عالم رحمۃ اللہ علیہ

۹۰۸ھ — ۹۷۵ھ

تعارف: آپؒ علوم ظاہری اور باطنی اسرار رموز کے مرد میدان تھے۔ آپؒ کے حالات زندگی بصیرت افروز ہیں۔

آپؒ حضرت شاہ قطب عالم کے بیٹے تھے۔ آپؒ کی پیدائش کے وقت آپ کے والد استغراق میں چلے گئے اور اس کیف و مستی کے عالم میں آپؒ کو بتلایا گیا کہ نومولود کا نام سید محمد رکھا جائے اور اس کے ساتھ آپؒ کو سید عالم بھی بلایا گیا۔ اس طرح سے محمد کے ساتھ سید عالم کا لقب آپؒ کو اللہ تعالیٰ نے از خود عطا فرمایا۔

عبادت و ریاضت: آپ نے اپنی تمام عمر ریاضت، عبادت اور بزرگان دین کی نیک صحبت میں گزار دی۔ بڑے سے بڑے مصائب و مشکلات میں بھی آپؒ کے پائے اثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی۔ آپؒ کو بچپن سے ہی تصوف اور عبادت درود وظائف میں سبقت لے جانے کا شوق تھا۔

تقویٰ: گجرات کے بادشاہ پر سلطان خلجی مالوی نے حملہ کر دیا۔ وہ آپؒ کی خدمت میں مدد اور دعا کے لیے حاضر ہوا۔ آپؒ کی دعا کی برکت سے گجرات کے بادشاہ قطب الدین کو فتح نصیب ہوئی اس نے باسٹھ ہزار اشرفیاں شاہ علم کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کیں آپ نے لینے سے انکار فرمایا اور بادشاہ کے اسرار پر سکوت فرمایا۔

❁❁❁❁❁

حضرت جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ

۸۹۴ھ — ۹۸۹ھ

تعارف: آپؒ اپنے زمانے کے قطب وغوث تھے۔ ترک وتجرید میں یگانہ اور خلق سے بیگانہ تھے۔ آپؒ جامع شریعت اور طریقت تھے۔

آپؒ حضرت عبدالقدوس گنگوہیؒ کے مرید اور خلیفہ تھے اور تمام علوم ظاہری وباطنی کے جامع تھے۔

آپ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ پر منتہی ہوتا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپ کا زہد وتقویٰ بے مثال تھا۔ عبادت، ریاضت اور مجاہدہ میں ساری عمر گزار دی۔ اسی سال کی عمر تک ایک قرآن پاک روزانہ ختم کرنا آپ کا معمول تھا۔ ہر وقت عالم استغراق میں رہتے۔ اٹھارہ سال کی عمر سے آپ مجاہدات میں مشغول ہوئے۔ ہر قسم کی عبادات اور آداب شریعت پر سختی سے کاربند تھے۔

تقویٰ: ۹۸۰ھ میں شہنشاہ اکبر مرزا حکیم کی بغاوت کو فرو کرنے کی غرض سے پنجاب آیا تو آپ کی خانقاہ پر حاضر خدمت ہوا۔

آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ کثیر رقم پیش کی۔ آپ نے ساری رقم حاجت مندوں میں تقسیم کر دی اور اپنے پاس ایک پائی بھی نہ رکھی۔

❁❁❁❁❁

حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۹۹۰ھ

تعارف: آپؒ چرخ روحانیت پر ماہ کامل تھے۔ آپؒ صاحب عظمت و کرامت بزرگ تھے۔

آپؒ حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ یگانہ اوصاف بزرگ تھے۔

عبادت وریاضت: آپؒ کا تمام تر وقت ریاضت، عبادت اور مجاہدے میں صرف ہوتا۔ عمر کے آخری حصہ میں آپؒ پر خشیت الٰہی اس حد تک غالب آگیا کہ دوران عبادت آپؒ روتے رہتے تھے۔

آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ میری نگاہ جب اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور استغنا پر پڑتی ہے تو مجھے اپنی تمام عبادتیں اور اطاعتیں کمتر نظر آتی ہیں۔

تقویٰ: آپؒ کی خدمت میں کسی نے گلاب کا پھول پیش کیا تو آپؒ نے گلاب کے پھول پر درود شریف پڑھ کر ہدیہ بارگاہ الٰہی اور بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کر دیا اور دُعا کی اے اللہ یہ فقیر کا نذرانہ قبول فرما۔

حضرت شیخ امان پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۹۹۷ھ

تعارف: اللہ کی برگزیدہ ہستی شیخ عبدالملک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ دنیائے تصوف کے عظیم صوفی تھے۔ آپؒ توحید پرستی کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپؒ کے مرشد شیخ محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو بیعت کرنے کے بعد امان اللہ کا لقب عطا فرمایا اور آپؒ اسی نام سے مشہور ہوئے۔

عبادت وریاضت: آپؒ بہت عبادت گزار تھے۔ ساری رات عبادت الٰہی میں بسر ہوتی۔ کچھ لوگ رات سے صبح تک آپؒ کے حجرے میں جھانکتے تو آپؒ کو نوافل میں مصروف پاتے۔ لوگ حیران ہوتے کہ یہ ساری رات عبادت میں گزارتے ہیں تو پھر سوتے کس وقت ہوں گے؟

ابتدا میں آپؒ باجماعت نماز پڑھتے اور امامت بھی فرماتے لیکن آخری عمر میں جب سورۃ فاتحہ قرأت کرتے تو "ایاک نعبد و ایاک نستعین" رقت انگیز آواز میں ادا فرماتے اور بے ہوش ہو جاتے۔ اس لیے باجماعت نماز ترک کر کے آپؒ تنہائی میں نماز ادا فرمانے لگے۔

تقویٰ: آپؒ کا جب وقت آخر آن پہنچا تو آپؒ کے مرید اور عقیدتمند رونے لگے۔ آپؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا تم اس بات پر رنجیدہ ہو کہ میں مالک حقیقی سے ملنے کیوں جا رہا ہوں؟ اپنے ابدی ٹھکانے پر کیوں لوٹ رہا ہوں؟ کیا یہی تمہاری محبت ہے؟ تمہیں ذرا برابر اس کی خوشی نہیں کہ میں اپنے رب کے پاس جا رہا ہوں۔ ❁❁❁

حضرت جمال الدین سید موسیٰ پاک شہید ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۵۳ھ — ۱۰۰۱ھ

تعارف: آپؒ قطب العالم، سلطان المحققین اور عمدہ الواصلین تھے۔ قدرت نے آپ کو بہت ہی اعلیٰ جبلی صفات سے سرفراز فرمایا۔

آپ کے مورث اعلیٰ حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے۔

عبادت و ریاضت: آپ نے نہایت قلیل عرصہ میں علوم متداولہ، قرآن و حدیث میں مہارت حاصل کرنے کے بعد زہد و ریاضت اور عبادت سے علوم باطنی میں کمال حاصل کر لیا۔

آپؒ ساری ساری رات عبادت الٰہی میں گزار دیتے اور اس ڈر سے کہ نیند نہ آ جائے، آنکھوں میں نمک ڈال لیتے۔

آپ رات دن ذکر جہر، تلاوت کلام پاک اور وظائف میں بغیر کھائے پیئے گزار دیتے۔ آپ فرماتے تھے میں نے نو سال کی عمر سے یہ وظائف شروع کیے اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی وظیفہ ترک کیا ہو۔

تقویٰ: آپ کا تقویٰ بے مثال تھا۔ تمام عمر کسی کا دیا ہوا کھانا اس وجہ سے نہ کھایا کہ آیا یہ رزق حلال سے ہے یا نہیں۔

حضرت عبدالاحد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۰۰۷ھ

تعارف: آپؒ اپنے دور کے بڑے کامل بزرگ تھے۔ آپ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم تھے۔

آپؒ کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کو بیعت کر لیا اور دوسرے درویشوں سے علیحدہ کمرہ دے دیا جس میں آپؒ طویل عرصہ ہر وقت عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔

آپؒ نے ایک مدت گوشہ نشینی میں گزار دی۔ ساری ساری رات جاگ کر عبادت الٰہی میں مگن رہا کرتے۔

آپؒ فرمایا کرتے تھے: خدا تعالیٰ رات کو آرام کرنے سے نہیں ملتا بلکہ اس کو حاصل کرنے کے لیے اپنا چین اور سکون قربان کرنا پڑتا ہے۔

تقویٰ: آپؒ صاحب تقویٰ تھے اور فرمایا کرتے تھے میرے استغفر اللہ کہنے میں جو کمی پائی جاتی ہے میں اس کے لیے بھی استغفار کرتا ہوں۔

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

۹۷۱ھ — ۱۰۱۲ھ

تعارف: آپؒ اپنے دور کے قطب زماں اور ولی دوراں تھے۔ آپؒ مادر زاد ولی تھے۔ آپؒ علمی فضائل اور باطنی کمالات میں یکتا تھے۔ آپؒ منفرد حیثیت کے ولی، مصلح اور مشائخ تھے۔ جس شخص کے فیضان صحبت سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جیسا یگانہ روزگار تربیت پائے اس کے منصب و مقام کی بلندی کے متعلق کیا رائے ہوسکتی ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا اور دس سال کی عمر میں دیگر مسائل اسلامی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد علوم باطنی کے حصول کے لیے جید علماء اور اولیاء کرام کی خدمت میں ماوراالنہر کا دور دراز کا سفر اختیار فرمایا اور وہاں تیس سال رہے۔ آپؒ عبادت و ریاضت میں ہر وقت مشغول رہتے اور کئی کئی روز تک مراقبے میں محو ہو جاتے اور دنیا و مافیا سے بالکل بے خبر ہو جاتے۔ آپؒ اس قدر صحرائے نوردی فرماتے کہ چلتے چلتے آپؒ کے پاؤں میں چھالے پڑ جاتے۔

تقویٰ: آپؒ لاہور میں مقیم تھے کہ یہاں قحط پڑ گیا۔ آپؒ نے اپنی خوراک گھٹا دی حتیٰ کہ کئی کئی روز فاقہ کرتے۔ مریدین سے گندم اکٹھی کرتے اور شام کو قحط زدگان میں تقسیم فرماتے۔ آپؒ فرماتے جس دن ایک بھی فاقہ زدہ شخص میرے در سے خالی پیٹ لوٹا وہ میری زندگی کا بدترین دن ہوگا۔

حضرت میراں موج دریا رحمۃ اللہ علیہ

۹۴۰ھ — ۱۰۱۳ھ

تعارف: آپؒ نجیب الطرفین، یگانہ عصر، کامل اور جریدہ روزگار ہستی تھے۔ آپؒ سادات خاندان کے چشم و چراغ اور حضرت جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے قرابت دار تھے۔ آپؒ کا نام سید میراں محمد شاہ تھا۔

آپؒ کی طبیعت میں جلال تھا۔ جب کبھی جلال میں آتے نوازشات و عنایت کی بارش برسا دیتے جس سے رحمت خداوندی کے دریا بہنا شروع ہو جاتے۔ موج دریا کی اس صفت کے پیشِ نظر مریدوں اور عقیدت مندوں نے آپؒ کو موج دریا کا خطاب دیا اور آپؒ موج دریا ہو گئے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے ریاضت اور عبادت کے بڑے بڑے مقام ایک محدود عرصہ میں سر کر لیے۔ آپؒ کا معمول تھا کہ آپؒ دن بھر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے اور ساری رات ذکر و فکر میں بسر کر دیتے۔ آپؒ نے سخت سے سخت مجاہدات کیے۔

تقویٰ: شہنشاہ محمد اکبر آپؒ کا عقیدت مند تھا اور آپؒ کی خدمت میں ننگے پاؤں حاضر ہوتا۔ اکبر بادشاہ نے بٹالہ میں آپؒ کو جاگیر بطور نذرانہ پیش کی آپؒ نے قبول فرمائی۔ آپؒ نے لاہور میں مدرسہ تعمیر کرایا۔ جہاں علوم و معرفت کے تشنگان دور دراز سے آتے۔ ان سب کو رہائش، خوراک اور بود و باش کا خرچہ آپؒ کے لنگر سے چلتا اور یہ سارا خرچہ بٹالہ کی جاگیر سے آتا۔ جاگیر کی آمدنی سے آپؒ ایک روپیہ بھی اپنی ذات پر خرچ نہ کرتے۔ ❀❀❀

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ

۹۲۰ھ — ۱۰۲۴ھ

تعارف: آپؒ پاک باطن اور صاحب معرفت بزرگ تھے۔ آپؒ حقائق و عرفان کے جوہری تھے۔ آپؒ خدا رسیدہ بزرگ و عالم تھے۔

آپؒ نے کئی کتابیں تحریر فرمائیں۔ آپؒ کا سلسلہ نسبت کئی واسطوں سے حضرت موسیٰ المرقعہ بن حضرت محمد تقی الجواد علیہ السلام سے ملتا ہے۔

آپؒ شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کو علوم باطنی حاصل کرنے کا شوق ہوا تو آپؒ کو اویسی طریقے پر غوث الاعظم محی الدین حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے عشق پیدا ہوا اور شہر چھوڑ کر آپؒ نے جنگل کی راہ لی اور کئی سال تک جنگلوں میں عبادت اور ریاضت میں مشغول رہے۔

آپؒ رات دن ہمہ وقت عبادت الٰہی میں مصروف رہتے۔

تقویٰ: آپؒ زاہد و متقی تھے۔ اکثر اپنے آپؒ سے مخاطب ہو کر فرماتے:

اے ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ اپنے بزرگ و برتر کا بندہ بن اور مال و زر کا قیدی نہ بن۔

حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۷۱ھ — ۱۰۳۴ھ

تعارف: آپ مخزن شریعت، معدن طریقت وحقیقت ہیں۔ آپ جامع علوم شریعت تھے۔ آپ کو نسبت مرادیت ومحبوبیت حاصل تھی۔ آپ کا نسب پدری ستائیس واسطوں سے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہے۔ مجدد الف ثانی آپ کا خطاب ہے۔

عبادت وریاضت: عبادت وریاضت، مجاہدہ، توکل وقناعت، تسلیم ورضا میں آپ یگانہ عصر تھے۔ آپ نصف رات سے نماز تہجد تک عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ آپ جب ضعیف ہو گئے اور بیمار رہنے لگے تب بھی عبادات وظائف، ذکر ومراقبہ، نماز تہجد اور شریعت وطریقت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔

تقویٰ: شہنشاہ جہانگیر نے آپؒ کو شاہی دربار میں طلب کیا۔ جب آپ شاہی دربار میں تشریف لے گئے تو آپ نے درباری آئین کی پابندی نہ کی اور بادشاہ کو تعظیمی سجدہ نہ کیا جس کی وجہ سے آپ کو قلعہ گوالیار میں نظر بند کر دیا گیا۔ آپؒ نے خندہ پیشانی سے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ خلفاء، مریدین اور معتقدین کو تاکید فرمائی کہ کسی قسم کی شورش برپا نہ کریں۔

❁❁❁❁❁

حضرت شیخ طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ

۹۸۴ھ — ۱۰۴۰ھ

تعارف: آپؒ سلسلہ قادریہ میں اپنے عہد کے قطب تھے۔علوم ظاہری و باطنی میں یکتائے روزگار و منفرد تھے۔علم شریعت و طریقت میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو عالم، فاضل اور کامل کے الفاظ سے یاد فرمایا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے اپنے مرشد شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر سخت عبادات اور ریاضتوں سے منزل مقصود پائی۔آپؒ رات دن عبادت الٰہی میں مشغول رہتے اور بکثرت نوافل ادا فرماتے۔

تقویٰ: امرا اور رؤسا کو کسی حال میں آپؒ کے پاس آنے کی اجازت نہ تھی۔ایک مرتبہ حاکم لاہور نے آپؒ کی خدمت میں آنے کی بہت کوشش کی لیکن آپؒ نے اجازت نہ دی۔آپؒ کے پاس بکثرت نذرانے آتے لیکن آپؒ قبول نہ فرماتے۔

شاہجہان جب تخت نشین ہوا تو اس نے گراں قدر رقم آپؒ کی خدمت میں روانہ کی لیکن آپؒ نے قبول نہ فرمائی۔اپنی ضرورت پر لوگوں کی ضرورت کو ترجیح دیتے۔

موسم سرما میں درویشوں کو خود بستر اور لحاف لا کر دیا کرتے اور خود ساری رات سردی میں بغیر لحاف کے نوافل میں گزار دیتے۔

❁❁❁❁❁

حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ

۹۵۸ھ — ۱۰۴۵ھ

تعارف: آپ قطب زماں تھے۔ آپ افعال واقوال اور اشغال میں ممتاز تھے۔ آپ شریعت، حقیقت اور طریقت سے آراستہ تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب اٹھائیس واسطوں سے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہے۔

عبادت و ریاضت: بارہ سال کی عمر میں علوم ظاہری سے فارغ ہو کر دنیا اور دنیاوی تعلقات سے کنارہ کش ہو گئے اور جنگلوں اور بیابانوں میں تلاش حق کے لیے عبادت، ریاضت اور مجاہدے میں مشغول ہو گئے۔ آپ رات کے وقت کوزے کا پانی پھینک دیتے۔

شروع شروع میں ایک سانس لے کر رات گزار دیتے اور جب ضعیف ہو گئے تو چار سانس لے کر رات گزار دیتے۔

کئی کئی روز تک بھوکے رہتے۔ تیس سال تک آپ کے ہاں کچھ نہ پکا۔ آپ ہر وقت استغراق کی حالت میں رہتے۔ گھر میں ایک بوریا بچھا تھا جس پر ساری رات عبادت الٰہی میں گزر جاتی۔

تقویٰ: ایک مرتبہ عصا لے کر چلے دو قدم چلے ہوں گے عصا پھینک دیا اور فرمایا: وہ شخص عصا کا کیوں سہارا لے جس نے حق تعالیٰ سبحانہ کا سہارا لیا ہو۔

حضرت شاہ بلاول رحمۃ اللہ علیہ

۹۷۶ھ — ۱۰۴۶ھ

تعارف: آپ اہل تحقیق، صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ آپ حضرت شیخ ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپؒ کے دادا سید عیسٰی رحمۃ اللہ علیہ ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپؒ کی طبیعت میں جلال بہت تھا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ زہد و عبادت میں امتیازی شان رکھتے تھے۔ بہت زیادہ ریاضت و عبادت کی وجہ سے آپؒ کے چہرے سے آثار ریاضت نمایاں تھے۔ آپؒ بہت کم غذا استعمال کرتے۔

ساگ آپؒ کو مرغوب تھا۔

رات میں تین قرآن پاک ختم کرتے۔

تقویٰ: ایک رات چور آپؒ کے گھر میں چوری کی نیت سے داخل ہوا۔ لیکن داخل ہوتے ہی اندھا ہو گیا اور اسے باہر نکلنے کا راستہ نظر نہ آتا تھا۔

آپؒ نے صبح ہونے پر ملازم کو فرمایا کہ گھر میں ایک مہمان رات بھر سے بھوکا ہے اس لیے اسے کھانے کے لیے دگنا دو۔

❁❁❁❁❁
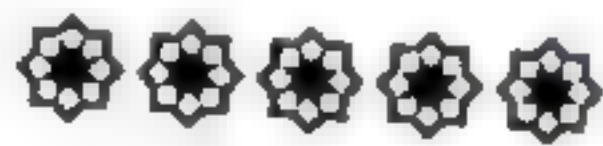
حضرت باباشاہ جمال رحمۃ اللہ علیہ

۹۴۴ھ — ۱۰۴۹ھ

تعارف: آپؒ اپنے عہد کے اکابر مشائخ میں سے تھے۔ آپ صاحب کمال ولی کامل تھے۔ جو جمال و جلال میں یکساں تھے۔

آپؒ سادات نسب سے تھے اور آپؒ کا شجرہ و سلسلہ مختلف واسطوں سے ہوتا ہوا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

عبادت و ریاضت: راہ طریقت اور حقیقت پر چلنے کے لیے آپؒ نہایت ہی صالح نیک نہاد و عہد ساز بزرگ حضرت پیر گرا بیگ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور آپؒ کی تربیت میں رہ کر آپؒ نے بہت مجاہدے، چلہ کشی اور سخت عبادات اور ریاضتیں کیں۔

آپؒ طویل چلہ کشی فرمایا کرتے تھے بلکہ زندگی کے آخری سال تو آپ نے چلہ کشی میں گزارے۔ آپؒ کے مجاہدات، عبادات اور چلہ کشی کا یہ عالم تھا کہ آپؒ کا وصال بھی چلہ کشی کے دوران ہوا۔

تقویٰ: شہنشاہ جہانگیر شاہ جہان آپ کے ارادت مندوں میں شامل تھے۔ مگر آپؒ نہ ان سے کچھ لیتے اور نہ کسی اور سے۔ بلکہ آپؒ کے خزانے ہر ایک کے لیے کھلے تھے۔ جو بھی آپؒ کے در پر آتا روحانی اور مادی دولت سے سرفراز فرماتے۔

حضرت مادھولال حسین رحمۃ اللہ علیہ

۹۴۵ھ — ۱۰۵۶ھ

تعارف: آپؒ جمالِ معرفت اور کمالِ حقیقت سے آراستہ ہیں۔ آپؒ کا شمار اہلِ طریقت و معرفت میں ہوتا ہے۔ آپؒ کا نام شیخ حسین رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپؒ سرخ لباس پہنتے تھے جس کی مناسبت سے آپؒ لال حسین کے نام سے پکارے جانے لگے۔ آپؒ کا شرب قلندرانہ تھا۔ آپؒ قطبِ زماں حضرت بہلول رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے چھبیس سال تک سخت عبادت و ریاضت کی۔ ہر روز ایک قرآن پاک ختم کرنا آپؒ کا معمول تھا۔ مجاہدے اور چلہ کشی کر کے آپؒ نے ایسی نفس کشی کی کہ باکمال بن گئے۔ آپؒ قائم اللیل اور شب زندہ دار بزرگ تھے۔ دریائے راوی کے کنارے پر رات بھر کھڑے ہو کر پورا قرآن پاک پڑھا کرتے۔ آپؒ نے بارہ سال حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دیتے رہے اور ساری رات عبادت اور تلاوت قرآن پاک کرنا آپؒ کا معمول بن گیا۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رات آپؒ کو آپؒ کی اس عبادت کے صلہ میں ولایت سے سرفراز فرمایا۔

تقویٰ: شہنشاہ جہانگیر نے عالمِ شہزادگی میں ایک عرصہ آپؒ کی خدمت میں گزارا۔ شہنشاہ اکبر کے حرم کی شہزادیاں اور بیگمات آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کرتیں۔ اس کے باوجود آپؒ نے تمام عمر سادگی اور تنگ دستی میں گزار دی۔ ❁❁❁

حضرت سیدنا شاہ امیر ابوالعلی رحمۃ اللہ علیہ

۹۶۰ھ — ۱۰۶۲ھ

تعارف: آپؒ قطب دوراں تھے۔ آپؒ صاحب نسبت اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ عفوو درگزر، قناعت و توکل میں یگانہ روزگار تھے۔

سخاوت، عطاو بخشش کے لیے مشہور تھے۔ علوم ظاہر و باطن میں دستگاہ حاصل تھی۔ آپؒ والد ماجد کی طرف سے حسینی سید تھے۔

عبادت و ریاضت: ریاضت، مجاہدات، ترک و تجرید، فقر و فاقہ میں آپؒ یگانہ روزگار تھے۔ آپؒ کے نانا حضرت خواجہ فیض رحمۃ اللہ علیہ راجہ مان سنگھ کے پاس نظامت کے عہدے پر متمکن تھے۔ جب وہ شہید ہوئے تو ان کی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے راجہ مان سنگھ نے آپؒ کے نانا کے عہدے پر آپؒ کا تقرر کر دیا۔ لیکن آپ زندگی کے اس انداز سے مطمئن نہ تھے۔ اس لیے آپؒ نے اس منصب سے استعفیٰ دے دیا اور راہِ حق کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔

آپؒ نے خواب میں چند بزرگوں کو دیکھا جن کا چہرہ مبارک آفتاب سے زیادہ روشن تھا۔ ان حضرات نے آپؒ کو طریقہ آبائی اختیار کرنے کی ہدایت کی۔ اس خواب کے بعد آپؒ دنیا سے دل برداشتہ ہوگئے اور دنیا سے کنارہ کش ہو کر سخت عبادت اور ریاضت میں مشغول ہوگئے۔ اکثر وقت مراقبہ میں گزارتے۔

ایک دن مراقبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوئے اور ان کی ہدایت کے مطابق اجمیر شریف حضرت غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

کے مزار کی زیارت کے لیے روانہ ہو گئے۔ دہلی پہنچ کر حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر حاضری دی اور عبادات الٰہی میں مصروف رہے۔

بوقت روانگی اجمیر شریف آپؒ نے اپنا تمام مال و متاع راہِ خدا میں لٹا دیا اور صرف ایک چادر سفید اور تہبند باندھ کر روانہ ہو گئے۔

آپؒ تمام عمر عبادت الٰہی میں رات دن مصروف رہے۔

تقویٰ: دریا جمنا کے کنارے آپؒ کی ملاقات ایک جوگی سے ہوئی جس نے آپؒ کو ایک ڈبیہ پیش کی۔ آپؒ نے دریافت فرمایا کہ ڈبیا میں کیا ہے؟ جوگی نے جواب دیا اکسیر ہے اور اکسیر کی صفت یہ ہے کہ ایک رتی بھر تانبے پر ملنے سے تانبا سونا ہو جاتا ہے۔

آپؒ نے وہ ڈبی دریا میں پھینک دی اور فرمایا۔

سادھو جی، انسان خود اکسیر ہے۔ ایسی صورت میں دوسری اکسیر کی تدبیر کرنا انسان کی تحقیر ہے۔

حضرت شاہ دولہ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۰۷۵ھ

تعارف: آپؒ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپؒ کو علوم ظاہر و باطن میں دسترس حاصل تھی۔ آپؒ تعلیمات تصوف کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ آپؒ کا سلسلہ طریقت حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔ آپؒ نے مشائخ چشتیہ سے بھی فیوض باطنیہ حاصل کیے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بچپن میں یتیم ہو گئے تو ایک شخص نے آپؒ کو ہندو لالہ کے پاس فروخت کر دیا۔ آپؒ نے ہندو لالہ کے گھر کئی سال خدمات سرانجام دیں لیکن جب آپ سن شعور کو پہنچے تو آپؒ میں حیرت انگیز خاصیت پیدا ہو گئی آپؒ جو کچھ فرماتے وہ سچ ثابت ہوتا۔ اس سے متاثر ہو کر ہندو لالہ نے آپؒ کو آزاد کر دیا۔ آزاد ہونے کے بعد آپ جلیل القدر صوفی بزرگ حضرت سید سرمست رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بیعت ہوئے۔ آپؒ نے کئی سال مرشد کی خدمت میں رہ کر سخت عبادت اور ریاضات کر کے فیض باطنی حاصل کیا۔ آپؒ عبادات و ریاضت، مجاہدات اور ترک و تجرید، فقر و فاقہ اور قناعت و توکل میں یگانہ روزگار تھے۔ آپؒ کے حجرہ میں ایک بوسیدہ چٹائی تھی جس پر آپؒ عبادت کرتے اور سو بھی جاتے۔

تقویٰ: آپؒ کو جو کچھ خزانہ غیب سے ملتا بے دریغ سائلین پر خرچ کر دیتے۔ آپؒ کا لنگر اتنا بڑا تھا اور اس سے اتنے لوگ کھانا کھاتے کہ یہ امرا اور ملوک کی بارگاہ لگتی۔ آپؒ کے تعمیر کردہ کنویں۔ سرائے اور پل آج بھی موجود ہیں جن کو دیکھ کر شاہی عمارات کا دھوکہ ہوتا ہے۔ ❀❀❀

حضرت محمد معصوم ولی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۰۷ھ — ۱۰۷۹ھ

تعارف: آپؒ امام ربانی، قطب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے۔ آپؒ کی پیدائش کی بشارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؒ کے والد کو دی اور نومولود کا نام محمد معصوم رکھنے کا حکم دیا۔ آپؒ صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔ علم شریعت وطریقت پر آپؒ کو مکمل عبور حاصل تھا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے کم عمری میں قرآن پاک حفظ کرلیا اور گیارہ سال کی عمر میں تحصیل علم کی تکمیل کرلی اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ والد کی وفات کے بعد آپؒ ان کے حجرہ میں مقیم ہو کر رات دن عبادت میں مصروف رہنے لگے۔ آپؒ بچپن سے روزہ کے پابند تھے۔ ماہِ رمضان میں دن کے وقت والدہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔ اب تو کثرت سے روزے رکھنے لگے اور اکثر وقت مراقبہ میں گزر جاتا۔ حج بیت اللہ کے علاوہ آپؒ نے دنیا بھر کے گوشے گوشے کا کٹھن اور دور دراز سفر اختیار کر کے اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دی اور فیوض و برکات حاصل کیے۔

تقویٰ: آپؒ کی خدمت میں دن بھر لوگوں کا تانتا بندھا رہتا۔ امیر و فقیر، بادشاہ و گدا سب ہی ایک صف میں بیٹھتے۔ آپؒ کے دربار میں کسی میں امتیاز نہ تھا۔ شہنشاہ اورنگزیب اور ان کی ہمشیرہ روشن آراء آپؒ کی خدمت میں اکثر حاضری دیتے۔ آپؒ نے تمام عمر کسی شہنشاہ، امیر یا رئیس سے کوئی چیز قبول نہ فرمائی۔

❁❁❁❁❁

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۱۰۲ھ

تعارف: آپؒ منظور جناب کبریا ہیں۔ آپؒ مشاہدہ حق میں سرور، جمال دوست میں محو اور انوار الٰہی کی تجلیات میں مستغرق رہتے تھے۔ آپؒ کے والد بایزید محمد رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن، اپنے زمانے کے عالم اور شریعت کے سخت پابند تھے۔ آپؒ کی والدہ بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا اپنی بزرگی اور پرہیزگاری کے لیے مشہور تھیں۔ آپؒ کا سلسلہ نسب انتیس واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ شیر خوارگی کے زمانے میں ماہ رمضان میں دودھ نہ پیتے تھے۔ اس طرح دن کو روزہ رکھتے۔ سن رشد کو پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپؒ کو دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بیعت سے سرفراز فرما کر حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد فرمایا۔ اس کے بعد آپؒ مستغرق رہنے لگے۔ رات دن عبادت الٰہی میں غرق رہتے۔ عبادت و ریاضت میں اس قدر مشغول ہوئے کہ دنیا جہان کا ہوش نہ رہا۔ والدہ کے حکم کے مطابق ظاہری بیعت کیلئے دور دراز کا پیدل سفر طے کر کے بغداد میں حضرت عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور ان کی خدمت میں طویل عرصہ رہ کر سخت عبادات اور ریاضت سے مدارج سلوک طے کیے۔

تقویٰ: آپ کی ملکیت شورکوٹ کی جاگیر خانقاہ اور مدرسے کے اخراجات کے لیے وقف تھی۔ آپؒ نے بیلوں کی جوڑی خریدی اور خود ہل چلا کر کاشتکاری کرتے اور اس سے جو حاصل ہوتا غربا اور مساکین میں تقسیم کر دیتے اور خود روکھی سوکھی کھا کر گزارا کرتے۔ ❁❁❁

حضرت سید ابوالبرکات حسن بادشاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۲۳ھ — ۱۱۱۰ھ

تعارف: آپؒ صاحب کرامت بزرگ اور روحانیت وطریقت میں یکتا تھے۔ آپؒ ایسے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جو علم وعرفان کا دارالعلوم تھا۔ آپؒ کے والد گرامی سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ صحابی رسول کے لقب سے مشہور تھے اور آپؒ کا سلسلہ نسب چودہ واسطوں سے محبوب سبحانی غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور پھر تیرہ واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ تک منتہی ہوتا ہے۔ آپؒ روحانیت وقطبیت کے مقام اولیٰ پر فائز تھے۔

عبادت و ریاضت: ذکر وفکر، مراقبہ، ریاضت نفس اور مکمل خلوت میں آپؒ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپؒ نے سات سال کا عرصہ مجاہدات و چلہ کشی کیلئے دریا کے کنارے گزارا۔ آپؒ دن کے وقت دریا کے کنارے بیٹھ کر یادِ الٰہی میں مصروف رہتے اور رات بھر سینہ تک پانی میں کھڑے ہو کر عبادت کرتے۔ ان سالوں میں شدید سردی اور شدید گرمی کے ایام بھی آتے مگر آپؒ کے پائے ثبات ہمیشہ مستحکم رہے۔ آپؒ نے دور دراز کے پیدل سفر کر کے بزرگانِ دین کے مزارات پر وظائف کیے اور چلے کاٹے۔

تقویٰ: شہنشاہ اورنگزیب نے جاگیر کا فرمان آپؒ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؒ نے قبول نہ فرمایا۔ آپؒ کے لنگر سے روزانہ اتنے لوگ کھانا کھاتے جن کا شمار ناممکن تھا۔ مفلوک الحال لوگوں کی دیگر ضروریات بھی پوری فرماتے۔ جب مرض الموت وارد ہوئی تو اپنا تمام اثاثہ فروخت کر کے اپنا سارا قرض ادا کر دیا۔ یہ دیکھ کر لوگ رونے لگے کہ ایسا جلیل القدر شخص جس کے در پر شاہ وگدا ہاتھ باندھے کھڑے رہتے تھے، مقروض ہے۔ ❁❁❁

حضرت شاہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۱۲۵ھ

تعارف: آپؒ ولی کامل تھے جن کی تعلیمات و کرامات سے ایک زمانہ فیضاب ہوا۔ آپؒ پاک باطن صاحب معرفت درویش تھے۔ آپؒ حضرت حاجی نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بہت عبادت گزار تھے۔ آپؒ کی ریاضتوں کا یہ حال تھا کہ کنویں میں معکوس لٹک کر نماز ادا کرتے تھے۔ جو لوگ یہ منظر دیکھتے ان کا بُرا حال ہو جاتا تھا۔ سخت سردی کے موسم میں کورے مٹکے میں پانی بھر کر رکھ دیتے جب اس قدر یخ ہو جاتا کہ اس میں ہاتھ ڈالنا بھی مشکل ہو جاتا تو اس سے غسل فرماتے۔ جب لوگوں نے آپؒ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپؒ نے فرمایا میرا نفس مجھ سے کہتا ہے کہ گرم گرم بستر میں سو جا اور گرم پانی سے غسل کر۔ اس طرح میرا نفس مجھے عبادت سے منع کرتا ہے۔ اس لیے میں اس کی بات نہیں مانتا اور وہی کرتا ہوں جس سے میرے نفس کو تکلیف ہو۔

تقویٰ: ایک دن حضرت نوشہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سب مریدوں اور عقیدتمندوں سے فرمایا: لوگو! میں اس دنیا سے جانے والا ہوں کسی کو کوئی غرض یا حاجت ہو تو طلب کرے۔ ہر شخص نے اپنے مطلوبہ شے کا مطالبہ کر دیا لیکن آپؒ ایک کونے میں کھڑے روتے رہے۔ حضرت نوشہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو بلا کر فرمایا کیا تم نے میری بات نہیں سنی؟ تو نے کچھ نہیں مانگا۔ آپؒ نے فرمایا: پیرومرشد مجھے نہ دنیا کی ضرورت ہے نہ دین کی مجھے آپؒ کی ذات کا عشق درکار ہے۔

❁❁❁

حضرت امام بری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۲۶ھ — ۱۱۲۷ھ

تعارف: آپؒ کا اصل نام سید عبد اللطیف شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ حضرت جمال اللہ المیر زندہ پیر رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو بری امام رحمۃ اللہ علیہ کا لقب عطا فرمایا۔ آپؒ کے والد نجف اشرف (عراق) کے فارغ التحصیل تھے۔ آپؒ اپنے وقت کے متقی، زاہد، قیام اللیل اور قائم العلوم تھے۔ آپؒ کا سلسلہ نسب حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتا ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپؒ مادر زاد ولی تھے۔ آپؒ روحانی معرفت، علم وعرفان، طریقت ومعرفت کے درخشندہ ستارہ تھے۔

عبادت و ریاضت: غور غشی جو اس زمانہ میں دین کا مرکز تھا۔ آپؒ نے یہاں سے حدیث، فقہ، منطق، ریاضی کے علاوہ علم معانی، علم طب اور علوم روحانی میں کمال کرنے کے بعد آپؒ نے بدخشاں، مشہد، نجف اشرف، کربلا، بغداد، بخارا، مصر و دمشق اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا دور دراز کا سفر اختیار کر کے اور سخت عبادات اور ریاضتیں کر کے روحانیت کی منازل طے کیں۔ آپؒ عابد و زاہد اور گوشہ نشین سالک تھے اور آپؒ پر بعض اوقات اس قدر جذب طاری ہو جاتا تھا کہ آپؒ سالک کی بجائے مجذوب لگنے لگ جاتے تھے۔ آپؒ نے انتہائی سادہ زندگی گزاری۔

تقویٰ: ایک مرتبہ مغل شہزادہ نایاب پتھروں اور ہیروں کی تلاش میں ہزارہ آیا۔ لیکن زمرد نہ ملا تو مایوس ہو کر آپؒ کی خدمت میں آیا اور دُعا کی استدعا کی۔ آپؒ نے دُعا کے علاوہ زمرد کی کان کا پتہ بھی بتایا۔ آپؒ کی بتائی ہوئی جگہ سے شہزادے کو بہت سے نایاب ہیرے اور زمرد حاصل ہوئے تو وہ ایک بڑا طشت بھر کر آپؒ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؒ نے طشت لے کر ندی میں الٹ دیا اور فرمایا فقیر کو ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ ❁

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۵۶ھ — ۱۱۴۱ھ

تعارف: آپؒ کو قطبیت و ولایت میں بلند مقام حاصل ہے۔ آپؒ دنیائے تصوف کی عظیم المرتبہ اور صاحب بصیرت ہستی تھے۔ اولیائے کرام اور صوفیاء میں آپؒ کا مرتبہ نہایت بلند تھا۔ آپؒ کی پیدائش کی پیشگی اطلاع اللہ تعالیٰ نے ایک مجذوب کے ذریعے آپؒ کے والد کو دی۔ جس نے آپؒ کے والد کا ہاتھ چوم کر کہا پیر محمد تمہارے گھر کو چمکانے والا آ رہا ہے۔

عبادت و ریاضت: پانچ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کرنے اور نو سال کی عمر میں تمام دیگر علوم دینی پر دسترس حاصل کرنے کے بعد آپؒ لاہور میں حضرت سید رضا شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے حلقہ مریدان میں داخل ہوئے اور طویل عرصہ مرشد کی خدمت میں رہ کر سخت عبادات کر کے روحانی اسباق اور سلوک کی منازل طے کیں۔ آپؒ شب بیدار تھے۔ آپؒ دن کو قرآن حکیم کی تفسیر، احادیث وفقہ کا درس دیتے اور ساری رات یادِ الٰہی میں جاگ کر بسر کر دیتے۔

تقویٰ: لاہور میں آپؒ کے باپ دادا کی وراثت زرعی اراضی تھی۔ آپؒ نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا تو زرعی اراضی کی تمام آمدنی طلباء کی خوراک، رہائش اور دیگر ضروریات پر خرچ کر دیتے۔ اپنے لیے کچھ نہ لیتے اور نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتے۔

حضرت شاہ کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۱۴۲ھ

تعارف: آپؒ قطب عالم اور کاشف صوفی اور کامل عارف تھے۔ آپؒ نے دہلی میں دین اسلام کی تعلیمات اور رشد و ہدایت کا چشمہ جاری کر رکھا تھا۔ جہاں آپؒ تبلیغ اسلام اور اشاعت کا فریضہ بھی انجام دیتے جس سے متاثر ہو کر بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوتے۔ آپؒ نے بتیس کتب تصنیف فرمائیں۔ آپؒ کے مرشد نے آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق آپؒ کو خرقہ پہنایا۔

عبادت و ریاضت: ایک دن آپؒ علم کے پیاسوں کو درس سے فیضیاب کر رہے تھے کہ ایک خستہ حال بزرگ نے آ کر آپؒ سے کہا نادان خود تو حقیقت پا نہیں سکا۔ دوسروں کو کیا ہدایت دیتا ہے۔ جا کھلے آسمان کے نیچے ہدایت پا۔ یہ سن کر آپؒ کی حالت میں تغیر سا رونما ہوا اور آپؒ پر جذب و مستی کی کیفیت طاری ہو گئی اور کپڑوں تک کا ہوش نہ رہا۔ شہر سے دور جنگلوں میں جا نکلے اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ اعتکاف میں بیٹھتے تو مہینوں ہی بیٹھے رہتے۔ مجاہدے کیے۔ کئی کئی روز تک بغیر کچھ کھائے پیئے مسلسل یادِ الٰہی میں مصروف رہتے۔ بزرگان دین کے مزارات کی زیارت کرتے ہوئے مدینہ منورہ جا پہنچے۔ جہاں پر آنحضرت ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ برسوں عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔

تقویٰ: آپ کی طبیعت میں استغنا بہت تھا۔ خدا کے سوا کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلاتے۔ کبھی کسی سے نذرانہ قبول نہ فرماتے۔ اگر کوئی مرید صاف نیت سے کوئی چیز لاتا تو اس کا دل نہ توڑتے رکھ لیتے اور پھر حاجت مندوں میں اسی وقت تقسیم کر دیتے۔ ❁

حضرت شیخ عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۲۸ھ — ۱۱۴۶ھ

تعارف: آپؒ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح بت پرست ہندو کے گھر پیدا ہوئے۔ بچپن میں آپؒ کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؒ کو کلمہ طیبہ پڑھایا۔ آپؒ نے خواب کا ذکر اپنے مسلمان معلم سے کیا تو وہ آپؒ کو سید عبدالوہاب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے۔ جنہوں نے آپؒ کو کلمہ طیبہ پڑھا کر دینِ اسلام کے ارکان کی تعلیم دی اور آپؒ کا الہامی نام عبدالنبی رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ پر علم ومعرفت کے دروازے کھول دیئے۔ آپؒ کو اعلیٰ کمالات باطنی حاصل ہوئے اور آپؒ تاج العارفین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپؒ ولی کامل اور قطب عالم تھے۔ آپؒ نے روحانیت کی ایک لاکھ چالیس ہزار منازل طے کیں۔ اسی لیے آپؒ کو بلند ترین درجہ عطا ہوا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے تزکیہ نفس کی خاطر عبادت و ریاضت کے ساتھ خدمت خلق بھی کی۔ مساجد میں سالوں وضو خانوں کا پانی بھرا اور مساجد کیلئے مزدوری کرتے رہے۔ آپؒ جنگلوں میں کئی برس تک سخت ریاضت اور عبادت میں مشغول رہے جہاں آپؒ کی خوراک کئی کئی روز کے بعد جنگلی پھل ہوتے تھے۔ آپؒ نے مجاہدات، مراقبہ وعبادات کو آخری عمر تک معمول بنائے رکھا۔

تقویٰ: بہادر شاہ اوّل حاکم ہندوستان آپ کی خدمت میں حاضری دیا کرتا تھا۔ اس نے آپؒ کی خدمت میں ایک لاکھ روپیہ نقد لعل و جواہر کا گراں قدر نذرانہ پیش کیا لیکن آپ نے قبول نہ فرمایا۔ ❁❁❁

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۶۵ھ — ۱۱۶۵ھ

تعارف: آپؒ صوفی منش اور وحید العصر درویش تھے۔ آپؒ نے تفسیر، حدیث، فقہ، رجال، کلام اور شعروادب میں وہ نام پیدا کیا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپؒ کا نسب سید خاندان سے متعلق ہے۔ آپؒ فاطمیؓ سید تھے۔

آپؒ نے خلوتِ عبادت کے لیے جنگل میں ایسی جگہ منتخب فرمائی جو ایک ٹیلہ کی شکل میں چاروں طرف خاردار جھاڑیوں سے گھری ہوئی تھی۔

ایسی جگہ کو سندھی میں بھٹ کہا جاتا ہے۔ اس لیے آپؒ بھٹائی کے لقب سے مشہور ہوئے۔

عبادت و ریاضت: تکمیل علوم ظاہری کے بعد آپؒ نے علوم باطنی کے حصول کے لیے لسبیلہ، مکران، کاٹھیاواڑ، ملتان کا دور دراز سفر اختیار کیا اور بزرگان کے مزارات پر حاضری کے علاوہ اولیاء اللہ، علماء اور صوفیا سے مستفیض ہوئے اور ہدایات حاصل کیں۔

آپؒ نے عبادت وریاضت کے لیے جنگل میں ایک ایسی ویران جگہ کا انتخاب فرمایا جہاں چاروں طرف خاردار جھاڑیاں تھیں۔ وہاں بیٹھ کر آپؒ عبادت میں مصروف رہتے اور ساری رات یادِ الٰہی میں بسر کر دیتے۔

تقویٰ: آپؒ نے سادگی کو پسند فرمایا اور شاہانہ شان وشوکت سے ہمیشہ گریزاں رہے تمام عمر کسی سے کچھ طلب نہ کیا۔

❁❁❁❁❁

حضرت بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۶۶ھ — ۱۱۷۱ھ

تعارف: آپؒ صاحب کرامت ولی اللہ تھے اور آپؒ کو معرفت میں کمال حاصل تھا۔ آپؒ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔ آپؒ کے والد ماجد سید سخی درویش اپنے زمانے کے عالم تھے۔ جن کو عربی، فارسی میں دستگاہ حاصل تھی۔ آپؒ کا نام عبداللہ شاہ تھا۔ آپؒ شاعر تھے اور آپؒ کا تخلص بلھے شاہ تھا۔ آپ حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کے مرشد نے آپؒ کو باطنی علوم سے بہرور فرما کر عبادت اور ریاضت کے لیے دریائے چناب بھیجا۔ آپؒ کافی عرصہ تک دریائے چناب کے کنارے عبادت و ریاضت اور درود اور وظائف میں مشغول رہے۔

آپؒ نے ہندوستان میں دور دراز سفر کیے اور گوالیار میں حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر عبادت اور اعتکاف کیا اور روحانی فیوض حاصل کیے۔

تقویٰ: آپؒ اہل تقویٰ تھے۔ آپؒ نے گھر والوں کے بے حد اسرار کے باوجود شادی نہ کی تاکہ گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے یادِ الٰہی میں فرق نہ آئے۔

❀❀❀❀❀
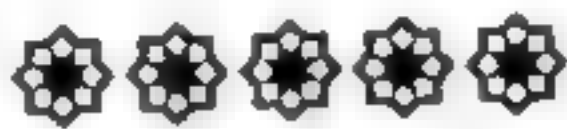
حضرت خواجہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۹۷ھ — ۱۱۸۷ھ

تعارف: آپؒ سلسلہ اویسیہ کے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپؒ کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے روحانی بیعت حاصل ہوئی۔

آپؒ ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے۔ آپؒ نے درس وتدریس کا سلسلہ بھی قائم فرمایا۔

آپؒ کی مجالس علم وفضل سے بے شمار لوگوں نے علم وفضل اور اکتساب فیض کی منازل طے کیں۔

عبادت و ریاضت: آپؒ تہجد اور نماز فجر کے بعد وظیفہ التفات کا ورد فرماتے اور اس کے بعد طلباء کو درس دیتے اور طلباء کو تعلیم دینے کے بعد دریائے ستلج کے کنارے عبادت الٰہی میں رات گئے تک مصروف رہتے۔

آپؒ نے صحرا اور جنگلوں میں سخت عبادت اور ریاضتیں کیں۔

آپؒ پر عالم سکر فنایت اس قدر رہتا کہ اللہ اکبر اور قرآنی آیات سن کر از خود رفتہ ہو جاتے۔

تقویٰ: آپؒ اہل تقویٰ تھے۔ زمین کی کاشتکاری سے جو رقم حاصل ہوتی درس حاصل کرنے والے طلباء کی رہائش، خوراک ولباس پر خرچ کر دیتے۔ اپنی ذات کے لیے ایک روپیہ بھی نہ رکھتے۔

❁❁❁❁❁
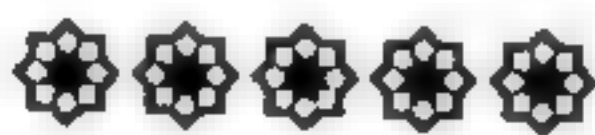
حضرت حافظ محمد اسحاق قادری رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۱۸۸ھ

تعارف: آپؒ ملت اسلامیہ کی نادر الوجود شخصیت اور بزرگ کامل تھے۔ آپ نے فنا فی اللہ، باقی اللہ، صوفی، روحانی کمالات اور علمی تصرفات میں عرفان کی بلندی حاصل کی۔ آپؒ کی علمی ضیاء پاشیوں کے طفیل بے شمار لوگوں نے اسلام کی روحانیت کا درس حاصل کیا اور فلاح کی راہ پائی۔

عبادت و ریاضت: آپؒ عبادت و ریاضت میں دن رات مصروف رہتے۔ آپؒ سخت ریاضتوں اور مجاہدوں سے اللہ کے نزدیک ہونے کی جستجو میں لگے رہے۔

آپ نے آبادی سے کوسوں دور جنگل میں جہاں جھاڑیوں اور سرکنڈوں کی بہتات تھی ایک جھونپڑی بنالی اور اس میں عبادت و ریاضت اور نوافل کی ادائیگی میں مشغول ہو گئے۔

تقویٰ: مغلیہ حکمرانوں کی ملی ہوئی جاگیر سے بے پناہ آمدنی ہوتی۔ لیکن آپ اس میں سے ایک روپیہ بھی نہ لیتے اور ساری رقم حاجت مندوں، غریبوں اور مسافروں پر خرچ کر دیتے۔

آپؒ نے لنگر جاری کر رکھا تھا۔ جو دن رات کھلا رہتا اور لوگوں کو ہر وقت کھانا ملتا۔ آپؒ نے بے شمار کنویں بنوائے۔ خود سوکھی روٹی پانی میں بھگو کر کھاتے اور بغیر بستر کے چارپائی پر سوتے۔

❁❁❁❁❁

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۳۵ھ — ۱۱۹۷ھ

تعارف: آپ سلسلہ اویسیہ کے قطب زمان اور صاحب کشف و کرامت ولی اللہ تھے۔ آپ کا گھرانہ علم و فضل کا گہوارہ تھا۔ آپؒ کے والد، دادا، چچا اور والدہ ماجدہ حافظ قرآن تھیں۔

آپ کے اجداد عالم و فاضل تھے اور فقہ و حدیث کے ماہر مانے جاتے تھے۔ جن کے فتویٰ کو سند کا درجہ حاصل تھا۔

آپ مادرزاد ولی تھے۔ بچپن سے ہی آپؒ کے جبین نور سے جذبات الٰہی کی کیفیات ظاہر ہونے لگی اور آپؒ جو بات لاشعور میں کہہ دیتے پوری ہو جاتی۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بچپن سے ہی دنیاوی مشاغل سے لاتعلق تھے۔ بچپن سے عبادت الٰہی یعنی نماز، روزہ کے پابند تھے۔ دنیاوی تعلیم کی تکمیل کے بعد علوم باطنی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے لیے آپؒ نے سخت سے سخت ریاضتیں کیں اور تزکیہ نفس کی ہر تدبیر اختیار کی۔

آپؒ نے اپنے مرشد کے حکم کے مطابق دیوان چاولہ مشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر اعتکاف فرمایا اور چالیس روزہ چلہ بغیر کھائے پیئے اور سوئے عبادت حق میں گزارا۔

آپ ساری رات عبادت الٰہی میں گزار دیتے۔ تہجد اور فجر کی نماز کے بعد ذکر جہر فرماتے۔ آپؒ کئی کئی روز بغیر کھائے پیئے روزہ کی حالت میں جنگلات میں عبادتِ الٰہی میں گزار دیتے۔ عشاء کی نماز کے بعد تمام رات

نوافل میں گزار دیتے۔ تہجد اور نمازِ فجر کے بعد مراقبہ فرماتے۔

اشراق چاشت ادا کرتے اور وظائف شروع کرتے حتیٰ کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو جاتا۔ نمازِ ظہر کے بعد تلاوتِ قرآن پاک کرتے حتیٰ کہ عصر اور پھر مغرب کی نماز کا وقت ہوتا۔ مغرب کی نماز کے بعد اوابین سے فارغ ہو کر قصیدہ غوثیہ پڑھتے۔

آپؒ نے کئی پا پیادہ حج کیے اور دور دراز کا سفر اختیار کر کے اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دی۔

تقویٰ: آپؒ کو دوران چلہ باری تعالیٰ سے "قل سیر فی الارض" کا حکم ملا۔ آپؒ نے اپنی ساری زندگی باری تعالیٰ کے حکم سے دشوار گزار، سفر میں گزار دی اور اشاعتِ اسلام اور فروغِ اسلام میں مصروف عمل رہے۔ اسی وجہ سے آپؒ نے تمام عمر شادی نہ کی۔

آپؒ کے خدمت میں نواب، جاگیردار اور روساء مرید ہونے کے لیے آتے لیکن آپؒ فرماتے میں فقیر ہوں میرا امراء سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ لوگ میرا اس طرح تعارف کرائیں کہ یہ فلاں نواب یا جاگیردار کا پیر ہے۔

آپؒ نے تمام زندگی کسی سے تحفہ یا نذرانہ قبول نہ فرمایا۔

❁❁❁❁❁
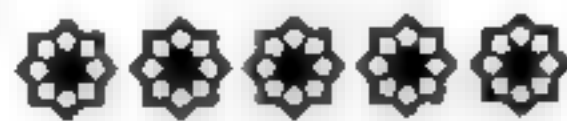
حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴۲ھ — ۱۲۰۲ھ

تعارف: آپؒ مقتدائے اہل بصیرت، جامع علوم ظاہری و باطنی ہیں۔ حضرت مولانا فخر الدین فخر جہاں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور تحصیل و تکمیل باطنیہ کے بعد حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپؒ کی پیدائش سے پہلے ایک مشہور بزرگ خواجہ فتح دریا رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کی والدہ ماجدہ کو دیکھ کر پیشین گوئی کی تھی میں اس بچی کے پہلو میں ایک ایسا لعل بے بہا کا دیدار کر رہا ہوں جو اپنے زمانے کا قطب ہوگا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے طویل عرصہ اپنے مرشد کی خدمت میں رہ کر مجاہدات اور عبادت سے سلوک کی منازل طے کیں۔

آپؒ کا سالہا سال یہ معمول رہا کہ وہ ہر جمعہ کو چالیس میل کی مسافت طے کر کے پا پیادہ مہار شریف سے پاک پتن تشریف لے جاتے اور وہاں جا کر بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر مجاہدے، چلہ کشی کرتے۔

آپؒ قناعت و توکل سے آراستہ تھے۔ ہر وقت ریاضت و عبادت میں مشغول رہتے۔

تقویٰ: آپؒ کا تقویٰ بے مثال تھا۔ تمام عمر سادگی کی زندگی بسر کی لیکن کسی سے کوئی تحفہ یا نذرانہ قبول نہ فرمایا۔

❀❀❀❀❀

حضرت خواجہ قاضی عاقل محمد کوریجہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴۹ھ — ۱۲۲۹ھ

تعارف: آپؒ صاحب الکرامت، جلیل القدر بزرگ تھے۔ آپؒ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ آپؒ قریشی فاروقی ہیں اور آپؒ کا سلسلہ نسب امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ جب آپؒ شکم مادر میں تھے تو آپؒ کی والدہ ماجدہ کو کشف آنے شروع ہوئے۔ آپؒ کے والدمحترم نے دارالعلوم قائم فرمایا اور آپؒ نے اس دارالعلوم کی تکمیل فرمائی۔ دوردراز سے علاقہ سے علماء کرام آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر افادات علمی حاصل کرتے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ مہاراں شریف اپنے مرشد کی خدمت میں جتنا عرصہ مقیم رہے۔ عبادت و ریاضت میں ہمہ وقت مصروف رہتے۔ رات کا اکثر حصہ ذکر جہر میں بسر فرماتے۔ لاالـــہ الا اللہ کی ضرب کی آواز رات کے وقت دور دور تک سنائی دیتی۔ حبس دم اور سلطان الاذکار اور وظائف آپؒ کی عبادت الٰہی کا جزو تھے۔

تقویٰ: سلاطین کی فرستادہ اشیاء خورد ونوش تناول نہ کرتے۔ اسے تقویٰ کے خلاف سمجھتے اور غریبوں میں تقسیم کر دیتے، کسی سے سوال کرنا فقر کے لیے مضر قرار دیتے۔ حتیٰ کہ پانی مانگنے کے بجائے فرماتے! مجھے پیاس لگی ہے۔ نفس کشی کے لیے کئی کئی دن بھوکے رہتے، حتیٰ کے نشست و برخواست ممکن نہ رہتا۔ نوابان سے نذر ونیاز قبول نہ فرماتے اور رزق حلال اپنے جائز ذرائع سے حاصل کرتے۔ ❁❁❁

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۵۹ھ — ۱۲۳۹ھ

تعارف: آپؒ صاحب کرامت بزرگ اور برصغیر کی نادرہ روزگار ہستی تھے۔ آپؒ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے فرزند ارجمند تھے۔ آپؒ کا دہلی میں ہر جمعۃ المبارک کو وعظ ہوتا۔ آپؒ کی تبلیغ سے بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپؒ نے بے بہا اور گراں مایہ تصانیف و تالیف کا کام کیا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نے تیرہ سال کی عمر میں عربی کے علوم و فنون میں حیرت انگیز ترقی حاصل کر لی اور علوم باطنی کے لیے سترہ سال کی عمر سے سخت عبادت اور ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ جمعۃ المبارک کے روز واعظ اور دن کا کچھ وقت تصنیف و درس و تدریس میں صرف کرنے کے بعد ہر وقت یادِ الٰہی اور عبادت میں مصروف رہتے۔

تقویٰ: آپؒ دارالعلوم دہلی میں صدر مدرس کے فرائض انجام دیتے تھے۔ آپؒ کی تنخواہ بہت کم تھی۔ گھر کی مالی حالت ناگفتہ بہ تھی اور بچوں کو کئی کئی وقت کھانا بھی نہ ملتا تھا۔

آپؒ کے گھر کی ایک ملازمہ نے اس بات کا ذکر آپؒ کے ایک اہلِ ثروت مرید سے کر دیا۔ مرید نے آپؒ کی مالی مدد کرنی چاہی تو آپؒ نے نہ صرف مالی مدد لینے سے انکار کر دیا بلکہ سخت ناراض ہوئے اور مرید سے پوچھا کہ میرے گھر کا راز تمہیں کس نے بتایا؟ جب اس نے آپؒ کی ملازمہ کا نام لیا تو آپؒ ملازمہ سے سخت خفا ہوئے اور اسے فوری طور پر ملازمت سے فارغ کر دیا۔ ❁❁

حضرت سچل سرمست رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۵۲ھ — ۱۲۳۹ھ

تعارف: آپؒ اولیاء اللہ ہونے کے ساتھ ساتھ سخن ور بھی تھے۔ آپؒ کے کلام میں فصاحت و بلاغت، بلند فکری اور علوم تصوف کے رموز و اسرار بیان کیے گئے ہیں۔

آپؒ کا نام عبدالوہاب تھا۔ آپؒ بچپن سے ہی سچ بولا کرتے تھے۔ آپؒ کو سچائی کی نسبت سے سچل کہا جاتا تھا۔ آپؒ درویشی اور سرمستی میں اس قدر غرق تھے کہ ''سچل سرمست'' کہلائے۔

آپؒ کا سلسلہ نسب مختلف واسطوں سے امیر المومنین حضرت عمر فاروق ؓ سے جا ملتا ہے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کی بچپن سے عادت تھی کہ اکیلا رہنا پسند کرتے تھے اور تن تنہا جنگلوں میں پھرتے رہتے۔

آپؒ عہدِ جوانی سے نماز، روزہ اور وظائف پڑھنے کے پابند تھے۔ آپؒ بے حد عبادت گزار تھے اور جوں جوں عمر کے منازل طے کرتے گئے آپؒ پر کیفیت استغراق طاری رہنے لگی۔

آپؒ چارپائی پر کبھی نہ سوتے۔

تقویٰ: عہدِ جوانی میں شاندار صحت کے باوجود ہمیشہ اپنے نفس پر قادر رہے۔ آپؒ بہت متقی اور پرہیزگار تھے۔

❀❀❀❀❀
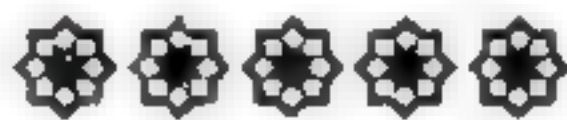
حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۸۲ھ — ۱۲۶۷ھ

تعارف: آپؒ معتدائے ارباب یقین تھے۔ آپؒ خدارسیدہ بزرگ ہونے کے علاوہ ایک عالم بھی تھے جن کو قرآن، حدیث اور فقہ میں دستگاہ حاصل تھی۔ آپؒ نے ایک دارالعلوم بنایا جس میں بیٹھ کر آپؒ نے ظاہری و باطنی علوم کے دریا بہائے۔ جس سے ہندوستان، ایران، افغانستان اور عرب کے طالبان حق مستفیض ہوئے۔

حضرت مولانا فخرالدین عرف فخر جہاں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے متعلق فرمایا تھا کہ کوہستان سلیمان کی بلند چوٹیوں پر ایک شہباز بلند پرواز ہے جس کو اگر مقید کر کے سدھایا جائے تو اس کی پرواز سدرۃ المنتہیٰ تک ہوگی۔ چنانچہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ آپؒ کی تلاش میں شمالی ہندوستان آئے اور اس شہباز کو تلاش کر کے بیعت کیا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ تونسہ میں ایک جھونپڑی ڈال کر رہنے لگے جس میں ایک چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ جس پر بیٹھ کر آپؒ رات دن عبادت کرتے رہتے۔ آپؒ حضرت فخر جہان دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چالیس دن معتکف رہے۔ آپؒ نماز تہجد سے عشاء تک تلاوت قرآن، ذکر جہر اور مختلف وظائف میں مشغول رہتے اور ساری رات عبادت الٰہی میں گزار دیتے۔

تقویٰ: آپؒ کی درسگاہ میں تقریباً دو ہزار طالب علم تھے جن کو رہائش، خوراک، لباس کے علاوہ طبیب حجام کی سہولت میسر تھی۔ آپؒ کے منشی نے روزانہ بڑی رقم خرچ ہونے کی شکایت کی تو آپؒ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ درویشوں کی خدمت کے مقابلے میں روپے پیسے کی کوئی حقیقت نہیں۔ ❁

حضرت خواجہ محمد عارف اویسی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۲۹۷ھ

تعارف: آپؒ پیدائشی ولی تھے۔آپؒ سلطان التارکین حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے اور جانشین حضرت خواجہ سلطان احمد دین رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے۔

بچپن سے ہی آپؒ سے کرامات کا ظہور ہونے لگا تھا۔اس لیے آپ ثانی محکم الدین رحمۃ اللہ علیہ کہلانے لگے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بچپن سے پابند صوم الصلوٰۃ تھے اور ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیل کود کی طرف راغب نہ تھے۔ والد صاحب سے تھوڑی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا اور آپؒ نے اپنے والد صاحب سے ہی روحانیت کے اسرار و رموز سیکھے۔ آپؒ نہایت عبادت گزار تھے۔ رات دن عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے۔ شب بیدار ہو کر ساری رات نوافل اور تلاوت کلام پاک پڑھنے میں گزار دیتے۔

تقویٰ: آپؒ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے جب آپؒ کی درجہ ولایت پر فائز ہونے کی شہرت دور دور تک پھیلی تو نواب ریاست بہاول پور آپؒ کی خدمت میں مرید ہونے کے لیے حاضر ہوا تو آپؒ نے فرمایا: ''یہ سیرانی بادشاہ کی سنت کے خلاف ہے۔'' جب نواب صاحب نے جاگیر بطور نذرانہ پیش کی تو آپؒ نے لینے سے انکار فرمایا۔تو نواب صاحب نے عرض کی اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ لنگر کے اخراجات کے لیے صادق نالہ (نہر) کی مالیہ کی آمدنی قبول فرما لیں۔آپؒ غصہ میں آ گئے اور فرمانے لگے تم کیا چاہتے ہو فقیر تمہاری ریاست سے چلا جائے۔فقیر لنگر کے اخراجات خود برداشت کر سکتا ہے۔ ❁

حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۶۱ھ — ۱۳۱۹ھ

تعارف: آپؒ وحید العصر درویش، فقر وولایت اور علم وفضل کے آسمان کے خورشید عالم تھے۔

آپؒ کو ساڑھے تین سال کی عمر میں ''قدرت کلام'' حاصل ہوگئی۔ سولہ برس کی عمر میں تمام علوم مروجہ فلسفہ، منطق، فقہ، ادب، تاریخ اور احادیث میں فارغ التحصیل ہوگئے۔ آپؒ ہفت زبان شاعر تھے۔

عبادت و ریاضت: علوم ظاہری سے فراغت کے بعد آپؒ کے برادر بزرگ حضرت فخر جہاں رحمۃ اللہ علیہ نے جو آپؒ کے مرشد بھی تھے آپؒ کی روحانی تربیت فرمائی اور آپؒ نے مرشد کی نظرِ کرم کی وجہ سے سالوں کی مسافت مہینوں میں طے کرلی۔

آپؒ نے سخت ریاضت اور عبادات اور شب بیداری اپنا معمول بنا لیا۔ آپؒ اٹھارہ سال بے آب وگیاہ چولستان میں سرکنڈوں کے بنے ہوئے جھونپڑے میں عبادتِ الٰہی میں مصروف رہے۔ جہاں پر درخت تک کا نام و نشان نہ تھا اور پینے کے لیے پانی بھی میسر نہ تھا۔

تقویٰ: آپؒ بہت متقی تھے جو کچھ آپؒ کے پاس تھا ضرورتمندوں میں تقسیم کر دیا۔ آپؒ فرماتے تھے میری خواہش ہے کہ مسجد کا مختصر گوشہ میسر آجائے جس میں بیٹھ کر اللہ اللہ کا ورد کرتا رہوں۔ دن میں صرف ایک روٹی مل جائے مجھے زمین و جائیداد کی ضرورت نہیں۔

❁❁❁❁❁
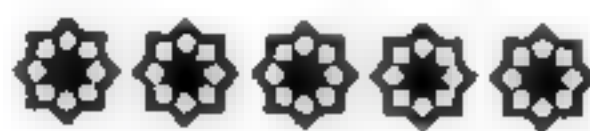
حضرت میاں محمد بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۴۶ھ — ۱۳۲۴ھ

تعارف: آپؒ مرد قلندر، قطب دوراں اور افصح الصفحا تھے۔ عارف، صاحب حال بزرگ۔ آپؒ کے عارفانہ کلام کی گونج اور مہک آج بھی انسانوں کے قلوب واذہان میں رچی بسی ہے۔ آپؒ شاعر کے علاوہ صاحب معرفت ہستی تھے۔

عبادت وریاضت: سمواں شریف کی دینی درسگاہ سے حدیث، فقہ اور منطق کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپؒ عبادت وریاضت میں مشغول ہو گئے۔ دربار کھڑی شریف کی چاردیواری سے متصل ایک کٹیا میں چودہ سال عبادت میں مشغول رہے۔ بہت عرصہ صحرانوردی میں گزارا اور بہت عرصہ کشمیر کی وادی میں ننگے پاؤں پھرتے رہے اور بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضر ہوکر صبح وشام عبادتِ الٰہی میں مصروف رہنے لگے۔ ساری عمر تکبیر اولیٰ قضا نہ کی۔ سخت بیماری کی حالت میں بھی رزہ قضا نہ کیا۔

تقویٰ: آپؒ جنگل میں مقیم تھے ایک شخص آیا اور آپؒ کو کٹیا سے باہر لے گیا اور ایک بوٹی کی طرف اشارہ کر کے کہا اس سے خالص سونا بن سکتا ہے کہو تو تمہیں اس کا طریقہ بتاؤں۔ آپؒ نے فرمایا: حضرت! اگر بتانا ہے تو مس قلب میں زر خالص کی سی چمک دمک پیدا کرنے کا گر بتائیں۔ وہ چلا گیا چند دن بعد پھر آیا اور آپؒ سے کہا تمہیں ایسا عمل بتاؤں جس سے جنگلی جانور اور درندے آپؒ کے تابع ہو جائیں۔ آپؒ نے فرمایا: اگر بتا سکتے ہو تو ایسا نسخہ بتاؤ جو سن نفس پر سواری میں ممد و مددگار ثابت ہو۔ ❀❀❀

حضرت شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۸۴ھ — ۱۳۴۷ھ

تعارف: آپؒ ولی کامل تھے۔آپؒ کی ولادت کے بعد اِردگرد کے علاقوں کے بزرگان طریقت اور اولیائے کرام آپؒ کے والد صاحب کو مبارک باد دینے آئے اور فرمایا کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے تمہارے گھر ولی کامل پیدا کیا ہے اس کی پرورش ادب واحترام سے کرنا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کو حصول تعلیم کے لیے جب مکتب بھیجا گیا تو تلاوت قرآن حکیم کرتے ہوئے آپؒ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔

آپؒ بچپن سے نماز، روزہ، کے پابند تے۔عہدِ جوانی سے آپؒ نے عبادت وریاضت کو اپنا معمول بنالیا۔

تقویٰ: شرق پور میں رواج تھا کہ خواتین اپنے گھر کے کام کاج سے فارغ ہوکر اپنے گھر کے تھڑوں پر بیٹھ جاتیں اور باتوں میں مشغول ہو جاتیں۔

آپؒ نے گھر سے باہر نکلنا بند کر دیا اور اگر کسی ضروری کام سے مجبوراً باہر جانا ہوتا تو منہ پر نقاب ڈال لیتے۔
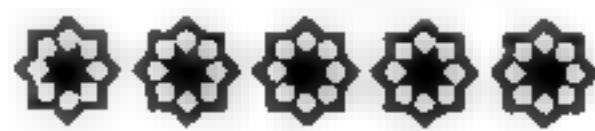
حضرت سلطان احمد دین اویسی رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۳۴۸ھ

تعارف: آپؒ خانوادہ سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب کرامت اور صاحب عظمت بزرگ تھے۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے فرمایا تھا کہ میری ایک سال کی عبادت اور آپؒ کا ایک دن کا سفر برابر ہے۔ آپ صاحب علم وفضل و جامع شریعت وطریقت بزرگ تھے۔ آپ سخاوت وفیاضی، عطاو بخشش کا پیکر تھے۔ بے شمار لوگ آپ سے متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

عبادت وریاضت: آپؒ نے ظاہری تعلیم حسب سابق خاندانی روایت اپنے گھر پر حاصل کی کیونکہ آپؒ کا گھرانہ علم وفضل کا گہوارہ تھا۔ تکمیل علوم کے بعد آپ کے دادا حضرت محمد عارف صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو ولی کامل تھے نے آپ کی روحانی تربیت فرما کر راہ سلوک کی منازل طے کرائیں۔ آپ ہمہ وقت عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ کسی کو معلوم نہ تھا آپؒ کس وقت آرام کرتے ہیں۔ سوتے بھی ہیں یا نہیں۔ آپ شب بیدار تھے۔ رات کے وقت اگر بیٹھے بیٹھے آنکھیں بند کر لیتے تو پھر بھی تسبیح چلتی رہتی۔

تقویٰ: برصغیر ہند وپاک میں ہر جگہ کثیر تعداد میں لوگ آپ کے معتقد اور مرید تھے۔ جب آپؒ حج بیت اللہ شریف کے لیے تشریف لے گئے تو آپ کے کامل ولی اللہ ہونے کی شہرت مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں پھیل چکی تھی۔ اس سے کافی تعداد میں مقامی لوگ آپؒ کے مرید ہونے کے لیے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن آپؒ نے کسی کو مرید نہ کیا اور فرمایا کہ اس مقدس سرزمین کے رہنے والے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایوں کو مرید کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ ✵

حضرت میاں خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۱۵ھ — ۱۳۶۹ھ

تعارف: آپؒ پیدائشی ولی اور برگزیدہ اولیاء اللہ تھے۔ آپؒ نے ایک متمول اور تقویٰ و شرافت و نجابت میں مشہور و معروف گھرانے میں جنم لیا۔ آپؒ کے والد کو القاہوا کہ تمہارا بیٹا مشائخ عظام اور بزرگانِ دین میں سے ہوگا۔

آپؒ بغداد میں غوث زماں حضرت احمد شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو خواب میں بغداد آنے کا حکم دیا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بچپن سے اپنے ہم عمر بچوں سے انداز و اطوار اور سوچ و بچار میں مختلف تھے۔ اوائل عمر سے ہی قلیل الطعام، قلیل الکلام اور قلیل المنام تھے۔ ریاضت، عبادت و مجاہدہ آپؒ کی صفت تھی۔ بچپن میں آپؒ کی آنکھیں دکھنے لگیں تو والد ماجد آپؒ کو طبیب کے پاس لے گئے جس نے آپؒ کو آنکھوں کو پانی نہ لگنے کی ہدایت کی۔ تو آپؒ نے فرمایا: حکیم صاحب آنکھیں خراب ہوتی ہیں تو بے شک ہوں وضو سنت کی ادائیگی ضروری ہے۔ آپؒ شب و روز عبادتِ الٰہی، تلاوت قرآن مجید، قیام، رکوع و سجود، تسبیح و تہلیل، صلوٰۃ خشیت الٰہی سے گریہ وزاری میں مصروف رہے۔ آپؒ بغداد میں چالیس سال تک حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک پر عبادت میں مشغول رہے۔

تقویٰ: آپؒ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور انہیں فروخت کر کے غرباء، مساکین اور مسافروں اور حاجت مندوں پر خرچ کر دیتے۔ خود روکھی سوکھی کھاتے اور کھدر کا لباس زیبِ تن فرماتے۔ ❁❁❁

حضرت نورالحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۱۳۷۲ھ

تعارف: آپؒ صاحب کرامت بزرگ، منکسر المزاج، متوکل، متواضع، سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی سے کاربند، ایثار و سخاوت کے پیکر اور عظیم مبلغ تھے۔ آپؒ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔

عبادت و ریاضت: ابتدا میں آپؒ بڑے بھائی کے ساتھ کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ لیکن آپؒ کی طبیعت کام میں نہ لگتی تھی اور آپؒ عبادت اور ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

آپ پچیس سال اپنے مرشد کی خدمت میں رہے۔ آپؒ کا معمول تھا فرائض اور سنت کے علاوہ نصف شب بیدار ہوتے۔ نماز تہجد ادا کرتے، تین ہزار مرتبہ درودِ خضری پڑھتے اور نمازِ فجر تک مراقبہ میں رہتے۔ کلمہ شہادت اور سورۃ قدر کا ورد بھی فرماتے۔ آپؒ ہمیشہ نفس کشی کی طرف متوجہ رہے۔

تقویٰ: ایک مرتبہ آپؒ علی پور میں ایک شخص کے پاس مقیم تھے۔ اس نے آپؒ کو اپنی لڑکی کا رشتہ اور دو مربع زرعی زمین دینے کی پیشکش کی۔

آپؒ کا دل عورت اور دولت کی لالچ سے پاک تھا۔ اس لیے فوراً اس علاقے کو چھوڑ کر واپس آ گئے۔

❁❁❁❁❁
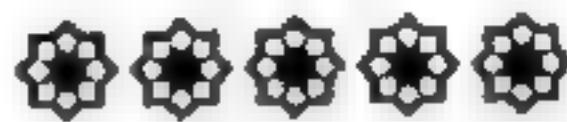
حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپؒ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر ہیں۔ آپ کا شمار دینی پیشواؤں اور سالکان طریقت میں ہوتا ہے۔ آپؒ ظاہری اعتبار سے غلام زادے لیکن باطنی طور پر فیوض و برکات کا سرچشمہ ہیں۔ کرامت اور ریاضت میں آپؒ کا درجہ بہت بلند ہے۔

ایک مرتبہ کشتی میں سفر کر رہے تھے۔ منجدھار میں جب ملاح نے کرایہ طلب کیا تو فرمایا میرے پاس دینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ یہ سن کر اس نے آپؒ سے بدکلامی کرتے ہوئے آپؒ کو اتنا زدوکوب کیا کہ آپؒ کو غش آ گیا۔ اسی وقت اچانک دریا سے کچھ مچھلیاں منہ میں ایک ایک دینار دبائے پانی کے اوپر کشتی پر آ گئیں۔ آپؒ نے ایک مچھلی سے ایک دینار لے کر کرایہ ادا کر دیا۔ ملاح یہ حال دیکھ کر قدموں پر گر پڑا۔ آپؒ کشتی سے اُتر پڑے اور پانی پر چلتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اسی وجہ سے دینار آپؒ کے نام کا حصہ بنا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ نہ رات کو سوتے نہ دن کو قطعاً آرام فرماتے۔ رات دن عبادت میں مشغول رہتے۔ ایک دن آپؒ کی صاحبزادی نے آپؒ سے کہا اگر آپ تھوڑی دیر آرام فرما لیا کریں تو بہتر ہے۔ آپؒ نے فرمایا: اے بنی ایک طرف تو میں قہر الٰہی سے ڈرتا ہوں اور دوسری جانب یہ اندیشہ رہتا ہے کہ دولت سعادت مجھے کہیں سوتا دیکھ کر واپس نہ لوٹ جائے۔

جب آپ ایاک نعبد و ایاک نستعین قرأت کرتے تو مضطرب

ہو کر رونے لگتے اور فرماتے کہ اگر یہ آیت قرآن پاک کی نہ ہوتی تو میں کبھی نہ پڑھتا۔ کیونکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اے اللہ میں تیری عبادت کرتا ہوں اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں۔ حالانکہ ہم نفس کے ایسے پجاری ہیں کہ خدا کو چھوڑ کر دوسروں سے اعانت کے طالب ہوتے ہیں۔

تقویٰ: آپ نے چالیس سال بصرہ میں قیام کے باوجود کبھی ایک کھجور بھی نہیں کھائی اور لوگوں سے فرمایا میں نے کبھی کھجور نہیں کھائی اس سے میرا پیٹ کم نہیں ہوا اور کھانے سے تمہارا پیٹ نہیں بڑھا۔

آپؒ نے برسوں تک میٹھی چیزیں نہیں کھائیں۔ رات کو روکھی روٹی سے روزہ افطار فرما لیتے۔ ایک مرتبہ بیماری کی وجہ سے گوشت کھانے کی خواہش ہوئی۔ بازار سے تھوڑا گوشت خرید لائے۔ لیکن کچھ دور چل کر گوشت سونگھ کر فقیر کو دے دیا اور فرمایا اے نفس میں تجھے کسی دشمنی کی وجہ سے اذیت نہیں دیتا بلکہ تجھ کو صبر کا مرتبہ حاصل کرانے کے لیے ایسا کرتا ہوں تاکہ اس کے بدلے تجھے لازوال نعمت حاصل ہو جائے۔

ایک بہت مال دار عورت نے آپ سے نکاح کی درخواست کی تو آپؒ نے فرمایا میں دُنیا کو طلاق دے چکا ہوں۔

❁❁❁❁❁

حضرت عتبہ بن غلام رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپؒ اہل باطن میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ بحرتعلیم و رضا میں غرق رہتے تھے۔ آپؒ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے تھے اور آپؒ کا طریقہ مقبول خاص و عام تھا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے فیوض باطنی سے بہرہ ور ہو کر مشغول عبادت رہے۔ آپؒ متواتر کئی روز بیدار رہ کر یہ جملہ دہراتے رہتے کہ اے اللہ خواہ مجھ کو عذاب میں مبتلا کر یا معاف فرما دے۔ ہر حال میں تو میرا دوست ہے۔ آپؒ اپنے ہاتھ سے جو کاشت کرتے اور خود ہی اپنے ہاتھ سے جو کا آٹا پیس کر پانی میں تر کر کے دھوپ میں خشک کر لیا کرتے اور چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا لیتے اور ایک ٹکیہ روز کھا کر عبادت میں مشغول رہتے اور فرماتے کہ روزانہ رفع حاجت کے لیے مجھے کراماً کاتبین کے سامنے شرم آتی ہے۔ موسم سرما میں سخت عبادت کی وجہ سے آپؒ کا جسم پسینہ میں شرابور ہو جاتا۔

تقویٰ: آپؒ نہ کبھی عمدہ کھانا کھاتے اور نہ کبھی اچھا لباس پہنتے۔ ایک مرتبہ آپ کی والدہ نے آپؒ سے فرمایا: اے عتبہ اپنی حالت پر رحم کر۔ آپؒ نے عرض کی میری تو یہ خواہش ہے کہ روز محشر مجھ پر رحم کیا جائے۔ جو ہمیشہ کے لیے سودمند ہو۔ یہ دنیا تو چند روزہ ہے۔ اگر یہاں کی تکالیف سے قیامت کی تکالیف دور ہو جائیں تو بڑی خوش بختی ہے۔

❁❁❁
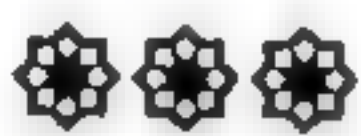
حضرت منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپ اپنے دور کے عدیم المثال صاحب کرامت بزرگ اور بے نظیر واعظ تھے۔ آپؒ کو راستے میں کاغذ کا پرزہ ملا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ آپؒ نے یہ ٹکڑا درخت کے تنے میں رکھ دیا پھر خیال آیا کہ اگر کسی نے درخت کاٹ دیا تو یہ ٹکڑا پھر سڑک پر آ جائے گا۔ پھر خیال آیا کہ دریا میں ڈال دیتا ہوں اور یہ سوچ کر دریا میں نہ ڈالا کہ لوگ دریا میں نہاتے ہیں اور نجاستیں اس میں ڈالتے ہیں۔ آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والے ٹکڑے کی گولی بنا کر نگل لی۔ آپؒ نے خواب میں دیکھا کہ باری تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تو نے ہمارے نام کی تعظیم کی اس لیے ہم نے تیرے لیے عظمت و توانائی کی راہیں کشادہ کر دیں۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بے نظیر واعظ تھے۔ آپ کے واعظ سامعین پر نقش بن کر رہ جاتے۔ اس دور کے مشاہیر آپؒ کا واعظ سننے آتے۔ واعظ کے ساتھ آپ نہایت متقی اور عبادت گزار تھے۔ آپؒ ساری رات عبادت الٰہی اور نوافل میں گزار دیتے۔

تقویٰ: آپؒ کی شہرت کی وجہ سے عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے آپ سے ملنے کی خواہش کی۔ آپؒ نے جواب میں کہلا دیا میں دربار میں حاضری دینے سے معذور ہوں اس لیے مجھے معاف رکھا جائے۔ ہارون الرشید خود آپؒ کے پاس پہنچ گیا۔ آپؒ نے خلیفہ کو نصیحتیں فرمائیں چلتے وقت خلیفہ نے نذرانے کے طور پر اشرفیوں کی تھیلی آپؒ کی خدمت میں پیش کی آپؒ نے لینے سے انکار کر دیا۔ ❁

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپؒ اپنے دور کے ان ممتاز ترین بزرگوں میں سے ہوئے ہیں جن کو تمام مشائخ نے عظمت و مرتبت کے اعتبار سے امیر القلوب کا خطاب عطا کیا۔ آپؒ کو نوری کا خطاب اس لیے دیا گیا کہ آپؒ کے منہ سے ایسا نور ہویدا ہوتا کہ پورا مکان منور ہو جاتا اور دوسرا سبب یہ بھی بتایا گیا کہ جنگل کی جس جھونپڑی میں آپؒ مشغول ریاضت رہتے تھے وہ آپؒ کی کرامت سے رات بھر روشن رہتی۔

عبادت و ریاضت: ریاضت کے ابتدائی دور میں آپؒ گھر سے کھانا لے کر نکلتے اور راستہ میں خیرات کر کے نمازِ ظہر کے بعد دکان پر جا بیٹھتے۔ یہ سلسلہ بیس سال تک چلتا رہا اور گھر والے تصور کرتے رہے کہ دکان پر کھانا کھا لیا ہو گا۔

آپؒ جنگل میں ایک جھونپڑی میں ساری رات عبادت میں مشغول رہتے۔ آپؒ ہمیشہ خوفزدہ رہتے کہ کہیں میری عبادت میں ریا کا عنصر شامل نہ ہو جائے۔ آپؒ فرماتے تھے میرا نفس چالیس سال سے مجھ سے علیحدہ ہے جس کی وجہ سے میرے قلب میں تصور گناہ نہیں آیا۔

عبادت کے دوران آپؒ اس قدر مگن ہوتے کہ گردو پیش کے ماحول سے بے خبر ہو جاتے۔ ایک مرتبہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو اس طرح محو مراقبہ پایا کہ آپؒ کے جسم کا ایک رواں تک حرکت نہیں کر رہا تھا۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ابوالحسن نوری سے زیادہ کسی ولی اللہ کو اس کیف و وجد کی حالت میں نہیں دیکھا۔

عبادت اور ریاضت کے ابتدائی دنوں میں آپؒ انتہائی بلند آواز میں خدا کا ورد کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے آ کر بتایا کہ حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ تین دن سے پتھر پر بیٹھے بلند آواز سے اللہ اللہ کر رہے اور کھانا پینا سب بند کر رکھا ہے لیکن نماز صحیح وقت پر ادا کر لیتے ہیں۔

تقویٰ: بغداد میں آگ لگنے سے بہت سے لوگ اس میں جل گئے۔ کسی دولت مند کے دو غلام بھی اس آگ میں پھنس گئے۔ اس نے اعلان کیا کہ جو میرے آدمیوں کو آگ سے نکالے گا۔ میں اس کو ایک ہزار دینار انعام دوں گا۔ آپؒ وہاں سے گزر رہے تھے چنانچہ آپؒ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** پڑھ کر آگ میں سے دو غلاموں کو نکال لائے۔ جب اس مال دار نے آپؒ کو دو ہزار دینار پیش کرنا چاہے تو آپؒ نے فرمایا: اسے تم اپنے پاس رکھو کیونکہ مجھے حرص نہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے۔

❁❁❁❁❁
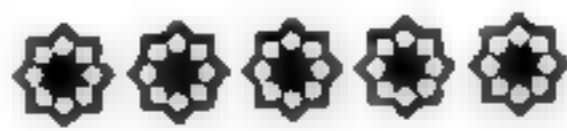
حضرت بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: عالم علوم ربانی، کاشف اسرار نہانی حضرت بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مشائخ کبار میں زہد وتقویٰ اور عشق رضا میں مشہور تھے۔ آپؒ ظاہری و باطنی کمالات سے آراستہ تھے۔ آپؒ حضرت فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے داماد، خادم وخلیفہ تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ ہمہ وقت عبادت میں مصروف رہتے۔ دوران عبادت آپؒ کی آنکھ کبھی آنسو سے خالی نہ ہوتی۔ گریہ وزاری کی وجہ سے آپؒ کی آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے پڑ گئے تھے۔ تمام عمر اپنے مرشد کی صحبت میں رہ کر عبادت میں مصروف رہے۔ مرشد کے انتقال کے بعد اجودھن کی قدیم جامع مسجد میں گوشہ نشین ہو گئے جہاں آپ وظائف اور ذکر ہر وقت کرتے رہے۔

تقویٰ: حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی دامادی میں آنے کے بعد آپؒ کا مرتبہ دوسرے مریدین میں زیادہ ہو گیا تھا مگر آپؒ نے اپنے آپ کو حضرت کا خادم سمجھا اور دوسرے خدام سے زیادہ کام کرتے۔ حتیٰ کہ لنگر خانے کے لیے جنگل سے لکڑی کاٹ کر لے آنا اور آستانہ کی دوسری خدمات کی بجا آوری میں آپ سب خدام سے پیش پیش ہوتے۔
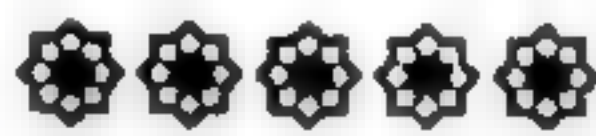
حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپؒ علوم ظاہری و باطنی سے مرصع اور شریعت وطریقت سے آراستہ تھے۔ عظیم تر مشائخین آپؒ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ آپؒ کی تصنیف و کرامات کثرت سے ہیں۔ اس دور کے اولیاء کرام کے درمیان آپؒ سب سے مقبول تھے۔

عبادت و ریاضت: آپؒ اپنے وطن مہرو سے بغداد چلے گئے اور کافی عرصہ وہاں مشائخ کی صحبت میں رہ کر عبادت میں مشغول رہے اور پھر بغداد سے مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور شب و روز عبادت میں مشغول رہے۔

آپؒ کا معمول تھا کہ ایک سال حج کرتے، دوسرے سال جہاد میں شریک رہتے اور تیسرے سال تجارت کر کے جو کچھ نفع حاصل کرتے غرباء، مساکین اور مستحقین میں تقسیم کر دیتے۔

آپؒ بے حد متقی اور عبادت گزار تھے۔

تقویٰ: موت سے قبل آپؒ نے اپنا تمام گھر کا سامان فقرا میں تقسیم کر دیا اور جب ایک ارادت مند نے سوال کیا آپؒ نے اپنے بچوں کے لیے کیا چھوڑا؟ تو آپؒ نے فرمایا ان کے لیے خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ جس کا خدا کفیل ہو اسے عبداللہ کی کیا حاجت ہے۔

حضرت محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپؒ عارف کامل اور بہت بڑے عالم تھے۔ آپؒ اپنے دور کے بے نظیر بزرگوں میں سے ہوئے ہیں۔ آپؒ کو بہت سے تابعین سے شرف نیاز حاصل ہوا۔

آپؒ اس قدر قناعت پذیر تھے کہ خشک روٹی پانی میں بھگو کر کھا لیا کرتے تھے۔ آپؒ نے مشائخ اولین سے فیض حاصل کیا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ بہت عبادت گزار تھے۔ ریاضت کا یہ عالم تھا کہ شب و روز بھوکے رہ کر ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔

اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کرتے کہ تو اپنے محبوب کی مانند مجھ کو بھی مسکین رکھ اور کبھی مخلوق کا محتاج نہ بنا۔

تقویٰ: ایک دفعہ اپنے صاحبزادے کو بہت مسرور دیکھ کر فرمایا کہ تم کس شے پر نازاں ہو کر اس قدر خوش ہو۔ تمہاری ماں تو وہ عورت ہے جس کو میں نے دو سو درہم میں خریدا ہے اور تمہارا باپ خدا کی مخلوق میں سب سے بدتر ہے۔ پھر بھلا کس چیز پر ناز کر رہے ہو۔

❁❁❁❁❁

حضرت ابوحازم مکی رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپؒ مشائخ کے مقتدا اور فقر و غنا کے حامل اہل تقویٰ بزرگ تھے۔ آپؒ حضرات تابعین میں سے تھے۔

آپؒ نے بہت سے صحابہ کرام مثلاً حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوہریرہ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔

آپؒ نے طویل عمر کی وجہ سے بہت سے مشائخ کی اقتدا فرمائی۔

عبادت و ریاضت: آپؒ عبادت، مجاہدات و مشاہدات میں بے نظیر تھے۔ آپؒ رات دن عبادت میں مصروف رہتے اور ایک لمحہ بھی یادِ الٰہی کے بغیر نہ گزارتے۔

تقویٰ: آپ کی بے نیازی کا یہ عالم تھا کہ ایک دن بازار سے گزرتے ہوئے قصاب کی دکان پر عمدہ گوشت پر آپ کی نگاہ پڑ گئی۔ قصاب نے عرض کی بہت نفیس گوشت ہے خرید لیجئے۔ فرمایا: میرے پاس رقم نہیں ہے۔

اس نے عرض کی قرض لے جایئے تو فرمایا: پہلے میں اپنے نفس کو قرض کی مہلت پر راضی کرلوں۔

اس نے کہا اس غم میں آپؒ سوکھ گئے ہیں اور ہڈیاں نکل آئی ہیں۔ آپؒ نے فرمایا: اس کے باوجود میں قبر کے کیڑوں کے لیے بہت کافی ہوں۔

❀❀❀❀❀
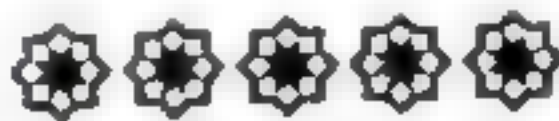
حضرت احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپؒ عظیم المرتبہ بزرگ تھے۔ آپؒ اہل تقویٰ تھے۔ آپؒ نے بہت بہت بڑی جماعت اپنے ارادت مندوں کی چھوڑی۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری موت کے بعد میرا سر احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں رکھ دینا۔

عبادت و ریاضت: آپؒ عمر بھر عبادت و ریاضت کے لیے شب بیدار رہے اور کبھی لوگ آرام کرنے کے لیے اصرار کرتے تو فرماتے جس کے لیے جہنم دہکائی جا رہی ہو اور بہشت کو آراستہ کیا جا رہا ہو۔ لیکن اس کو علم نہ ہو کہ ان دونوں میں اس کا ٹھکانہ کہاں ہے؟ اس کو بھلا نیند کیسے آسکتی ہے۔

ایک مرتبہ حجام آپؒ کا خط بنا رہا تھا اور آپؒ ذکرِ الٰہی میں مصروف تھے۔ حجام نے عرض کی کہ کچھ دیر کے لیے ذکرِ الٰہی بند کر دیں۔ آپؒ نے فرمایا: تم اپنا کام کرو، میں اپنا کام کر رہا ہوں اور اس حالت میں کئی جگہ سے آپؒ کا لب کٹ گیا مگر آپ یادِ الٰہی میں مصروف رہے۔

تقویٰ: ایک مرتبہ آپؒ کی والدہ ماجدہ نے پالتو مرغ پکا کر آپؒ سے کھانے کے لیے کہا تو آپؒ نے فرمایا: اس مرغ نے ایک مرتبہ ہمسایہ کی چھت پر جا کر دانے چگ لیئے تھے۔ اس لیے میں اس مرغ کا گوشت نہیں کھا سکتا۔

❀❀❀❀❀
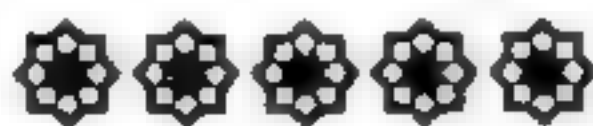
حضرت ابو علی شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپؒ ممتاز زمانہ مشائخ و متقین میں سے ہوئے ہیں۔ آپؒ جید عالم و مصنف تھے۔ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ آپؒ کے تلامذہ میں سے ہوئے۔ آپؒ نے طریقت کی منزلیں حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں طے کیں اور کثیر مشائخین سے شرف نیاز حاصل کیا۔ آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ایک ہزار سات سو اساتذہ سے شریعت اور طریقت کے علوم سے استفادہ کیا۔

عبادت و ریاضت: قحط سالی کے زمانہ میں بازار میں ایک غلام کو خوش دیکھ کر پوچھا لوگ قحط کی وجہ سے برباد ہوگئے اور تو خوش ہے۔ تو غلام نے جواب دیا کہ میں خوش کیوں نہ ہوں میرے آقا کے پاس بہت غلہ ہے وہ بھوکا نہ رکھے گا۔ آپؒ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اگر ایک غلام کو اپنے آقا پر اتنا اعتماد ہے تو میں تم پر اعتماد کروں کیونکہ تو تو مالک الملک ہے۔ اس واقعہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آپؒ نے کنارہ کشی اختیار کر لی اور تمام عمر عبادت و ریاضت اور توکل میں بسر کر دی۔ آپؒ رات دن عبادت اور یادِ الٰہی میں مصروف رہنے لگے۔

تقویٰ: حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ سے ذریعہ حصول معاش کے متعلق پوچھا تو آپؒ نے فرمایا اگر کچھ مل جاتا ہے تو خیرات کر دیتا ہوں اور اگر نہیں ملتا تو شکر سے کام لیتا ہوں۔ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپؒ واقعی متقی ہیں۔ ❁❁❁

حضرت محمد بن اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپؒ یگانہ روزگار اور مقتدائے عالم تھے۔ آپؒ کو سنت پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی وجہ سے آپؒ کو لسان الرسول کا خطاب ملا۔

آپؒ کے واعظ اس قدر موثر ہوتے تھے کہ آپؒ کے واعظ کی وجہ سے پچاس ہزار افراد راہ راست پر آ گئے۔

آپؒ نے قرآن کو مخلوق نہیں کہا جس کی وجہ سے آپؒ کو دو سال قید و بند کی مشقتیں برداشت کرنی پڑیں۔

عبادت و ریاضت: آپؒ عبادت و ریاضت میں یکتا زمانہ تھے۔ آپؒ نیشاپور پہنچے تو آپؒ کے جسم پر کمبل کا کرتہ، سر پر نمدے کی ٹوپی اور کاندھے پر کتابوں کا تھیلا تھا۔

آپؒ اس حال میں آ کر نیشاپور میں سکونت پذیر ہو گئے اور آپؒ مسجد میں رات دن عبادت میں مشغول ہو گئے۔

تقویٰ: آپؒ کے مکان کے سامنے نہر بہتی تھی لیکن محض اس تصور سے نہر کا پانی استعمال نہ فرماتے کہ یہ نہر عوام کی ملکیت ہے۔

❀❀❀❀❀
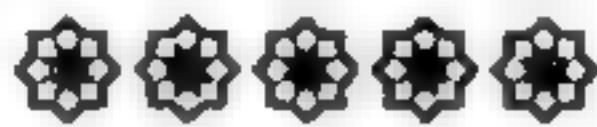
حضرت یوسف بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپؒ بہت باکمال اور عظیم المرتبہ بزرگوں میں سے ہیں۔ آپؒ بڑے بڑے مشائخ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔

آپؒ کا تعلق حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے ارادت مندوں میں سے تھا۔ آپؒ کی پاکیزگی کی وجہ سے رات کو حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں آپؒ کو فرمایا کہ:

''باری تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملاقات کا حکم ملا ہے اور میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تمہارا شمار عظیم المرتبت بزرگوں میں ہوگا۔''

عبادت و ریاضت: آپؒ نے طویل عمر پائی۔ بڑھاپے میں بھی کثرت سے عبادت کرتے تھے۔ عہد شباب میں رات دن عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔

آپؒ عشاء کی نماز کے بعد سے صبح تک حالتِ قیام میں گزار دیتے جب لوگوں نے عرض کی کہ یہ کس قسم کی عبادت ہے تو فرمایا عشاء کے بعد رکوع و سجود کی طاقت باقی نہیں رہتی۔ اس لیے قیام کیے رہتا ہوں۔

تقویٰ: آخری عمر میں رو رو کر اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے رہتے۔ اے اللہ میں قول سے مخلوق کو اور فعل سے نفس کو نصیحت کرتا رہتا ہوں۔ ہذا مخلوق کی نصیحت کے معاوضہ میں میرے نفس کی خیانت کو معاف کردے۔

❁❁❁❁❁
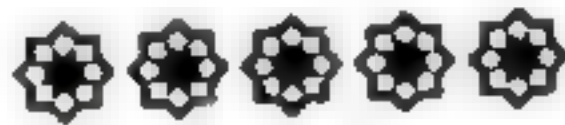
حضرت سرمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپؒ وحید العصر تھے۔ آپؒ علم وفضل میں درجہ کمال رکھتے تھے۔ عربی اور فارسی زبان پر قدرت حاصل تھی۔ آپؒ ایک کامل مجذوب تھے۔ آپؒ نے فارسی میں بہت رباعیات لکھیں جو رباعیات سرمد کے نام سے مشہور ہیں۔ آپؒ کے رقعات نے کافی شہرت پائی جو آپؒ کی علمی یادگار ہیں۔

عبادت وریاضت: آپؒ ایران سے آئے ہوئے تاجر تھے۔ عشق کی وجہ سے آپؒ میں نمایاں تبدیلی آئی۔ دنیا سے دل سرد ہوگیا۔ سارا مال و اسباب چھوڑ چھاڑ کر سرگرداں ہو گئے اور جزب کی حالت میں بزرگان دین کے مزارت پر حاضری دیتے اور یادِ الٰہی میں غرق رہنے لگے۔

تقویٰ: شہزادہ دارہ شکوہ آپؒ کی روحانی قوت سے متاثر تھا اور آپؒ کا معتقد تھا۔ جب اورنگ زیب نے دارہ شکوہ کو شکست دے کر عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی تو دارہ شکوہ کے ہمدردوں کو قتل کرایا۔ آپؒ کے لیے علماء سے کفر کا فتویٰ حاصل کیا گیا کیونکہ آپؒ صرف لا الہ پڑھتے تھے اور اس کی وجہ یہ بتاتے تھے کہ ابھی تو میں نفی میں غرق ہوں اثبات تک نہیں پہنچا۔ آپؒ کو جب قتل گاہ میں لے جایا گیا اور جلاد تلوار لے کر آیا تو آپؒ مسکرائے اور شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے: ''میں تیرے قربان جاؤں آ، آ کہ تو جس صورت میں آئے میں تجھ کو خوب پہچانتا ہوں۔''

شہادت کے بعد آپؒ کے سر سے تین بار لا الہ الا اللہ کی آواز سنائی دی اور آپؒ کا کٹا ہوا سر کچھ دیر حمد باری تعالیٰ میں مصروف رہا۔ ❁❁

حضرت سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تعارف: آپؒ صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔ آپؒ پیدائشی ولی تھے۔ آپؒ کی ولادت کی خوشخبری ایک مجذوب نے آپؒ کے والد سید نذر دین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو جو خود بھی متقی اور عبادت گزار تھے دی۔ آپؒ کا پیدائشی نام مہر منیر تھا لیکن آپؒ نے مہر علی کے نام سے دنیا میں شہرت پائی۔ آپؒ سید گھرانے سے متعلق ہیں۔

عبادت و ریاضت: آپؒ کو ابتدائی تعلیم کے لیے مولانا غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھجوایا گیا۔ آپؒ جو ایک پارہ پڑھتے دوسرے دن زبانی سنا دیتے اس طرح ظاہری تعلیم بہت تھوڑے عرصہ میں مکمل کر لی۔

آپؒ پر جذب کی کیفیت طاری رہنے لگی اور کئی کئی مہینے جنگلوں میں نکل جاتے اور عبادت، اور درود وظائف میں مشغول رہتے۔ آگرہ، اجمیر شریف اور دہلی کا دور دراز کا سفر اختیار کیا۔ بزرگانِ دین کے مزارات پر عبادت کی اور اجمیر شریف میں خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر طویل عرصہ قیام سے رموز غیبی کی تعلیم حاصل ہوئی۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر چلہ کشی کی۔ آپؒ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز کے بعد حجرہ میں بند ہو کر وظائف اور ذکر و اذکار میں مشغول ہو جاتے۔ آپؒ کا ذکر اس قدر جلالی تھا کہ حجرہ کی دیوار کے قریب سے گزرنے والا بے ہوش ہو جاتا۔

تقویٰ: آپؒ سید تھے اور آپؒ کے مرشد جٹ تھے۔ لوگ طعنہ دیتے کہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر جٹ سے بیعت کی تو آپؒ فرماتے سرسبز کھیت کی ہریالی جٹ کی وجہ سے ہے۔ جٹ کے پاس کچھ تھا تو تب ہی سید نے اس کی غلامی قبول کر لی۔ ۞

حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ

اور آپؒ کے خاندان کے حالات با تصویر

صاحبُ السیرؒ

مصنف

محمد صلاح الدین اویسی

کاشانہ سیرانیؒ - خانقاہ شریف صاحبُ السیرؒ بہاول پور

الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور
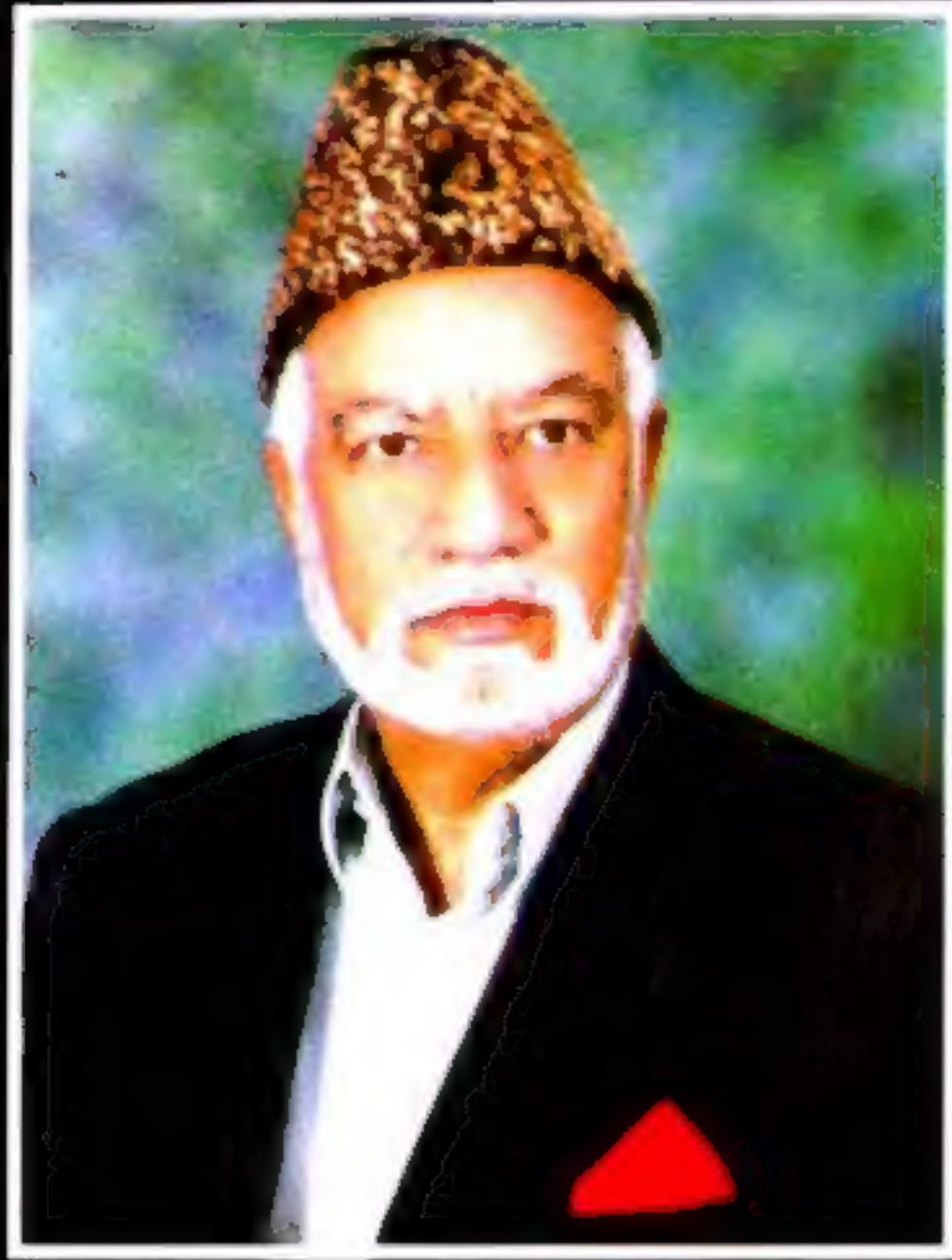
محمد صلاح الدین اویسی

سیرت نگاروں نے اولیاء کرامؒ کی سوانح میں اعمال و کرامات حتیٰ کہ تلمیحات و تشبیہات تو تفصیل سے بیان کر دیئے لیکن ان کے زہد و تقویٰ کی تفصیلات میں بُخل سے کام لیا۔ یہی وجہ ہے ہمیں سوانح عمریوں میں زہد و تقویٰ کے واقعات خال خال ملتے ہیں۔

لائق تحسین ہیں حضرت محمد صلاح الدین اویسی سجادہ نشین حضرت خواجہ محکم الدین سیرانیؒ جنہوں نے اپنی غیر معمولی ذہنی، علمی اور روحانی بصیرت کو بروئے کار لا کر تاریخ کے سمندر سے موتی ڈھونڈ نکالے۔ آج کے دور میں جبکہ حرص و ہوس کا طوفان بلاضمیر موجزن ہے۔ بزرگان دین کے ایسے اعمال حسنہ کو عام کرنے کی بہت ضرورت ہے۔

اس ضرورت کا بروقت احساس کر کے حضرت محمد صلاح الدین اویسی نے اخلاقی لحاظ سے قعرِ مذمت میں گرتی ہوئی اس قوم کو ایک طاقتور سہارا اور ذریعہ نجات مہیا کر دیا ہے۔

ان کے بزرگان عالم اسلام کیلئے منارہ نور تھے۔ یہ سنگ میل بن کر گم کردہ راہ مسافروں کیلئے منزل بن گئے ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ قبول عام کی سند حاصل کرے۔

خواجہ طاہر محمود کوریجہ

Rs.120.00

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور